سیر المنازل

تالیف

مرزا سنگین بیگ

تدوین و ترجمہ

مع

مقدمہ و حواشی

ڈاکٹر نعیم احمد

ادمی علی گڑھ

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

ذخیرۂ پروفیسر محمد اقبال مجددی

جو 2014ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو

ہدیہ کیا گیا۔

Marfat.com

سیر المنازل

5523

مؤلفہ

مرزا سنگین بیگ

ترجمہ، حواشی و مقدمہ

نعیم احمد

ادبی اکادمی علی گڑھ

Marfat.com

کلاسیکی ادب سیریز نمبر ۳

135734

پہلی اشاعت : ۱۹۸۰ء

قیمت : چالیس روپے

مطبع : لیتھو کلر پرنٹرس علی گڑھ

ادبی اکادمی
آفتاب منزل شمشاد مارکیٹ
علی گڑھ

Marfat.com

پیش لفظ

شاہجہاں آباد کا نام لیتے ہی نطق زبان کے بوسے لینے لگتا ہے شاہجہاں آباد جس کے گلی کوچے "محبوب کی بنفشئی زلفوں" اور "اوراقِ مصوّر" سے زیادہ دلنشیں اور دلنواز تھے۔ ۱۷۳۹ء میں نادر گردی سے اس شہر کی تباہی اور بربادی شروع ہوئی۔

صفدر جنگ اور عماد الملک مابین محمد شاہ کے جانشین احمد شاہ کے دورِ حکومت میں اقتدار حاصل کرنے کے لئے جو مسلح خانہ جنگی ہوئی (۱۶ مارچ ۱۷۵۳ء سے ۸ مئی ۱۷۵۳ء تک) اس کی وجہ سے بھی دہلی شہر کو زبردست نقصان پہنچا۔ احمد شاہ ابدالی نے اس شہر پر فوج کشی کے دوران مدفون خزانے نکالنے کی کوشش میں بہت سے حویلیاں کھودڈالی تھیں۔ پانی پت کے میدان میں احمد شاہ ابدالی اور مراٹھوں کے درمیان جنگ کے وقت اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی تھی۔ بار بار روہیلوں اور گوجروں کے مسلح دستوں نے بھی اس شہر کو بہت نقصان پہنچایا تھا۔

۱۸۵۷ء میں پہلی جنگِ عظیم کی ناکامی کے بعد فاتح انگریزوں نے دہلی شہر کو زیروزبر کر ڈالا تھا۔ محلے کے محلے اور بازار کے بازار نیست و

Marfat.com

"سر سید نے بھی آثار الصنادید میں یہی انداز اختیار کیا ہے۔ ممکن ہے انھوں نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہو۔ اگرچہ انھوں نے کہیں اس کا ذکر نہیں کیا۔ یہاں اسی اہم اور قابلِ قدر کتاب کے دو مخطوطوں کا تعارف مقصود ہے۔

سیر المنازل کے دو نسخے موجود ہیں۔ ایک لال قلعہ دلی کے عجائب گھر میں ہے اور دوسرا نیشنل آرکائیوز نئی دلی میں۔ لال قلعے کے نسخے میں ۱۶۶ صفحات ہیں۔ کاتب کا نام یا تاریخ کتابت درج نہیں۔ اس کا خط نستعلیق ہے اور اس میں مختلف مسجدوں مزاروں اور دیگر عمارتوں کے کتبوں کی ہو بہو نقلیں موجود ہیں۔ اس سے خیال ہوتا ہے کہ غالباً یہی سیر المنازل کا اصلی نسخہ ہوگا۔ اس نسخے میں اجمیر کی مسجد کے کتبے، فتحپور سیکری اور وہاں کی مسجد کی منظوم تاریخوں اور ان کے اندر کے کتبوں، تاج محل کے مختلف کتبوں مثلاً شاہ جہاں اور ممتاز محل کی قبروں کے کتبوں اور اکبر آباد کی موتی مسجد، سکندرہ کے دروازے، اکبر بادشاہ کی قبر کے گرد اگرد دالانوں اور اسی عمارت کی پیشانی کے کتبوں کی عکسی نقلیں بھی موجود ہیں (یہ نقلیں آرکائیوز کے نسخے میں نہیں ہیں۔)

نیشنل آرکائیوز کا نسخہ ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ خط شکستہ میں ہے اور کتبوں کو بھونڈے انداز میں نقل کیا گیا ہے۔ کاتب نے مصنف کا نام مرزا سنگی بیگ اور کتاب کا نام سیر المنازل کر دیا ہے۔ اس کی آخری سطر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاتب آئندہ صفحہ پر اس شخص کا نام لکھنے والا ہے جس کے لئے اس نے یہ نقل تیار کی ہے۔ اب یہ صفحہ اس نسخہ میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے اس صاحبِ ذوق اور کاتب کا نام معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس نقل کے مکمل ہونے کی تاریخ ۲ اگست ۱۸۴۲ء (۷ جمادی الثانی ۱۲۵۸ھ) درج ہے۔ ظاہر ہے کہ اصل نسخہ اس سے قبل مکمل ہو چکا ہوگا۔

لال قلعے کے میوزیم میں سیر المنازل کا جو نسخہ ہے۔ اس میں چارلس مٹیکاف

Marfat.com

مٹکاف کی مدح کی گئی ہے جو اس علمی وتحقیقی کارنامے سے بہت متاثر ہوا تھا۔ اس نے اس کارنامے کی قدر وقیمت کے اعتراف میں مرزا سنگین بیگ کو ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت بھی دی تھی۔[1] مٹکاف نے دو مرتبہ دہلی کے ریزیڈنٹ کی حیثیت سے کام کیا تھا۔ پہلی بار ۱۸۱۱ء سے ۱۸۱۹ء تک اور دوسری مرتبہ ۱۸۲۵ء سے ۱۸۲۷ء تک نیشنل آرکایوز آف انڈیا، نئی دہلی کے کتب خانے میں سیر المنازل کا جو قلمی نسخہ ہے اس میں مدح کی وہی عبارت ہے جو لال قلعہ کے میوزیم کے نسخہ میں ہے لیکن اس میں مٹکاف کے نام کی جگہ ولیم فریزر کا نام ڈال دیا گیا ہے۔ ولیم فریزر ۱۸۲۰ء میں دہلی کا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تھا۔ اس حقیقت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ سیر المنازل ۱۸۱۹ء سے قبل مکمل ہو چکی تھی۔[2]

(۲)

ازمنہ قدیم سے مختلف حکمرانوں نے موجودہ دہلی شہر کے قرب وجوار میں نئے نئے شہر آباد کئے ہیں۔ مرزا سنگین بیگ نے لکھا ہے کہ دریائے گنگ کے اس طرف دہلی تک ایک شہر ہستناپور اور اس کے درمیان میں گنگ وجمن دریا جاری تھے کوروں اور پانڈوں کی جنگ کے بعد اس کے دو حصے ہو گئے۔ ایک ہستناپور ہی کہلاتا رہا اور دوسرا اندرپرست کے نام سے مشہور ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد آ...

---

[1] سیر المنازل۔ ص ۳

[2] مصنف نے دو جگہ مرزا جہانگیر کا بحیثیت ولی عہد ذکر کیا ہے۔ لیکن کتاب کے آخر میں بہادر شاہ ظفر کو ولی عہد بتایا گیا ہے۔ مرزا جہانگیر کا انتقال ۱۸۲۱ء میں ہوا تھا۔ کتاب کے زمانہ تصنیف کی یہ ایک مزید داخلی شہادت ہے۔

Marfat.com

بادشاہوں کی تخت نشینی کی رسم ادا ہوئی تھی۔

نقار خانے کے مشرق میں ڈیوڑھی زنانہ شاہی محل تھی جو ڈیوڑھی عدالت کے نام سے معروف تھی۔

دیوان عام کے قریب ایک دروازہ تھا جس کے متصل دیوان خاص تھا۔ اسی مقام پردہ دروازہ تھا جس پر لال پردہ پڑا رہتا تھا۔ اس کے اندر محل معلی، مثمن برج، جلوگاہ موتی مسجد، ایک عدیم النظیر حمام (اس حمام کے پیچھے ایک جگہ تھی جہاں مرزا جہانگیر بیٹھتے تھے) موتی محل، شاہ برج، باغ حیات بخش، معروف بہ ساون بھادوں، اس کے درمیان ایک بڑا حوض تھا۔ موتی محل کے دالان کے سامنے سنگ مرمر کے سالم ٹکڑے سے تراشا ہوا ایک ایسا حوض تھا جس میں کوئی جوڑ نہیں تھا، موتی محل کے بیچ میں بھی ایک ایسا ہی حوض تھا اس محل کے دونوں طرف اژدہا پیکر نہریں جاری تھیں۔ شاہ برج کے قریب سنگ یشب سے تراشا ہوا مخصوص حوض تھا۔ مہتاب باغ میں عدالت وغیرہ کی عمارتیں تھیں۔ اس سے کچھ فاصلے پر چوبی مسجد تھی۔ اس کے جنوب میں ایک دروازہ تھا، جس سے مرزا جہانگیر کی نو تعمیر شدہ حویلی کو راستہ جاتا تھا۔ مہتاب باغ کے عقب میں مرزا فرحت بخت، مرزا اطفل، مرزا مغل کے مکانات، مرزا جوان بخت مرحوم کا حمام اور بادشاہی توپ خانہ کی عمارت تھی۔

مرزا سنگین نے دلی اور اس کے مضافات کے کوچوں، بازاروں، مسجدوں، مزاروں، مندروں، باغوں اور مکانوں وغیرہ کا لفظی نقشہ کھینچا ہے۔ چنانچہ لال قلعہ کو مرکز قرار دے کر اس کے باہر چوک سعد اللہ سے حوض قاضی تک، حوض قاضی سے ایک طرف کھڑکی فراشخانہ اور فصیل کے لاہوری دروازے، دوسری طرف ترکمان دروازے اور وہاں سے خونی دروازے تک تمام آبادی اور قابل ذکر چیزوں کا بیان ہوا ہے۔ اسی طرح دلی کے مضافاتی علاقوں، نریلہ، سونی پت،

Marfat.com

پانی پت، بادلی، موتیا کھان، کالا پہاڑ، بہادر گڑھ، دادری، ساپنلہ، روہتک، ہانسی وغیرہ میں جو ایسی ہی چیزیں تھیں، انھیں بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ یہ معلومات آثار الصنادید میں نہیں ہیں۔ اس لئے سیر المنازل واحد کتاب ہے جس سے ۱۸۵۷ء سے قبل کے دلی شہر کا حال معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد انگریزوں نے کوچے کے کوچے اور محلے کے محلے نیست و نابود کر دیئے تھے اس سے دلی کی وہ صورت مٹ گئی، جس کا ہم تواریخی کتابوں اور نظموں میں ذکر پڑھتے ہیں۔ اس کتاب سے ہمیں شہر کی قدیم صورت سمجھنے میں بیش بہا مدد ملتی ہے۔

(۳)

مرزا سنگین بیگ نے جن عمارتوں، محلوں وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ محلہ، بازار، کوچہ، چوک، کٹرہ	۲۔ حویلی، مکان	۳۔ مسجد	۴۔ متفرق
چوک نواب سعد اللہ	امیر علی ہزاری کی حویلی	مسجد ملائی نواب بہادر خاں	فصیل کا راج گھاٹ کا دروازہ
کشمیری کٹرہ	عبدالرسول خاں کی حویلی	اکبری مسجد	
محلہ کشتی بانان	دار الشفاء	مسجد خلیل اللہ خاں	شاہ بولہ
خانم کا کوچہ اور بازار	حویلی بہادر علی خاں	مسجد میاں خاں	حوض قاضی
بلاقی بیگم کا کوچہ	شاہ نظام الدین کی حویلی	مسجد کرہ آدینہ بیگ خاں	فصیل کا امیری دروازہ
چاوڑی بازار	حویلی قطبی بیگم	" محمد خاں کرڑنہ	چیلہ دروازہ
چھتہ شاہ نظام الدین	دار البقا	" خلیفہ بخشو	لال کنواں
محلہ روشن پورہ	حویلی میر جیو	مسجد فتحپوری	تھان پنج پیروں کا
کوچہ شاہ نظام الدین	بیگم کی حویلی	مسجد نواب قاسم سہراب جنگ خاں	چاہ سبز

Marfat.com

کوچہ مائی داڑہ	حویلی راجہ کیدارناتھ	مسجد تہور خاں	چاہ فونگ گئے
کوچہ چیڑنے والا	حویلی قمرالدین خاں	کلاں مسجد المعروف بہ کالی	باغیچہ تن سکھ رائے
کوچہ شاہ تارا	مکان کچہرہ کٹڑہ دتہ	مسجد شاہ حسین واعظ	حوض نواب مظفر خاں
کوچہ میر عاشق	مکان رائے جے سنگھ رائے	،، حکیم سید قدرت اللہ	حکیم سیتل داس
کوچہ تاشے والا	حویلی نواب شیر جنگ	،، حاجی عبداللہ	طویلہ مرتضیٰ خاں
کوچہ مرغان	حویلی عبدالرحمن خاں	دائی کی مسجد	مقبرہ حاجی شاہ صاحب
محلہ املی	حویلی شادل خاں	مسجد نواب شرف الدولہ	درگاہ شمس العارفین شاہ ترکمان بیابانی
کٹرہ گاڑی بانان پنجابی	مکان نور اللہ خاں	طلائی مسجد نواب بہادر خاں خواجہ سرا	مزار چپلی قبر
محلہ چبوتڑہ	حویلی شاہ پسند خاں	مسجد اکبرآبادی	مزار امیر فتح علیشاہ
کوچہ پنڈت	مکان مرزا مینا بیگ خاں	،، نواب روشن الدولہ	مزار مرزا جان جاناں مظہر
کٹرہ مہتاں	نواب فتح اللہ بیگ خاں کا بالاخانہ	،، حکیم بوعلی خاں	
کوچہ بلی ماران	حویلی نواب سہراب جنگ خاں قاسم	زینت المساجد	مدرسہ شاہ عبدالعزیز
کوچہ کھڑکی فراش خانہ	حویلی محمد خاں کٹڑہ	مسجد قاضی	باغیچہ نواب قلندر علی خاں
محلہ رودگراں	مکان تیرانداز خاں	مسجد سعداللہ	مزار حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی
کٹرہ شیخ چاند	حویلی نواب احمد بخش خاں	مسجد بوسعید خاں	
کوچہ سموسہ	دیوان خانہ نواب نصراللہ بیگ	،، نواب غازی الدین خاں	مقبرہ جگو بیگم (بنت محمد شاہ) المعروف بہ گونگا
کوچہ گوندنی	مکان نواب فتح اللہ بیگ خاں	مسجد شرف الدولہ	

Marfat.com

کٹرہ بڑیان	مکانات میر جملہ	مسجد حکیم شریف خاں	قبر حاجی حرمین
کوچہ کھاری باؤلی	مکان خواجہ بھکاری صاحب	مسجد فتحپوری	سرائے میاں صابر بخش
نیا بانس	حویلی کاکواں صاحب	مسجد شجاعت	شہر پناہ کا دہلی دروازہ
کوچہ پاتی رام	حویلی میر جملہ	مسجد سرہندی	سرائے محمد خاں کٹڑہ
کوچہ ہابٹ داس	مکانات حکیم ذکاء اللہ	عیدگاہ معروف بہ شاہ گنج	باغیچہ نواب بہادر علیخاں
کوچہ سیدی قاسم	مکان مولوی قطب الدین	نئی عیدگاہ	قلعہ کا لاہوری دروازہ
کھٹیکوں کا کوچہ	مکان میر حامد علی صاحب پٹھہ بازار	مسجد نواب معز الدولہ بی بی ارجمند اور نواب کاظم خاں	فیل خانہ مرزا ولیعہد بہادر
بازار سیتارام	حویلی نواب شہنواز خاں		
کٹرہ جانی خان	بنگلہ حافظ فدا	مسجد شاہ نظام الدین	فصیل کا لاہوری دروازہ
محلہ چوڑی گراں	حویلی دودھاری	جامع مسجد (پرانے قلعہ میں)	امام باڑہ میر عسکری
کوچہ امام خاں	مکان گوردھن کشمیری	مسجد حضرت نظام الدین اولیاء	
ریاست جھلی داراں	مکان میر خاں شدہ	مسجد محمد خاں کٹڑہ	صاحبہ آباد باغ
بھوجلہ پہاڑی	مکان مرزا فتح اللہ بیگ چیلہ	" موٹھ	فیض نہر
محلہ جبلی خاں	حویلی مولوی فتح علی جاگیردار	" کھڑکی	نہر سعادت خاں
معماروں کا چھتہ	حویلی لالہ بسنتی رام		فصیل کا کابلی دروازہ
کوچہ حوض مظفر خاں	حویلی رائے شنبوناتھ		قلعہ کا لاہوری دروازہ
کوچہ امام	" راجہ کیدار ناتھ		خونی دروازہ
مٹیا محل	بنگلہ شیدی فولاد خاں		گھڑیال مرزا اشرف بیگ
چھتہ شاہ جی	حویلی میر مرزا		باغ بیگم سمرو
کوچہ پہاڑی	مکان میر علی نقی		باغ اختر ولی
محلہ کلیان پورہ	حویلی مرزا جبار بیگ		گھاٹ کیلہ
گنج میر خاں	حویلی لالہ گوردھن داس		طویلہ دارا شکوہ

Marfat.com

مسکن گنڈریوں کا
ریاست حقیقت ساداں
کوچہ چیلاں
ریاست نواب فیض محمد خاں
دہلی دروازہ کا بازار
بازار نواب میر خاں
قصاب پورہ
تراہا نواب بیرم خاں
فیض بازار
محلہ حکیم محسن خاں
دروازہ حویلی مہدی قلی خاں
چھتہ لال میاں
کوچہ بازار خانم
کٹرہ منشی کنول نین
محلہ چاہ رہٹ
کوچہ استاد حامد
کوچہ انار
روشن پورہ
محلہ مسجد چھجو
دریبہ
دریبہ کلاں
کوچہ کٹرہ کشمیری
کوچہ نواب بہادر علی خاں

حویلی عزیز اللہ خاں
حویلی حسن علی خاں عرف میاں حسنو
حویلی مرزا فتح علی شاہ
مکان روشن موچی
حویلی مولوی محمد خاں
حویلی حافظ خیراتی
مکان سید نور علی خاں
حویلی نواب سلیمان المعروف بہ میر شکاری
حویلی شیخ منگلو
حویلی نواب احمد علی خاں
حویلی لالہ ہزارہ بیگ
" عزیز آبادی بیگم
مکان فیضو رکابدار
مکان نواب مرتضیٰ خاں
مکان میر مہدی
میر ہاشم کی حویلیاں
مکان میاں آفاقی پیرزادہ
مکان حکیم سید قدرت اللہ
مکان حضرت غلام علی
حویلی اعظم خاں
حویلی کالے خواص
مکان شاہ عبدالعزیز
حویلی نواب حیدر قلی خاں

زیب النساء کی قبر
پنجہ حضرت شاہ مرداں
چاہ پیپل
شہر کا کابلی دروازہ
رتی حیات خاں
تکیہ تکلٹہ
شاہ بڑے خدا کا تکیہ
پیر غیب کا مزار
قدسیہ باغ
بھولو شاہ فقیر کا تکیہ
زیب النساء بیگم کا مقبرہ
زوجہ محمد شاہ کی قبر
باغ شالامار
روشن آرا باغ
باغ جواہر خاں
باغ چٹنی مل
باغ کاکواں
سرائے باولی
درگاہ امام الدین احمد
(سونی پت میں)
مزار شیخ بو علی شاہ قلندر
(سونی پت میں)

Marfat.com

اردو بازار	مکان خواجہ میر درد	مقبرہ نواب مقرب خاں
قدیمی تر پولیہ	مکان عمر خاں مہر بخش	(سونی پت میں)
گل فروشوں کی منڈی	حویلی حکیم ثناء اللہ خاں	شمس الدولہ کا مقبرہ
تنا زگنج	حویلی نامدار خاں و کامدار خاں	(سونی پت میں)
کاغذیوں کا محلہ	مکان عبدالرسول خاں	سرائے روح اللہ خاں
بازار کناری والا	مکان فیض یاب جاہ	قبر شاہ نظام الدین اولیاء
جوہری بازار	رنگ محل	سنیلا کا مندر
نٹوں کا کوچہ	مکان غلام احمد خاں کہ قوال معمول	جاں نثار خاں کی قبر
چاندنی چوک	مکان میر صفدر علی جعفار	قبرستان اور قبر عبداللہ خاں
کوچہ قابل عطار	نواب میر خاں کی حویلیاں	قبر نواب سلیمان خاں
کٹڑہ نیل	حویلی مہدی قلی خاں	مزار شاہ عابد کی قبر
کوچہ برج ناتھ	مکان مولوی رفیع الدین	درگاہ قدم شریف
کوچہ برج ناتھ	میر نجف علی خاں کی حویلیاں	تکیہ فقیر
کوچہ چیتہ جاں نثار خاں	مکان سید امیر علی	تکیہ حسن رینا خاں
کوچہ گندی گلی	مکان مرزا مغل صاحب مختار	حضرت امام حسین کے پنجہ کی زیارت
کٹڑہ میدہ گراں	مکان شہزادہ مرزا سلیم بہادر	تکیہ عارف حسین نقیم
کوچہ حبش خاں	حویلی حکیم فیض علی خاں	رسول شاہی
کٹڑہ روغن زرد	لالہ سنت لال کی حویلیاں	مزار شاہ عبداللہ خاں
کٹڑہ گاڑی بانان	حویلی لالہ سکھ لال مہاجن	مدرسہ نواب غازی الدین خاں
کٹڑہ سعادت خاں	بالاخانہ شیخ بدرالدین مہرکن	مقبرہ نواب امین الدین خاں
کوچہ بلاقی بیگم	حویلی لالہ سنگت رائے	درگاہ حضرت سید حسن رسول نما
دریبہ خورد	حویلی لالہ بخشی رام گوڑ والا	باغ محمد یار خاں
کٹڑہ مشروع	حویلی لالہ موہن لال	باغ کتورہ بادشاہ
کوچہ چیلہ	کوٹھی سنگھاری مل	

Marfat.com

کوچہ بلی ماران
کوچہ چوکیداران
کوچہ انار
محلہ چاہ رہٹ
کوچہ مالی واڑہ
تیرازوں کا کٹرہ
کٹرہ آنند
کوچہ خان چند
کوچہ رائے مان
کوچہ پنجہ بیدوں کا
کوچہ جوگی واڑہ
کوچہ مالی واڑہ
کوچہ پیپل جہادیو
چھتہ لالہ تن سکھ رائے
ریاست گاڑی بانان
کٹرہ غلام محمد خاں
" "
کٹرہ کونڈی
کٹرہ فتح پوری بیگم
چھتہ نگم بودھ گھاٹ
کٹرہ بال پورہ
نصیر گنج
کٹرہ پنجابی

مکان مکھن لال
حویلی خان دوراں
مکانات فیض محمد خاں
مکانات میاں صابر بخش
قاضی کا مکان
حویلی نواب سیف الدولہ
مکانات نواب قمرالدین خاں
مکانات محمد امین خاں
حویلی بو علی خاں
مکان رائے پران کشن
مکان لالہ گوبر پرشاد
کوٹھی نواب احمد بخش (۲ خاں)
مکان کنور راج سنگھ
بلیب گڑھ والا
کوٹھی نواب فیض محمد خاں
کوٹھی دیبی صاحب
کوٹھی کپتین
مکان بھاگ سنگھ
کوٹھی زیب النساء بیگم سمرو
حویلی دولت النساء بیگم
مکان لالہ ہرنرائن نوطہ دار
حویلی بھوانی شنکر
لالہ ہرنرائن کے انگریزی طرز کے مکانات

مندر پارس ناتھ
مندر ہنومان جی
مکانات رصد جنتر منتر
مدرسہ مولوی فخرالدین
جنتر منتر کے قریب مندر
رکاب گنج میں سکھوں کا دھرم
سرائے بسنت
سرائے سہیل
مقبرہ علی شاہ
مقبرہ علی شاہ
مقبرہ خواجہ میر درد
مزار خواجہ ناصر
رجی کی باؤلی
قبر شیخ محمد علی عرف بہ جھنڈیاں
قبرستان شاہ ولی اللہ مع مزارات مولوی رفیع الدین مولوی عبد القادر
مکان جیل خانہ محبوساں
لال دروازہ دہلی قدیم کا
مقبرہ شیخ محمد
سندری کا گنبد (چغتائی شہزادوں کا مقبرہ)

Marfat.com

محلہ دھوبی واڑہ
مرزا میر بیگ خاں علی گڑھی
مغل پورہ
سبزی منڈی
چوک نواب شمس الدولہ
(سونی پت میں)
پہاڑی دھیرج
تیلی واڑہ
موتیا کھان
حبش پورہ
بڑھ کی چوکی
کالا پہاڑ
. . . .
شاہ گنج معروف بہ پہاڑ گنج
دریبہ پان
منڈی شکر تری
منڈی صابن
منڈی قند سیاہ
محلہ بلبولہ
محلہ گبانی لدو
کٹڑہ باسدیو
کٹڑہ زنبیل
پھاٹک مصری خاں

مکان احمد علی خاں
حویلی خان جہاں خاں
حویلی پورن خیاط
حویلی نواب شمس الدولہ
مکان حکیم میر علی
حویلی نگر سیٹھ
مکان رادھا کشن ڈیبل
شیش محل مرزا اشرف بیگ
حویلی رکن الدین خاں
مکان حکیم اجیت سنگھ
حویلی کپتان ہتویل
کوٹھی لالہ سوداگر مل
حویلی نجف علی خاں
حویلی عبدالرحمٰن خاں
حویلی غلام مرتضیٰ خاں
حویلی میر اعظم اللہ
حویلی کرنیل اسکنر
مکان عنایت اللہ خاں
حویلی حکیم غلام علی خاں
مکان نواب حسام الدین حیدر خاں
مکان حکیم عظیم اللہ خاں عرف میر خیراتی
حویلی حکیم میر شریف خاں
امام قلی بیگ خاں کی حویلیاں

مزار نورالدین
لالہ شنگلہ د مقبرہ (بادشاہ زادیوں کا)
مزار حضرت نظام الدین اولیاء اور امیر خسروؒ
مقبرہ شمس الدین محمد خاں
چونسٹھ کھمبہ میں قبر مرزا عزیز کوکلتاش خاں
سرائے عرب
مقبرہ ہمایوں بادشاہ
مزار سید فرید محمد بدایونی
مقبرہ عبدالرحیم خاں (خان خاناں)
باراں پلہ
مزار سید محمود بہادر
مزار شیخ رکن الدین فردوسی
سرائے حتاب خاں
سرائے خیر اللہ
سرائے خواجہ
پل بڈھن
خواجہ قطب الدین مہرولی کے قریب مندر
باغیچہ گرو جی پنڈت

Marfat.com

جے سنگھ پورہ	مکان داروغہ قلندر بیگ	ڈھولا کنواں
منڈی انگشت فروشوں کی	حویلی شیر افگن خاں	باؤلی اور باغیچہ محمد خا[illegible]
جہانگیر گنج	مکان منشی برکت علی خاں	باغ نبی خاں
پان کی منڈی	حویلی بخشی بھوانی شنکر	مقبرہ صفدر جنگ
رکاب گنج	مکان منشی ٹیک چند	مقبرہ حور باغ
محرم نگر	حویلی صوفی اللہ یار خاں	درگاہ حضرت شاہ مرد[illegible]
ضابطہ گنج	حویلی راجہ جے سکھ رائے	مکان کربلا مرزا اشرف[illegible] کا بنایا ہوا
	حکیم بقا کے لڑکوں کے مکانات	
	حویلی ہینگن بیگ طوائف	مقبرہ شاہ عارف[illegible]
	حویلی لالہ موہن لال	باغ نواب مبارک مح[illegible]
	کوٹھی لالہ شنکن چند	مقبرہ نواب نجف خا[illegible]
	کوٹھی لالہ فقیر چند	درگاہ حضرت نصیر الد[illegible]
	مکان لالہ سکھ لال	چراغ دہلی
	حویلی شہزادہ دارا شکوہ مخاطب بہ	مقبرہ بہلول شا[illegible]
	شاہ بلاول خاں	مقبرہ شیخ صلاح[illegible]
		مزار شاہ عبداللہ قر[illegible]
	حویلی نواب صفدر جنگ	مقبرہ غیاث الدین تغ[illegible]
	مکان شاہ آبادانی صاحب	مندر کالکاجی
	کوٹھی گیسٹن صاحب	مزار شیخ فرید
	کوٹھی ریزیڈنٹ دارالخلافہ	مقبرہ سید الرجال
	حویلی نواب عبدالاحد خاں	درگاہ بی بی نور
	کوٹھی ڈنڈی صاحب	مقبرہ فیروز شاہ
	حویلی نواب عبدالاحد خاں	حوض خاص

135734

Marfat.com

حویلی صاحبہ محل
بنگلہ سید فیروز
مکان اسمعیل بیگ رسالدار
حویلی اسماعیل خاں
مکان سید رضی خاں
حویلی حیابت خاں
کوٹھی ڈاکٹر لیڈلو (لڈلو)
کوٹھی لنڈلی صاحب
خواجہ باسط کی حویلیاں
حویلی حیابت خاں
مکان مرزا اشرف بیگ خاں
مکان مرزا سلیم بہادر

مقبرہ میر خاں اور وزیر خاں
مندر جوگ مایاجی
مقبرہ ادہم خاں معروف
بہ بھول بھلیاں
درگاہ حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار کاکیؒ
مزار حاجی حرمین
مزار قاضی حمید الدین ناگوریؒ
قبر جواہر خاں
مقبرہ معتمد خاں
مقبرہ مراد بخش
قبر بہادر شاہ
مقبرہ خونخوار صاحب
لاڈو سرائے
مقبرہ مولانا جمالی
قبر قاضی عبداللہ
قبر مولانا سماء الدین
مقبرہ شیخ عبدالحقؒ
محدث دہلوی
مقبرہ سلطان التمش
جس میں سلطان کے
علاوہ اس کے وزیر
بہن اور خواص کی قبریں

Marfat.com

(۴)

مخطوطے کی ایک اور خصوصیت اہلِ حرفہ کی دکانوں کی نشاندہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ :۔

جامع مسجد کے عقب میں مغرب کی طرف دال فروشوں کی دکانیں اور مسکرات مثلاً افیون وغیرہ کے کوٹھے تھے۔

کوچہ چرخے والاں میں کسیروں کی دکانیں تھیں جہاں مسی اور برنجی ظروف فروخت ہوتے تھے۔

حوض قاضی کے پاس سرکی والوں کی دکانیں تھیں۔

حویلی راجہ کیدار ناتھ کی سمت بقالوں اور لوہے والوں کی دکانیں تھیں۔

کوچہ پنڈت کے بالمقابل چوڑی گروں کی دکانیں تھیں۔

کوچہ بلی ماران میں آہن گروں کی دکانیں تھیں۔

حوض قاضی سے ترکمان دروازہ کی طرف جاتے ہوئے ریوڑی اور بتاشے والوں کی دکانیں تھیں۔

ترکمان دروازہ کے قریب کھٹیکوں کا کوچہ تھا۔

بھوجلہ پہاڑی کی طرف معماروں کا چھتہ تھا۔

جامع مسجد کی جنوبی سیڑھیوں کے نیچے بساطیوں، کپول بانس والوں جفت فروشوں اور دیگر اہلِ حرفہ کی دکانیں تھیں۔

چھتہ شاہ جی اور کوچہ بلبلی خانہ کے قریب بھی اہلِ حرفہ کی دکانیں تھیں۔

حویلی اعظم خاں کے قریب جفت سازوں کا علاقہ اور منڈی چرم بنیہ تھی

جامع مسجد کی شمالی سیڑھیوں کے نیچے زرگران بھریہ کی دکانیں تھیں جو قلعی اور جست کے برتن بناتے تھے۔ ان کے علاوہ پاپڑ والوں اور آتشبازوں کی دوکانیں تھیں۔

Marfat.com

کوچہ بازار خانم کی طرف اہل حرفہ مثلاً بساطیوں، جڑاؤ سازوں، مرصع کاروں، سادہ کاروں ملمع سازوں اور جلا پردازوں کی دکانیں تھیں۔

کوچہ سعد اللہ سے جنوب کی طرف چڑی ماروں اور قصابوں کی دوکانیں تھیں۔

شگن چند ساہو کے ترپولیہ میں گل فروشوں کی منڈی اور شراب خانہ تھا۔

کوچہ گندی گلی میں بزازوں کی دوکانیں تھیں۔ دریبہ کلاں میں صرافوں کی دوکانیں تھیں۔

خونی دروازہ سے جامع مسجد کی جانب بساطیوں کی دکانیں تھیں۔

دریبہ خورد میں حلوائیوں، علاقہ بندوں، بادلہ دستارہ فروشوں کی دکانیں تھیں۔

چاندنی چوک میں آہن گروں، حفت فروشوں اور دیگر اہل حرفہ کی دوکانیں تھیں۔

کوچہ رائے مان سنگھ قریب پنساریوں، عطاروں، ابریشم فروشوں کی دوکانیں اور رنجیہ بندوں کا مسکن تھا۔ چبوترہ کوتوالی کے قریب حفت فروشوں کی دوکانیں تھیں۔

کوچہ مالی واڑہ کے قریب چرسے والوں کی دکانیں تھیں۔

فتحپوری بیگم کے کٹرہ میں میوہ گروں، بتاشے والوں اور پنساریوں کی دکانیں تھیں۔

چھتہ نگم بودھ گھاٹ میں ملاحوں کی آبادی اور بانس بلی والوں کے مکانات تھے۔

نواب صفدر جنگ کی حویلی کے پیچھے کاغذیوں کے مکانات اور گھاس بیچنے والوں کی آبادی تھی۔

باغیچہ گرو جی پنڈت (قطب میں) کے قریب برتن سازوں کی آبادی تھی۔

(۵)

اس وقت دہلی میں کچھ ایسے اہل حرفہ بھی تھے جو تمام دہلی میں مشہور تھے۔ اس تاریخی کتاب میں اُن کا ذکر ان کی مقبولیت اور شہرت کی دلیل ہے۔ مرزا سنگی نے ان کے نام اور مقام دونوں کی نشان دہی کی ہے۔

میر خان ہنڈرہ جو فن رقص میں یکتا ہے	+	مکان کوچہ سیدی میر قاسم میں۔
روشن دوچی	+	مکان محوملہ پہاڑی کی جانب۔
فتح جیوا اور کریم دستار فروش	+	دکانیں جامع مسجد کے جنوبی زینے کے نیچے

Marfat.com

فیضو رکابدار	+	مکان چھتہ شاہ جی کے قریب
پورن خیاط	+	حویلی کوچہ بلاقی بیگم کے قریب
شیخ بدرالدین مہرکن	+	بالاخانہ بازار خانم میں
گلبخت حلوائی	+	دوکان بازار خانم میں
گنجش حلوائی، مٹھائی تمام شہر میں مشہور	+	دوکان بازار دریبہ کلاں میں
گنجامل صراف	+	مکان دریبہ خورد میں
جرامل بزاز		- - - - - - -
حافظ الٰہی بخش لساطی	+	دوکان کٹڑہ کونڈی میں
محمد امین عطار	+	دکان کٹڑہ فتحپوری بیگم میں
کشن چند صراف	+	پہاڑ گنج میں
ہنگن طوائف	+	کوچہ مالی واڑہ
لچھمی اور بی جان طوائفیں	+	دریبہ خورد میں

(۶)

گذشتہ سطور میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ مرزا سنگین بیگ واحد مؤلف ہے جس نے ۱۸۵۷ء سے قبل کے دہلی شہر کے مکانوں، دوکانوں، بازاروں اور گلی کوچوں کا قلمی جائزہ پیش کیا ہے۔ سیر المنازل سے رجوع کئے بغیر ۱۸۵۷ء سے قبل کی دہلی کا کوئی مطالعہ مکمل نہیں سمجھا جا سکتا۔

Marfat.com

وہ معمار جس نے کن کی معماری سے کائنات کے وجود کو ہزارہا نقش و نگار سے پیدا کیا اور مخلوق کی ہستی کے ایوان کو عناصر کی چار دیواری اور موالید ثلثہ[1] سے ترتیب دیا اور بلند آسمان کے گنبد کو ستاروں کی جالیوں سے زینت بخشی اور آسمان کی قلعہ نما عمارت کے گنبد کو آفتاب کی تلوار سے منور کیا۔ اس کی توصیف کا حصار اتنا بلند ہے کہ تیز اڑنے والا کبوتر بھی اس کے کنگرے تک نہیں جا سکتا اور اس کی تعریف کا محل اس قدر رفیع ہے کہ اندیشے کا تیز رو پرندہ بھی اس کے کلس تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس کی توحید کی مسجد پر قل ھو اللہ احد[2] کا کتبہ لگا ہوا ہے اور اس کی حمد کا کعبہ اللہ الصمد[3] کی تحریر سے آراستہ ہے۔ اس نے موت کو قفس کی گھٹن سے نفس کی آزادی کا ذریعہ بنایا اور دنیا کے نظام کو ہوالانام[4] کی عقل اور تحویل میں دیا۔

کیا یہ دکھائی نہیں دیتا کہ اگر کُل کا وجود پراگندہ نہ ہو تو زندگی کی شاخ پر میوہ کیسے لگے؟ حیوان ایسا پھل ہے جو اگر دوسری دنیا میں نہ پہنچے تو اسے نارسیدہ کہتے ہیں اور وہ زندہ مردہ ہے، جب تک دنیا کے دامن میں فنا نہ ہو اسے ناقص کہتے ہیں۔ وھو اللہ بیدالخلق ثم یعیدہ[5]۔ انسان کی ولادت اور وفات کی تاریخ اس کے مدرکہ سے

---

[1] حیوانات، نباتات اور جمادات تینوں چیزیں مرکب [2] کہو اللہ ایک ہے۔
[3] اللہ نر آدھار ہے۔ [4] وہی انسان ہے۔
[5] اللہ نے اپنی ہتھیلی سے خلق کیا۔

یوں ہے کہ خلقہ فقدرہ ثم السبیل یسرہ ثم اماتہ فاقبرہ[1]۔ قلعہ وجود کی کنجیاں انسان کی تحویل میں دی گئیں۔ کبھی اس کے حصار کو اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ[2] سے ڈھا دیتا ہے اور کسی گروہ پر الھٰکم التکاثر حتیٰ زرتم المقابر[3] کے خطاب کے ذریعہ عذاب نازل کرتا ہے اور اولٰئک لہم سوء الدار[4] کی سزا کے ذریعہ عذاب نازل کرتا ہے اور بعض کو اولٰئک یجزون الغرفة[5] کی تمکین سے مشرف کرتا ہے اور ان المتقین فی جنت ادخلوہا بسلام آمنین[6] کی جزا سے معزز کرتا ہے۔

تعالی اللہ زہے بے مثل و مانند — کہ خواندش خداوندان خداوند

خداوندے کہ عالم نام ازو یافت — فلک جنبش زمین آرام ازو یافت

بلندی بخشی بر ہمت بلندی — بہ پستی افگنی ہر خود پسندی

اظہار کی دیوار پر سنگین بیگ ابن علی اکبر بیگ لکھتا ہے کہ شاہجہان آباد اور اس کے گرد و نواح کی ویران عمارتوں، مقبروں اور مسجدوں کے کتبے اور منقش تاریخیں لکھنے پر اس پروانہ نا امیدی نے کمر ہمت باندھی۔ دہلی کی عمارتوں کا گہری نظر سے مطالعہ کیا، ہر خط کو ہو بہو نقل کیا اور بہت سی تحقیقات کے بارے میں نواب شمس الدولہ ذوالفقار الملک مرزا محمود خاں ظفر جنگ موسٰی الحسنی سے استفادہ کیا جو نسل اور پیدائش کے لحاظ سے ایرانی ہیں اور اس دارالخلافہ کے وحید العصر ہیں۔ انھوں نے تواریخی کتابوں کا بہت مطالعہ کیا ہے اور ان کا حافظہ کمال کا ہے۔ انھیں حضور پر نور سلطان السلاطین معز الدنیا والدین ابوالمظفر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی

---

[1] پھر اس کو اندازے سے بنایا، پھر راستہ اس کو آسان کر دیا، پھر اس کو موت دی، پھر اس کو قبر میں لے گیا۔ [2] تم پکے قلعوں میں بھی پناہ لو تو موت تمہیں وہاں بھی آ لے گی۔

[3] تم کو غفلت میں رکھا کثرت کی حرص نے یہاں تک کہ تم نے قبرستان جا دیکھے۔

[4] یہ برا ٹھکانہ ہے۔ [5]

[6] نیک لوگ جنت میں سلامتی کے ساتھ امن میں چلے جائیں گے۔

Marfat.com

نے بخشیگری کے عہدے سے معزز و ممتاز کیا ہوا ہے۔ میں نے ان اوراق میں وہ تمام تحقیقات پیش کی ہیں اور اس کتاب کا نام سیر المنازل رکھا ہے۔

اس زحمت کشی کا سبب ان کے حکم کی تعمیل ہے جو سعادت عنوان، واجب الاذعان، نفاذ توامان، قضا جریان، صاحب عالی شان اور ملجائے مزیباں ہیں، جن کے عدل نے ستم رسیدہ لوگوں کے برباد دلوں کو آباد اور جن کے انصاف نے دنیا کو ظلم کے کانٹوں سے پاک کر دیا۔ ان کی بخشش کے بھرپور برسنے والے ابر نے بے مایہ لوگوں کی کھیتیوں کو سیراب اور ان کے احسان کے ناپید اکنار سمندر نے آنکھوں کے صدف کو مستغنی بنا دیا۔ ان کی سخاوت کے آفتاب نے کسی بھی ذرے کو اپنی روشنی سے محروم نہیں رکھا اور ان کی بخشش کے ابر نے کسی بھی شخص کو محتاج نہیں رہنے دیا۔ وہ کوہ جیسا علم رکھنے والے حاکم، امیر کبیر، علم و حکمت کے ارسطو، سکندر حکم، عدالت پرور، انصاف نواز، دولت و اقبال کی کرسی کی زینت، جاہ و جلال کی آرائش، ستمگروں کے خرمن کی برق اور فتنہ پردازوں کی بنیادوں کو اکھاڑنے والے طوفان ہیں۔ نوشیرواں کے انصاف نے عہد کیا ہے کہ ان کے سوا کسی چیز کی قسم نہیں کھائے گا۔ اور حاتم کی بخشش نے قسم کھائی ہے کہ ان کی سخاوت کے سوا کسی چیز کا ذکر زبان پر نہیں لائیگا۔ سحبان ان کی فصاحت کا معترف اور حسان ان کی بلاغت کا مقر ہے۔ ایسی عظیم ہستی سے میری مراد غنی المناصب، مستغنی المناقب مسٹر چارلس تھیافلس مٹکاف صاحب بہادر ہیں۔ چونکہ وہ مجمع علوم و کمالات ہیں۔ اس لئے ان کی فرمائش ہوئی کہ دہلی کی عمارتوں کی تاریخ لکھی جائے میں ان کا ممنون کرم ہوں اس لئے اس ناچیز تالیف کو ان کے حضور میں اس طرح لے گیا جس طرح خاقان کے سامنے تصویر یا سلیمان کے سامنے لشہ لے جایا جائے۔ اس کے صلے میں مجھے ایک اعلیٰ منصب پر فائز کیا گیا۔

دہلی کا مختصر احوال جو منتخب قدیم شہروں میں سے ایک ہے۔

اکثر تاریخی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ دریائے گنگا کے اس آباد

Marfat.com

پر ہستناپور[1] سے دہلی تک ایک شہر آباد تھا اور اس شہر کے وسط میں دریائے گنگ و جمن جاری تھے۔ کوروں اور پانڈوں کی جنگ کے بعد وہ جدا شہر بن گئے۔ ہستناپور اسی نام سے مشہور رہا اور دہلی کا نام اندرپت ہو گیا۔ ایک زمانے کے بعد دہلو[2] نام کے ایک زمیندار نے اندرپت کے علاقہ میں ایک گاؤں آباد کیا جو دہلی نام سے موسوم ہو گیا[3]۔ اس کے بعد دہلی روز بروز آباد ہوتی گئی۔ سور قوم کا راجہ انگپال تقریباً ۴۲۹ سمبت بکرماجیتی میں حکمراں ہوا۔ اس نے اندرپت کے قریب ایک بڑا شہر دہلی آباد کیا۔ جو اسی نام سے مشہور ہو گیا اور یہاں بڑے بڑے راجاؤں نے حکمرانی اور فرمانروائی کی۔ سلطان محمود غازی غزنوی کی سلطنت اور جہاں کشائی کے وقت دہلی میں جے پال اور اس کے بیٹے اند پال کی حکومت تھی۔ سلطان محمود چند مرتبہ قنوج کی طرف متوجہ ہوا تھا اور وہ سومنات تک ہندوستان کے تمام شہروں تک گیا تھا لیکن وہ دہلی کی طرف نہیں آیا۔ آخر سلطان الشہداء سالار مسعود غازی دہلی آئے اور انھوں نے راجہ جے پال[4] سے جنگ لڑی۔ جے پال سلطان الشہداء کے ہاتھوں کاری زخم کھا کر بھاگ نکلا۔ اور راستہ میں مر گیا۔ اس کا لڑکا اند پال[5] سالار مسعود غازی کے چہرے، ناک اور ہونٹ زخمی کر کے چلا گیا۔ اس روز فیروز سے مسلمانوں نے دہلی میں سکونت اختیار کی۔ لوگوں نے سالار مسعود غازی سے بہت کہا کہ وہ اپنے نام کا سکہ اور خطبہ جاری کر دیں لیکن انھوں نے آداب اور

---

[1] بانی راجہ یدھشٹر، بنیاد کا سال تقریباً ۱۴۵۰ ق۔م۔ خ

[2] دہلی کی بنیاد کا سال تقریباً ۳۲۸ ق م۔ خ

[3] ۸۹۲ سمبت / ۶۸۳ ع / ۲۲۳ ھ۔ خ

[4] جے پال ولد بجے پال سالِ جلوس سمت ۱۰۸۳ / ۱۰۲۶ع / ۴۱۷ ھ
مدت سلطنت ۲۵ سال ۲ ماہ ۱۳ یوم ۔ خ

[5] اگر پال ولد جے پال سال جلوس سمبت ۱۱۰۸ / ۱۰۵۱ع / ۴۴۳ ھ مدت سلطنت ۲۱ سال ۲ ماہ ۱۵ یوم

سلطان غازی (محمود غزنوی) سے اپنی والدہ کی قرابت ہونے کی وجہ سے یہ بات منظور نہیں کی۔ انھوں نے چند نامور مسلمانوں کو دہلی میں چھوڑا اور مشرقی ہند کی طرف روانہ ہوگئے۔ آخر سلطان الشہداء مسعود غازی جنھیں ہندوستانی رجب سالار اور غازی میاں کہتے ہیں اور بالے میاں کے نام سے بھی پکارتے ہیں، بہرائچ میں سورج کنڈ کے مقام پر شہید ہوگئے۔ دہلی دوبارہ سوردں کے ہاتھ آگئی۔ کچھ ہی دن بعد دہلی سولاں کے ہاتھ سے نکل کر چوہان قوم کے قبضہ میں چلی گئی۔ رائے پتھورا جو پرتھی راج کے نام سے مشہور ہے اسی قوم سے تعلق رکھتا تھا۔[1] اس نے مندولی گاؤں کے پاس ۱۲۰۰ سمبت[2] میں ایک قلعہ بنوایا اور شہر آباد کیا اور اپنے چھوٹے بھائی کھانڈے رائے کو وہاں چھوڑا۔ شہاب الدین غوری نے ۵۸۸ھ میں رائے پتھورا پر فتح پائی اور ہندوؤں کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ رائے پتھورا نے سولہ سال چار مہینے اور تین دن حکومت کی۔[3]

سلطان شہاب الدین سلطان قطب الدین ایبک[4] کو جو ایک ممتاز غلام تھا ہندوستان کی حکومت سونپ کر غزنی واپس چلا گیا۔ اس کا نام قطب الدین ایبک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے دونوں ہاتھوں کی ایک ایک انگلی کٹی ہوئی تھی اسے ایبک اسی لئے کہتے تھے۔ یہ بات میں نے ایک کتاب میں پڑھی تھی۔ اس لئے یہاں اسے لکھا ہے۔ محمد امیر حضرت خواجہ شہاب الدین امام کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت سلطان المشائخ کے خلیفہ ہیں۔ ملک قطب الدین ایبک نے تھوڑے ہی

---

[1] پرتھی راج ولد ناگ دیو سال جلوس سمبت ۱۱۹۸/۱۱۴۱ء/۵۳۶ھ۔ مدت سلطنت ۹ سال ۵ ماہ ۱۰ دن۔ خ

[2] ۱۱۴۳ء/۵۳۸ھ۔ خ

[3] ۲۲ سال دو ماہ، ۱۶ دن۔ خ

[4] سال جلوس ۱۲۰۵ء/۶۰۲ھ مدت سلطنت ۴ سال چند ماہ، متوفی ۱۲۱۰ء/۶۰۷ھ

Marfat.com

عرصے میں قلعہ دہلی وغیرہ کو فتح کر لیا اور یہ ۵۹۱ سنہ ھ[1] میں مسلمان بادشاہوں کا دارالخلافہ بن گیا۔

سلطان قطب الدین اور سلطان شمس الدین التمش[2] نے رائے پتھورا کے بتخانے اور محل توڑ کر مسجد قوت الاسلام اور وہ مینار بنوایا جو خواجہ قطب الدین میں واقع ہے۔ اس لئے ان کا ذکر اس ضلع کے ضمن میں ہوگا۔ یہ دونوں بادشاہ رائے پتھورا کے قلعے میں رہتے تھے۔ سلطان قطب الدین نے اس قلعہ میں ایک محل بھی تعمیر کرایا جس کا نام قصرِ سفید[3] رکھا اور وہ اسی محل میں رہتا تھا۔

سلطان ناصر الدین محمود[4] نے ایک ہزار ستون والی عمارت بنوائی جس کی تکمیل سلطان غیاث الدین[5] کے زمانہ میں ہوئی۔

سلطان غیاث الدین بلبن[6] نے اپنے عہد حکومت میں ۶۶۶ سنہ ھ میں ایک دوسرے قلعہ کی بنیاد رکھی جس کا مرغن[7] نام رکھا اور ایک شہر غیاث پور نامی آباد کیا جہاں اب بستی حضرت نظام الدین اولیاء واقع ہے۔

سلطان معز الدین کیقباد[8] نے اپنے عہدِ حکومت میں ۶۶۸ سنہ ھ میں دریائے جمنا کے کنارے کیلوکھڑی[9] کے نام سے دوسرا شہر آباد[10] کیا جس میں شاندار عمارتوں کا ایک

۱؎ ۵۸۷ھ / ۱۱۹۱ء۔ خ

۲؎ سالِ جلوس ۶۰۷ سنہ ھ / ۱۲۱۰ء، مدت سلطنت ۲۶ سال، متوفی ۶۳۳ سنہ ھ / ۱۲۳۵ء۔ خ

۳؎ تعمیر کا سال ۶۰۲ سنہ ھ / ۱۲۰۵ء۔ خ

۴؎ سالِ جلوس ۶۴۳ سنہ ھ / ۱۲۶۵ء، مدت سلطنت ۲۱ سال چند ماہ، متوفی ۶۶۴ سنہ ھ / ۱۲۶۵ء۔ خ

۵؎ کوشک لعل: تعمیر کا سال ۶۶۴ سنہ ھ / ۱۲۶۵ء۔ خ

۶؎ سالِ جلوس ۶۶۴ سنہ ھ / ۱۲۶۵ء، مدت سلطنت ۲۱ سال چند ماہ، متوفی ۶۸۶ سنہ ھ / ۱۲۸۷ء۔ خ

۷؎ تعمیر کا سال ۶۶۶ سنہ ھ / ۱۲۶۷ء۔ خ

۸؎ سالِ جلوس ۶۸۶ سنہ ھ / ۱۲۸۷ء، مدت سلطنت ۲ سال چند ماہ، متوفی ۶۸۹ سنہ ھ / ۱۲۹۰ء۔ خ

۹؎ تعمیر کا سال ۶۸۶ سنہ ھ / ۱۲۸۶ء۔ خ

۱۰؎ ۵۸۷ / ۱۱۹۱ء۔ خ

Marfat.com

سلسلہ تھا۔ یہاں اب نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ غازی جنت آشیانی کا مقبرہ ہے اس کا ذکر اس علاقے کے بیان میں کیا جائے گا۔

سلطان جلال الدین خلجیؒ مخاطب بہ شائستہ خاں۔ نے اپنے عہد حکومت میں شہر کوشک لال[۱] بنوایا۔ اس کے بعد علاء الدین خلجی[۲] نے ایک اور شہر کی بنیاد رکھی۔ اور ایک قلعہ سیری[۳] بنوایا۔

سلطان غیاث الدین[۴] نے ۷۲۵ھ میں تغلق آباد[۵] کے شہر اور قلعہ کی بنیاد رکھی۔ سلطان محمد تغلق[۶] نے اپنے عہد حکومت میں ایک دوسرا محل[۸] بنوایا۔ اس میں ایک بلند ایوان[۹] تھا جس میں سنگ رخام کے ہزار ستون لگے ہوئے تھے۔ اس نے کچھ دوسری خوبصورت عمارتیں بھی بنوائیں۔

سلطان فیروز شاہ[۱۰] نے ۷۵۵ھ میں فیروز آباد[۱۱] شہر کی بنیاد ڈالی اور دریائے جمنا کا رخ موڑ کر اسے اس شہر کے نزدیک بہا دیا۔ تین کروہ کے فاصلے پر فیروز شاہ بادشاہ

---

[۱] تعمیر کا سال ۶۸۸ھ/۱۲۸۹ء

[۲] سال جلوس ۶۹۵ھ/۱۲۹۵ء، مدت سلطنت ۱۹ سال چند ماہ، متوفی ۷۱۵ھ/۱۳۱۵ء خ

[۳] تعمیر کا سال ۷۰۳ھ/۱۳۰۳ء۔ خ

[۴] سال جلوس ۷۲۰ھ/۱۳۲۱ء، مدت سلطنت ۴ سال چند ماہ، متوفی ۷۲۵ھ/۱۳۲۴ء۔ خ

[۵] تعمیر کا سال ۷۲۱ھ/۱۳۲۱ء۔ خ

[۶] سال جلوس ۷۲۵ھ/۱۳۲۴ء، مدت سلطنت ۲۷ سال، متوفی ۷۵۲ھ/۱۳۵۱ء۔ خ

[۸] جہاں پناہ۔ تعمیر کا سال ۷۲۸ھ/۱۳۲۷ء۔ خ

[۹] بجے منڈل یا بدیع منزل۔ تعمیر کا سال ۷۲۸ھ/۱۳۲۷ء

[۱۰] سال جلوس ۷۵۲ھ/۱۳۵۱ء، مدت سلطنت ۳۸ سال، ۹ ماہ، متوفی ۷۹۰ھ/۱۳۸۸ء۔ خ

[۱۱] تعمیر کا سال ۷۵۵ھ/۱۳۵۴ء۔ خ

سال جلوس ۶۸۹ھ/۱۲۹۰ء۔ مدت سلطنت ۶ سال چند ماہ۔ متوفی ۶۹۵ھ/۱۲۹۵ء۔ خ

Marfat.com

سنہ ایک دوسرا قلعہ[1] بنوایا جو ایک جہاں نما مینار پر مشتمل ہے۔ یہ کوٹلہ میں آج بھی موجود ہے اور لوگ اسے فیروز شاہ کی لاٹ کہتے ہیں۔ اسی بادشاہ نے ایک سرنگ بھی کھدوائی تھی جس میں فیروز آباد سے جہاں نما کی عمارت تک لوگ سوار ہو کر آتے تھے۔

سید خضر خاں[2] نے امیر کبیر تیمور صاحبقراں گورگانی کی واپسی، سلطان محمود کی وفات اور ترکوں کی حکومت کے خاتمے کے بعد اپنے عہد حکومت میں نویں صدی ہجری میں خضر آباد کا قلعہ[3] بنوایا اور جو ٹی خضر کے نام سے مشہور رہے۔

امیر تیمور کے آنے[4] کی تاریخ سنہ ۸۰۱ھ ہے۔ وہ سلطان محمود بیگرہ بن ہمایوں خاں اسکندر بن سلطان محمود شاہ بن فیروز شاہ اور اس کے وزیر ملو اقبال خاں سے جنگ میں فتح حاصل کر کے اپنے ملک واپس چلا گیا۔

بابر شاہ[5] کی سلطان ابراہیم لودھی پر فتح کی تاریخ " فتح بدولت " (۹۳۰) سے نکلتی ہے

ہمایوں بادشاہ کی ولادت کی تاریخ[6]: ع شد کوکب ہمایوں از برج سعد طالع سے نکلتی ہے۔ ہمایوں نے سنہ ۹۴۶ھ میں شہر گوڑہ یعنی لکھنوتی میں شکست کھائی اور اس کی دوسری شکست سنہ ۹۴۷ھ[7] میں عاشورہ کے دن دریائے گنگا کے دوسری طرف کے کنارے پر ہوئی تھی۔ اس نے تیسری مرتبہ ہندوستان فتح کیا۔ ہمایوں کی فتح کی تاریخ

---

[1] تعمیر کا سال سنہ ۷۵۵ھ / ۱۳۵۴ء۔ خ

[2] سال جلوس سنہ ۸۱۷ھ / ۱۴۱۴ء، مدت سلطنت ۷ سال ۲ ماہ، متوفی سنہ ۸۲۴ھ / ۱۴۲۱ء۔ خ

[3] تعمیر کا سال سنہ ۸۲۱ھ / ۱۴۱۸ء۔ خ [4] مطابق سنہ ۱۳۹۸ء

[5] سال جلوس سنہ ۹۳۲ھ / ۱۵۲۵ء مدت سلطنت ۴ سال چند ماہ، متوفی سنہ ۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء

[6] سنہ ۹۱۳ھ / ۱۵۰۷ء، سال جلوس سنہ ۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء، مدت سلطنت پہلی بار ۱۱ سال ۵ ماہ چند یوم۔ خ [7] مطابق سنہ [8] دوسرا سال جلوس سنہ ۹۶۲ھ / ۱۵۵۴ء، مدت سلطنت دوسری بار ۶ ماہ چند یوم، متوفی سنہ ۹۶۳ھ / ۱۵۵۵ء۔ خ

Marfat.com

منشی خسرو طالع میمون طالبد انشا رسخن ز طبع موزون طالبد
تحریر چو کرد فتح ہندوستان را تاریخ ز شمشیر ہمایوں طالبد

نصیر الدین ہمایوں بادشاہ نے ۹۳۷ھ میں قلعہ اندرپتھ کو جو بالکل خراب اور ویران ہو گیا تھا از سر نو تعمیر کیا اور اس کا نام دین پناہ رکھا۔ یہ آج پرانے قلعہ کے نام سے مشہور ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس قلعے کی بقیہ ترمیم شیر شاہ کے زمانے میں ہوئی
شیر شاہ کی تاریخ وفات:

شیر شاہ آنکہ از مہابت او شیر و بز آب را بہم میخورد
از جہاں رفت و گفت پیر خرد سال تاریخ او ز آتش مرد

دوسری تاریخ: شیر شہ بادشاہ ز آتش مرد

شیر شاہ افغان تھا۔ اس نے شہر علائی جس کا نام سیری تھا ویران کر کے ایک اور شہر شیر منڈل کے نام سے بسایا۔ یہ مقام پرانے قلعہ سے قریب تھا اور اب ویران ہو گیا ہے۔ اس کے لڑکے سلیم شاہ نے دو سال کے عرصہ میں چار لاکھ روپے کی لاگت سے سنہ ۹۵۳ھ میں قلعہ سلیم گڑھ[۱] کی تعمیر مکمل کی۔

دارالخلافہ شاہجہان آباد کے بسنے اور قلعہ مبارک کی تیاری کا بیان جسے شاہجہاں بادشاہ نے بنوایا۔

۵ ذی الحجہ سنہ ۱۰۴۸ھ[۲] یعنی شاہجہاں بادشاہ کے بارہویں سن جلوس میں قلعہ کی بنیاد کھودنے کا حکم صادر ہوا۔ سنہ ۱۰۴۹ھ کے شروع میں ۹ محرم الحرام کو جمعہ کی شب ۱۲ ساعت اور ۱۲ دقیقے گذرنے کے بعد قلعہ کی تعمیر شروع ہوئی اور شاہجہاں کے اکیسویں سنہ جلوس یعنی سنہ ۱۰۵۸ھ میں ۹ سال بعد ۵۹ لاکھ ۹۵ ہزار روپے کی لاگت سے حسب ذیل تفصیل کے مطابق یہ قلعہ مکمل ہوا۔

۱؎ یا نور گڑھ ۱۰۵۶ ، ۹۵۳ھ
۲؎ مطابق ۱۶۳۸ء

Marfat.com

لاہوری دروازے کے درمیان فیض نہر بہہ رہی ہے۔ اس چھتّے کے دروازے سے متصل ناظر عشرت علی خاں کی حویلی ہے۔ لاہوری دروازہ کے اوپر قلعہ دار کپتان میکفرسن کا مکان ہے اور رعایا اور شاہی ملازموں وغیرہ کے اکثر مکان وہیں ہیں۔

نقار خانے کے اندر دیوان عام ہے جہاں شاہ جہاں بادشاہ غازی کے عہد سے حضرت فردوس منزل شاہ عالم کے عہد تک بادشاہوں کا جلوس ہوا کرتا تھا اس کے مشرق میں ایک طرف ڈیوڑھی زنانہ شاہ محل جو ڈیوڑھی عدالت کے نام سے مشہور ہے اور دیوان عام سے متصل جالی دار دروازہ جس کے اندر جلوخانہ دیوان خاص کی عمارت اور اس جلوخانے میں دیوان خاص کی انگنائی ہے اور ایک دروازہ ہے جس پر لال پردہ پڑا ہوا ہے۔ وزیر، امیر اور شاہی ملازم جو حضور ظل سبحانی کی قدمبوسی کا شرف حاصل کرنے کے لئے باریاب ہوتے ہیں اسی مقام سے جو جلوس خسروی کے سامنے ہے آداب، تسلیمات اور بندگانہ کورنشیں بجالاتے ہیں۔ اس کے اندر محل معلی، مثمن برج جس میں اعلیٰ حضرت بیٹھتے ہیں اور موتی مسجد ہے۔

عقب میں حمام اور جامہ کن ہے جہاں اب ولی عہد بہادر بیٹھتے ہیں۔ یہ حمام بظاہر دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس کے علاوہ موتی محل، شاہ برج اور باغ حیات معروف بہ ساون بھادوں کے شمالی اور جنوبی دالان اور اس کے درمیان بڑا حوض ہے۔ موتی محل کے دالان کے سامنے سالم سنگ مرمر کا حوض ہے جس میں کوئی جوڑ نہیں ہے۔ موتی محل کے وسط میں بھی پتھر کا ایک ایسا ہی سالم حوض ہے۔ اس محل کے دونوں طرف اژدہا پیکر نہریں بہہ رہی ہیں اور یہ سب باغ حیات بخش سے متعلق ہیں۔ اسی محل کے شمال میں قلعہ مبارک کا شاہ برج واقع ہے اور فیض نہر کا پانی جو قلعہ مبارک میں تقسیم ہوتا ہے اسی برج سے نکلتا ہے۔ وہاں دو حوض ہیں کہ جن کی لطافت کا ایک شمہ بھی قلم سے ادا نہیں ہو سکتا۔ خاص طور پر وہ حوض جو برج کی دیوار سے متصل ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ سنگ یشب کا بنا ہوا ہے۔

Marfat.com

اس آسمان جیسے قلعہ اور اس دولت خانہ والا کی جنت مثال عمارتوں کے حالات اور خصوصیتیں اتنی ہیں کہ تجھ ذ مکسور اللسان کا قلم ان کا بہت تھوڑا حصہ بیان کر سکا۔ لہذا میں اسے مبسوط کتابوں پر چھوڑ کر مطلب پر آتا ہوں۔

قلعہ کے دہلی دروازہ سے فصیل اجمیری دروازے تک مغرب کی طرف مائل بہ جنوب قلعہ مبارک کے دروازہ کے سامنے پہلے چوک جو چوک نواب سعد اللہ خاں وزیر اعظم شاہجہاں بادشاہ غازی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا نام ملا سعد اللہ تھا۔ وطن لاہور اور وہ ۱۰۵۰ھ مطابق چہاردہم جلوس شاہجہانی میں دار السلطنت میں شاہجہاں بادشاہ کی ملازمت کے شرف سے مشرف اور عنایت خاصہ سے طویلہ خاص کے گھوڑے سے سرفراز ہوا اور ایک سال کے عرصہ میں ہزاری منصب، خطاب خانی اور دولتخانہ خاص کی داروغگی کی خدمت پر مامور ہوا۔ شاہجہاں کے جلوس کے انیسویں سال مطابق ۱۰۵۵ھ ماہ جمادی الثانی میں خلعت خاصہ، دیوانی خالصہ شریفہ کی خدمت اسلام خاں کے خطاب کی عنایت اور چار ہزاری ہزار سوار کے منصب اور قلمدان مرصع سے سرفراز ہوا۔ اسی سال ۲۰ رجب کو اس نے وزارت کل کے درجہ والا، خلعت خاصہ، مرصع جمدھر، پھولکٹارہ اور اصل سے اضافہ شدہ پانچ ہزاری ذات اور پانچ سو سوار کے منصب پر سر افتخار بلند کیا۔ ماہ ذی الحجہ ۱۰۵۸ھ مطابق ۲۲ جلوس شاہجہاں سعد اللہ ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار دو اسپہ وسہ اسپہ کے منصب سے سرفراز ہوا۔ ۲۲ جمادی الثانی ۱۰۶۶ھ مطابق تیس جلوس شاہجہانی سعد اللہ خاں قولنج کی بیماری میں اس دنیا سے سفر کر گیا۔ اسی سال میر محمد سعید میر جملہ قطب الملک والی حیدر آباد دکن سے شاہجہاں کے حضور میں حاضر ہوا اور خدمت وزارت اور معظم خاں کے خطاب سے سرفراز ہوا تھا۔ سعد اللہ خاں کی وزارت کی مدت بارہ سال تھی۔ واللہ اعلم۔

مذکورہ چوک میں غازی میاں اور مدار صاحب کی چھڑیاں ہر سال لگتی ہیں اور لوگوں کا ہجوم ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اس چوک کے اطراف اس طرح ہیں۔

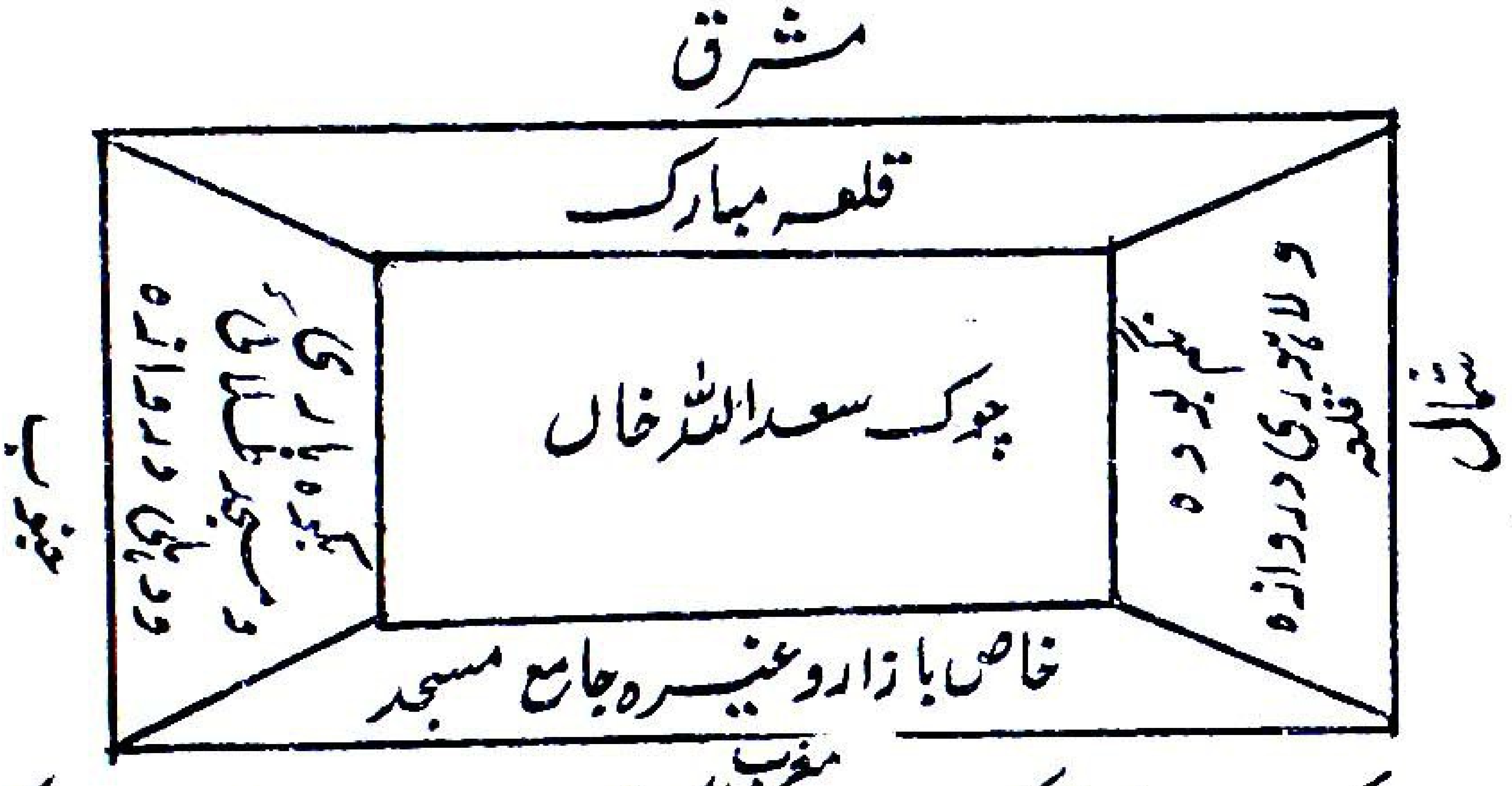

ایک طرف مشرق کی سمت میں راجگھاٹ وغیرہ، دوسری طرف مغرب کی جانب خاص بازار، تیسری طرف شمال کی جانب قلعۂ مبارک کا لاہوری دروازہ اور نگمبودہ وغیرہ اور چوتھی طرف جنوب میں نواب بہادر خاں کی سنہری مسجد اکبرآبادی مسجد معروف بہ کشمیری کٹرہ اور دہلی دروازے کا راستہ وغیرہ۔

چوک مذکور کے مشرق میں محلہ کشتی بانان، حویلی امیر علی[1] ہزاری، باغیچہ پائیں کھڑکی پنجکی اور فصیل کا راجگھاٹ کا دروازہ۔ خاص بازار کے چوک کے مغرب میں اہل حرفہ کی دکانیں اور بازار خانم کے کوچے کا راستہ۔ اس کے آگے آبدار خانہ شاہی کے داروغہ عبدالرسول خاں کی حویلی، کوچہ بلاقی بیگم[2]۔ عام لوگوں کے مکانات بساطیوں کی دوکانیں، شاہ سرمد کے مزار[3] کا احاطہ جو سلطان عالمگیر اورنگزیب کے عہد میں مجذوبیت کی حالت میں قتل ہو گئے تھے۔ اس کے متصل درویش شاہ[4]

---

۱ اسد علی۔ قلعہ

۲ بلاق بیگ۔ قلعہ

۳ مرزا شاہ سرمد۔ آرکائیوز

۴ مرزا شاہ ہرے بھرے۔ آرکائیوز۔

Marfat.com

ہرے بھرے کا مزار، بادشاہی چینی خانہ[1] کی عمارت جو جامع مسجد کے نیچے واقع ہے۔

دار الخلافہ شاہجہان آباد کی جامع مسجد کا کتبہ جسے شاہجہان بادشاہ غازی نے بنوایا تھا۔ اس میں گیارہ در باہر اور سات در اندر ہیں۔ اندرونی محراب کی پیشانی پر جو پیش امام کے کھڑے ہونے کی بڑی جگہ کے مقابل ہے۔ یہ عبارت خط ثلث میں کندہ ہے۔

لمسجد اُسس علی التقوٰی بنیانہ

من اول / یوم / ان تقوم / فیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قل یا عبادی الذی
اسرفو علی انفسہم
لا تقنطوا من رحمۃ
اللہ ان اللہ یغفر
الذنوب جمیعہ
انہ ھو الغفور الرحیم

فیہ رجال / یحبون / ان تتطہرو / واللہ / یحب المطہرین

یاغفار

مسجد کے اندر اور باہر دونوں درجوں میں سنگِ مرمر کے مصلوں[2] کی تعداد آٹھ سو انسٹھ ۸۵۹ ہے۔ باہر کے گیارہ دروں کی پیشانی پر یہ عبارت خطِ نسخ[3] میں کندہ ہے۔

پہلے در کا کتبہ :- بفرمان شہنشاہ شاہجہان بادشاہ زمین و زماں گیہاں خدیو کشور ستان گیتی خداوند گردوں توان موسس قوانین عدل و سیاست مشید ارکان ملک و دولت بیار دان عالی فطر قضا فرمان قدر قیمت فرخندہ رائے خجستہ منظر فرخ طالع بلند اختر آسمان حشمت انجم سپاہ خورشید عظمت فلک بارگاہ۔

---

[1] چھتہ ۔ قلعہ
[2] فیصل ہائے سنگ مرمر ۔ آرکائیوز۔
[3] اس طرح قلعہ

Marfat.com

دوسرے در پر: مظہر قدرت الٰہی مورث کرامت نامتناہی مظہر کلمۃ اللہ العلیا مروج والملۃ الحنفیہ[1] البیضا ملجأ الملوک والسلاطین خلیفۃ اللہ فی الارضین الخاقان الاعدل الاعظم الاکرام والفان لاجل الاکرم ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہاں بادشاہ غازی لازالت رایات دولتہ منصورہ واعدأ حضرت مقہورہ گردیدہ بصیرت حق بینش از شعشہ[2] انوار ہدایت انما یعمر[3] مساجد اللہ

تیسرے در پر: من امن باللہ والیوم الاخر مستیر[4] است واللہ ضمیر صدق گزینش از اشعہ مسکات روایت احب البلاد الی اللہ مساجد فروغ پذیر ایں مسجد کہ اساس[5] گردوں مماس لہ کریمہ لمسجد اسس علی التقوی بنیانش[6] پایۂ اراوست وبنیہ واثقی فی الارض رواسی ان تمید بکم اکوان استوار رو قبہ فلک سائش از آسمان گذشتہ وسرفہ طاق سپہر نشانش باوج کیواں پیوستہ

چوتھے در پر: گر ز طاق قبہ مقصورہ اش جوی نشاں

ہیچ نتواں گفت غیر از کہکشاں و آسماں

گر نبودی قبہ گر گردوں نبودی ثانیش

طاق بودی طاق گر جفتش نبودی کہکشاں

فروغ شمسہ[7] پیش طاق جہاں تابش روشنی مصابیح سماوات پرتو کلس گنبد عالم آرائش نور افزائے قنادیل جنات منبر

---

[1] الحنیفۃ ۔ آرکائیوز [2] اشعۃ ۔ آرکائیوز

[3] المایعمر المساجد الیہ ۔ آرکائیوز [4] سیتیز ۔ ″

[5] آئینہ ۔ آرکائیوز [6] مماس کہ کریمہ اسس ۔ آرکائیوز

[7] بیان ۔ تابعہ

Marfat.com

سنگ مرمرش چوں صخرہ[1] مسجد اقصیٰ مرفات[2]

پانچویں در پر:— مقامات قوسین[3] اَو ادنیٰ[4] محراب فیض گسترش مانند صبح صادق کشادہ پیشانی بشارت رساں و لقد جاءہم من ربہم الہدیٰ۔ ابواب رحمت آمائیش[5] صلای واللہ و یدعوا اللہ[6] دار السلام۔ بمسامع خاص و عام رسانیدہ و منار سپہر مدارش ندای و یجزی الذین[7] احسنو[8] بالحسنیٰ۔ از نہ رواق گنبد فیروزہ فام گذرانیدہ سقف رفیع باصفایش تماشاگاہ روحانیاں کرہ افلاک

چھٹے در پر جو درمیان میں ہے اور دونوں طرف کے دروازوں سے بڑا ہے یا ہادی کا طغرا کندہ ہے

یا ہادی یا ہادی یا ہادی یا ہادی

یا ہادی یا ہادی یا ہادی یا ہادی

ساتویں در پر:— صحن وسیع و دلکشائیش سجدہ گاہ نزاداں معمورہ خاک روح فضائے فیض انتمائی و طیب ہوائے روح افزائیش از روضہ رضواں حکایت کردہ و عذوبت ماء معین حوض دلنشیں لطافت آمائیش از چشمہ سلسبیل خبر دادہ در روز جمعہ دہم شہر شوال سال ہزار و شصت ہجری موافق سال چہارم از دور[9] میمون جلوس میمنت

آٹھویں در پر: وطالع شائستہ سرمایہ انتہا و پیرایہ تاسیس یافت در عرض

---

[1] حجرہ۔ آرکائیوز [2] منتقام۔ آرکائیوز۔

[3] قاب فیض گسترش۔ آرکائیوز [4] ابتر۔ ″

[5] الی۔ ″ [6] یجری الذی۔ ″

[7] اما۔ ″ [8] دوبر۔ تملہ

Marfat.com

مدت شش سال بحسن سعی کارپردازان کارگزار و فرط
اعتنا و اہتمام کارفرمایان صاحب اقتدار و بدل جد و جہد اوستادان
ماہر و دانشوران و کوشش تیشہ کاران چابک دست و
صاحب اتفاقی بصرف مبلغ دہ لک روپیہ صورت انجام و طرز
اختتام پذیرفت و مقارن اتمام در روز عید الفطر

نویں دریہ: بفر قدوم اقدس بادشاہ ظل اللہ صافی نیت خدا آگاہ زیب و
زینت گرفت و باقامت روز عید و ادای وظایف اسلام و
چوں مسجد الحرام در روز عید الضحیٰ مرجع طوایف انام گردید و
پایۂ اسلام و ایمان را متانت و رضانت کرامت فرمود۔
سیاحان ربع مسکوں و سالک نوردان کوہ و ہاموں را
آراستہ عمارتی بایں رفعت و حصانت در آئینہ بصر۔

دسویں دریہ: و مرات خیال ہر قسم نگشتہ و حقایق گذاران و قائع دہر و فکرات
پردازان نظم و نثر را کہ سوانح نگاران بدایع ارباب ملک و
دولت و صنائع شناسان اصحاب مکنت و قدرت افراختہ
بنای بایں شکوہ و عظمت بر زبان قلم و قلم زبان نگذاشتہ فرازندہ
کاخ ہستی و طرازندہ بلندی و پستی ایں بنیان رفیع را کہ قرۃ العین
بینش و زینت بخش[1] و کارخانہ آفرینش است۔

گیارہویں دریہ: پایدار داشتہ صدائے تسبیح سبحانش را ہنگامہ آرای[2] مجامع
ملکوت و زمزمہ[3] تہلیل تہلیلش نشاط افزائے جوامع جبروت از
داد رس[4] و منابر معمورہ جہاں را بخطبہ دولت و جاوید[5] ایں بادشاہ

---

۱ محذوف۔ آرکائیوز۔ ۲ آزادی گراں۔ قلعہ
۳ زمرہ۔ قلعہ ۴ ادرادروس۔ آرکائیوز
۵ ایدطراز۔ زائد۔ آرکائیوز۔

Marfat.com

داد گر و دیں پرور کہ بیامن ذات[1] و مقدس مبارکش ابواب
امن و امان برروئے روزگار کشادہ است آراستہ دار د و
بحق الحق و اہلیہ کتبہ: نور اللہ احمد[2]

مسجد کے شمالی دروں کی جانب محمد رار رسول اللہ کے آثار شریف[3] کی عمارت
ہے۔ احاطے کے دروازے پر جس کی دیوار جالیدار سرخ پتھر کی ہے، یہ تاریخ کندہ
ہے۔

پیش آثار مبارک سرور آخر زماں   درزماں شاہ عالم گیر خاقان جہاں
باسیادت ساخت دیوار حجر از سنگ سرخ   بندہ با اعتقاد از صدق دل الماس خاں
سال تاریخ بنا چوں میر جست از طبع خویش
گفت ہاتف بہر خود واکرد ابواب جناں

صحن کے بیچ میں جو حوض ہے اس کے شمالی کنارے کے مغربی گوشے میں ایک
آدمی کی نشست کے موافق سنگ مرمر کے کٹہرے لگے ہوئے ہیں۔ اس پر یہ عبارت
کندہ ہے:

کوثر محمد رسول اللہ۔

رسول دیدہ آند اینجا دلی و اہل اللہ   بجاست کہ شود ایں سنگ ہم زیارت گاہ
بنای سال بہ تحسین و آفریں ہاتف   بگفت احاطہ جائے نشست رسول اللہ
بانی جائے ادب والی محمد تحسین محلی بادشاہی

مسجد کے صحن کے بیچ میں مشرقی دالانوں کے سامنے دن کو وقت کا اندازہ
لگانے کے لئے گھڑی ہے جس میں لوہے کی کیل نصب ہے۔ چاروں[3] طرف کے
دالانوں میں دس حجرے ہیں۔ مسجد کے تینوں زینوں کی سیڑھیوں کی تعداد یہ ہے۔
مشرق کی طرف ۳۵، شمال میں ۳۹ اور جنوب کی طرف ۳۳

---

[1] محذوف۔ قلعہ   [2] محذوف۔ قلعہ
[3] ایضاً   "

Marfat.com

مشرقی زینے پر ہر روز سہ پہر کو کبوتروں کی گذری لگتی ہے اور ہر موسم میں شوقینوں اور بچوں کی تفریح طبع کے لئے ہر قسم کے جانور فروخت ہوتے ہیں۔ شمالی زینہ کے نیچے شام کے وقت کوئی داستانگو آکر داستان سرائی کرتا ہے۔ جنوبی زینے پر ایک گھڑی دن رہے سے لوگ کتابیں ہتھیار اور ہر قسم کی چیزیں فروخت کرتے ہیں۔

مسجد کے پیچھے مغرب کی جانب دال فروشوں کی دوکانیں، مسکرات مثلاً افیون وغیرہ کی کوٹھی اور میدہ گروں کی دوکانیں ہیں۔ اسی طرف وہ بازار ہے جو چاؤڑی کہلاتا ہے۔ اس بازار کے شمال میں دارالشفا کی عمارت ہے جسے حضرت شاہجہاں نے بیمار مسافروں اور طالب علموں کے لئے بنوایا تھا۔ یہاں ان کا علاج ہوتا اور وہ شفایاب ہو جاتے۔ اسی جگہ حویلی بہادر علی خاں کا دروازہ، چھتہ شاہ نظام الدین کے دروازہ کا راستہ اور ان کی حویلیاں ہیں، کوچہ محلہ روشن پورہ اور نواب محمد میر خاں کا اصطبل ہے اور وہیں برگد کا ایک درخت ہے جو بڑشاہ بولا کہلاتا ہے۔ شاہ بولا عہد شاہجہاں میں ایک درویش تھے۔ ان کی قبر بھی اسی جگہ ہے اس کے آگے کوچہ نائی واڑہ ہے۔ پھر اس کے بعد کوچہ چرخے والا اور کسیروں کی دوکانیں ہیں جن میں مسی اور برنجی برتن فروخت ہوتے ہیں۔ بازار کے بیچ میں کھاری کنواں ہے۔ یہیں قطبی بیگم اور حکیم بقا کی حویلی اور پولیس چوکی ہے۔ بازار کے بیچ میں حوض قاضی ہے۔ وہاں سرکی والوں کی دوکانیں اور پیچھے کی طرف کوچے میں نواب ترک جنگ اور بیگم مرقوم کی حویلیاں ہیں۔ اس کے بعد کوچہ شاہ تارا ہے جس میں رعایا کے مکانات ہیں۔ وہاں سے شہر پناہ کے اجمیری دروازے تک جوتے بنانے والے موچیوں کی دوکانیں ہیں۔ شہر پناہ کے اجمیری دروازے کے متصل فصیل کا راستہ اور گولہ اندازوں کی بارک ہے۔

چاؤڑی بازار سے اس دروازے کی طرف کو جنوب میں دار البقا کی عمارت ہے۔ اسے شاہجہاں بادشاہ نے خیرات تقسیم کرنے اور فقیروں، مسکینوں

Marfat.com

اور محتاج مسافروں کو صدقہ دینے کی غرض سے بنوایا تھا۔ اس کے آگے چتلہ دروازہ ہے جس میں رعایا کے مکانات ہیں۔ اس کا دوسرا راستہ بادشاہ محمد اکبر شاہ غازی کے ماموں میر جھبو کی حویلی کی طرف نکلتا ہے۔

چتلہ دروازہ سے اہل حرفہ اور کاغذیوں وغیرہ کی دوکانیں شروع ہو جاتی ہیں اور کوچہ میر عاشق، کوچہ بتاشے والا اور حویلی راجہ کیدار ناتھ کی سمت میں ایک کوچہ ہے۔ اس کے علاوہ بقالوں اور لوہے والوں کی دوکانیں اور کوچہ مرغاں ہے جس کا دوسرا راستہ محلہ املی میں نکلتا ہے۔ وہاں سے حوض قاضی، قوم، گذر الہ آباد کی پولس کے سپاہیوں کی چوکی، پنجابی گاڑی بانوں کا کٹڑہ، محمد شاہ کے وزیر نواب قمرالدین خاں کی حویلی، کچہری کرطوڑ کی عمارت، تھنڈی اور رتن ناتی بقال کا مکان، محلہ جبڑاڑہ اور فصیل کے اجمیری دروازے سے متصل خلیل اللہ خاں کی مسجد ہے۔ اس مسجد کے شمالی پہلو پر یہ تاریخ کندہ ہے:

چنداں مسجدی کہ شد ز شرف — سجدہ گاہے گدا و شاہنشاہ
شد بنایش بعہد عالمگیر — بطفیل نبی رسول اللہ
گفت تاریخ ایں حرم ہاتف — کرد کعبہ بنا خلیل اللہ

نقشہ حوض قاضی

مشرق

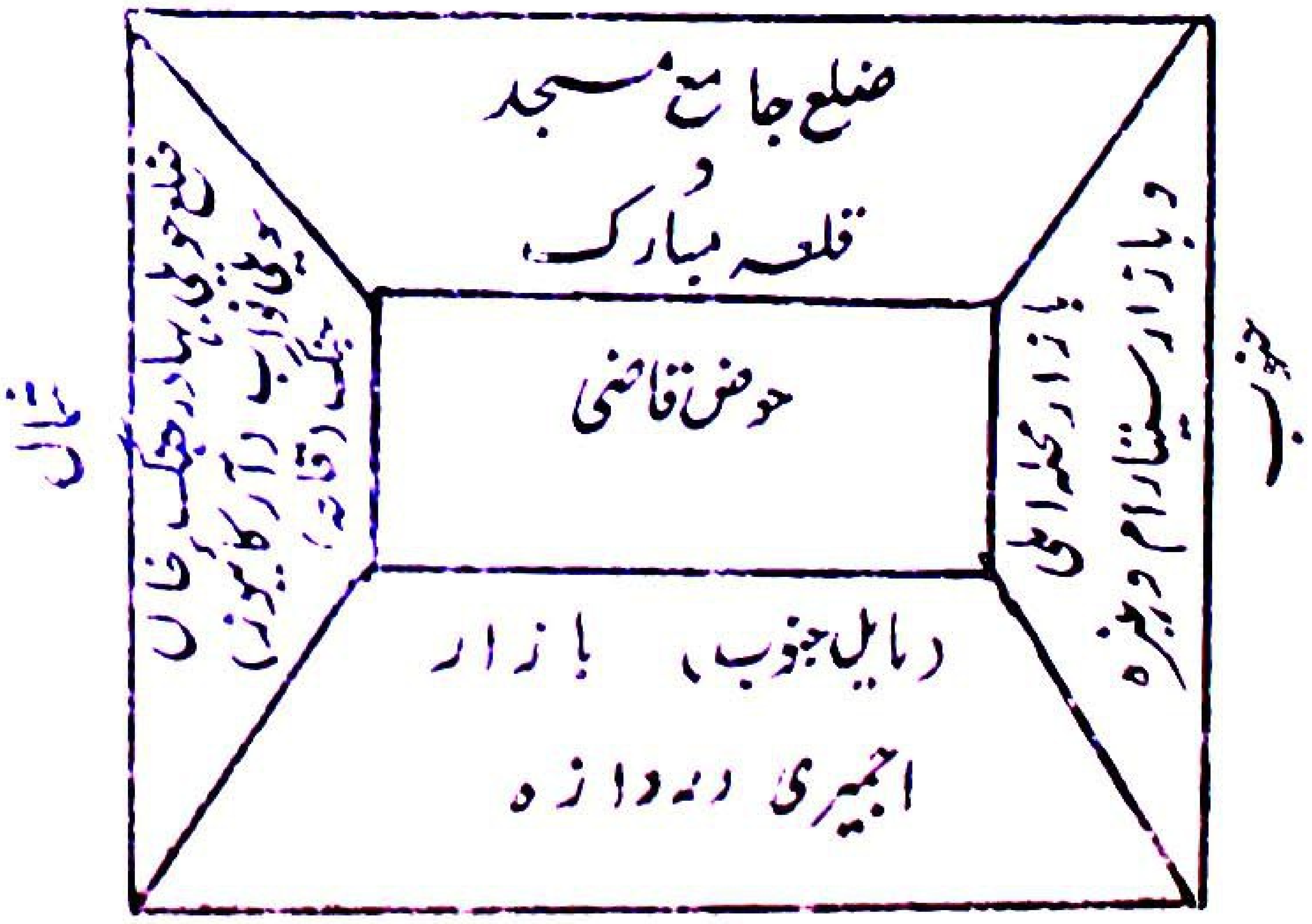

مغرب

Marfat.com

اس مقام سے حوض کے غربی و شرقی ضلع شروع ہوتے ہیں جن کا حال لکھا جا چکا ہے۔ اس کے شمال میں ریوڑی والوں کی دوکان، سید ڈھل کی حویلی کا راستہ، راجہ جے سکھ رائے کا مکان، نواب ترک جنگ بدل بیگ خاں مرحوم کی حویلی اور حافظ عبدالرحمن خاں صاحب کی حویلی کا راستہ ہے جو حضور والا کے بھائی کے لڑکے مرزا نیلی کی سرکار کے مختار ہیں۔ اسی مکان کے برابر مسماۃ بخنا طوائف کا مکان ہے جو عشرہ محرم میں دلدل کی شبیہہ بنا کر اپنے گھر کے دروازے پر لٹکا لیتی ہے اور مٹی کے برتن بنانے والوں کی دوکانیں اور شاد دل خاں کی حویلی ہے کہ جہاں آجکل مرزا مغل رہتے ہیں۔ اس سے آگے نور اللہ خان کا مکان اور کوچہ پنڈت ہے جس میں شاہ پسند خاں اور سربلند خاں کی حویلی، دیگر رعایا کے مکانات اور مرزا مینا بیگ نہاں وغیرہ کا مکان اور کوچہ شاہ تارا کا راستہ اور کوچہ پنڈت کے مقابل میاں خاںؔ وغیرہ مرحوم کی مسجد اور چوڑیاں بنانے والوں کی دوکانیں، زنانوں کا کٹرہ، سبز کنواں اور آدینہ بیگ خاں کے کٹرہ کی مسجد۔ اس مسجد پر یہ تاریخ کندہ ہے:

آدینہ بیگ کہ او ہست خان عالیشان   بکار نیک خدا سکہ داد توفیقش
بنا نمود چو تاریخ ارم یکی مسجد   چنانکہ کعبہ نوشتن، سزد بتحریفش
خط کتابہ او را ببیں کہ میگوید   بیا بخانہ دیں است سال تاریخش

اس کے مقابل نواب فتح اللہ بیگ خاں کا بالاخانہ اور حویلی نواب سہراب جنگ قاسم خاں کی سمت کوچہ   کا دروازہ ہے پہلے حویلی اور مسجد محمد خاں کٹوڑہ اور نواب مغفور کی حویلی اور طویلہ، تیر انداز خاں کا مکان، نواب احمد بخش خاں کی حویلی، نواب فیض اللہ بیگ خاں کا دیوانخانہ اور وہیں نواب مرحوم کی بنوائی ہوئی مسجد ہے۔ مسجد کے شمالی پہلو پر یہ کندہ ہے۔

مسجدی مثل روضۂ رضواں   شد بنایش ز دست قاسم خاں

۱؎ جان۔ قلعہ۔ ۲؎ بنای کعبہ دیں۔ آرکائیوز

آب شیریں و چاہ چوں زم زم | زتفت او کردہ چاہ و چار دوکان
از رفیع خواست چوں زد تاریخش | گفت سہراب جنگ قاسم خاں
۱۱۵۶ھ

اس کوچہ سے کوچہ بلیماران کو راستہ نکلتا ہے۔

نواب فتح اللہ بیگ خاں کے مکان سے جس کا ذکر کیا جا چکا: مسجد خلیفہ بخشو، کوچہ کھڑکی فراشخانہ، محلہ رودگراں، میر جملہ کے مکانات، خواجہ بھکاری صاحب کا مکان اور کاکواں صاحب کی حویلی۔

مسجد خلیفہ بخشو مرحوم سے: لوہے والوں کی دوکانیں، تیر انداز خاں کے مکانات اور بازار کے بیچ میں کنواں ہے جو لال کنواں کہلاتا ہے۔ اس کے متصل کٹڑہ شیخ جس میں عام لوگوں کے مکانات، میر جملہ کی حویلی، گذر قاسم خاں کی پولیس چوکی اور کوچہ سموسہ جس کا دوسرا راستہ کھڑکی فراشخانہ اور فصیل تک ہے۔ اس کوچہ میں حکیم ذکاء اللہ خاں وغیرہ کے مکانات، اور نواب نجف خاں مغفور کی بنوائی ہوئی حویلی ہے جو حویلی ناظر لطافت علی خاں کے نام سے معروف ہے اور عام لوگوں کے دیگر مکانات، مولوی قطب الدین صاحب ولد جناب فخر العالم فخر المشائخ مولوی فخر الدین صاحبؒ کا مکان، میر حامد علی صاحب پٹلہ باز[1] کا مکان اور عام لوگوں کے مکانات ہیں۔ اس کوچے[3] کے باہر پھول دانے کی دوکان ہے جس کے متصل گذر قاسم خاں مرحوم کی پولیس چوکی ہے۔ وہاں بڑے شاطر دلال بیٹھتے ہیں۔ اس کے آگے مسجد فتحپوری کی جانب کوچہ ہے جس میں کٹڑہ بڑیاں یعنی بڑی بنانے والوں کا کٹڑہ، چینی کا کارخانہ اور رعایا کی دوسری حویلیاں ہیں۔ اس کے آگے نواب شہنواز خاں کی حویلی اور تہور خاں کی مسجد ہے۔ اس کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا ہے۔

لہ صدر۔ — آرکائیوز۔ ؎ مندوف۔ تاحد

؎ چوک۔

Marfat.com

ہر کہ آمد زانہ اوست بہ یقین شام و سحر خانہ از غیب نداداو بیا فیض بہبر

مسجد کی چھت پر یہ کتبہ کندہ ہے۔

بدوران محمد شاہ تہور خان اسکندری بنا فرمود مسجد را بتوفیق خداوندی

ہزار و یک صد و چل بود تا شد[1] ایں بنا جری بسعی خان عالی شان مرتب شد بخوبر سندی

اس کے آگے کوچہ کھاری باؤلی اور نیا بانس ہے۔ اس کوچہ میں باؤلی اور مسجد ہے۔ باؤلی کے دروازے پر یہ کتبہ خط نسخ میں کندہ ہے:

یا اللہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ یا اللہ

دروازے کے اندر کی طرف چوکھٹ کی پیشانی پر خط ثلث میں یہ لکھا ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماسعی رب بعونت تمام شد ایں باوری وچاہ در ماہ رمضان ۹۵۰ھ ہجری بروح محمد مصطفیٰ رسول درگاہ حضرت اللہ در زمان عادل اسلام شاہ بن شیر شاہ بنا کردہ کار گردیں از جملہ شی خواجہ عماد الملک عرف عبداللہ لادر قریشی بندگان امیدوار عنایت و مرحمتک گردد۔

باؤلی کے دوسرے درجہ میں گیارہ سیڑھیوں کے بعد جنوبی دروں کی دیوار پر یہ عبارت خط ثلث میں سنگ مرمر پر کھدی ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: در عہد و زمان شاہ سلطان السلاطین ابوالمظفر اسلام شاہ بن شیر شاہ سلطان خلد اللہ ملکہ و سلطانہ بنا کردہ ایں چاہ بتوفیق اللہ و بروح رسول اللہ ملک عماد الملک عرف خواجہ عبداللہ لادر قریشی مدار الملک حضرت دہلی فی سنۃ اثنی و خمسین و تسعمات ۹۵۲ھ۔

یہی کتبہ اس باؤلی کی مغربی دیوار پر مشرق کی طرف کھدا ہوا ہے۔

---

[1] باشد ایں بنائے خیر۔ قلعہ

Marfat.com

وہاں عام لوگوں کی حویلیاں اور ریوڑی والوں، بتاشے والوں وغیرہ اہلِ حرفہ کی دوکانیں ہیں۔

حوض قاضی کے جنوب سے فصیل کے ترکمان دروازے تک دونوں جانب کے کوچوں سمیت: پہلے حلوائی کی دوکان، محلہ املی کا کوچہ، بازار، کوچہ پاتی رام، حافظ فدا کا بنگلہ، کوچہ مرغاں، عام لوگوں کے رہنے کی جگہیں، کشمیری پنڈتوں کے مکانات، دودھا دھاری کی حویلی، لالہ گلاب رائے پنڈت تحصیلدار حویلی پالم کا مکان کوچہ مائیداس، پنج پیروں کا تھان اور ایک دوسرا کوچہ ہے جو کوچہ سیدی قاسم کہلاتا ہے۔ اس کا راستہ کوچہ پاتی رام کی طرف نکلتا ہے۔ اسی کوچہ میں گوردھن کشمیری کا مکان، میرخاں ٹنڈے کا مکان جو رقص و سرود کے فن میں یکتا ہے۔ مرزا فتح اللہ بیگ چیلہ کا مکان، مولوی فتح علی صاحب جاگیردار کی حویلی، عام لوگوں کے مکانات، نورنگ رائے کا کنواں اور بقالوں کی حویلیاں ہیں۔ اور فصیل کی جانب ایک کوچہ جو چرم ساز کھٹیکوں کا مسکن ہے، تنسکھ رائے کا باغیچہ، نواب مظفر خاں کا حوض اور عام لوگوں کے مکانات ہیں۔

پنج پیروں کے تھان سے لالہ بسنتی رام کی حویلی، سدا سکھ پنڈت کی حویلی، بازار سیتا رام اور کٹڑہ جانی خاں جس میں عام لوگ رہتے ہیں۔ اس کے سامنے چھتہ شاہ جی کی جانب ایک کوچہ جس کے آگے دوراہا ہے۔ ایک راستہ محلہ چوڑیوالان کی طرف اور دوسرا حمام سیتل داس کی طرف جاتا ہے جو شاہ عالم کے عہد میں تھا۔ پھر رائے شبھوناتھ کی حویلی، مرتضیٰ خاں کا طویلہ، راجہ کیدارناتھ کی حویلی، گاڑیبانوں کا کٹڑہ اور اس کھاری کنوئیں سے متصل سڑک جس کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ دوسری سڑک بنگلہ شیدی فولاد خاں، کوچہ امام وغیرہ اور عام لوگوں کے مکانات کی سمت ہیں کٹڑہ جانی سے تراہا۔ ایک سڑک کالی مسجد کے عقب، حوض مظفر خاں جس کا ذکر کیا جا چکا ہے اور چیل اروں اور دوسرے عام لوگوں کے علاقے کی طرف نکلتی ہے۔ اس تراہے میں میر مرزا کی حویلی کہ جس

لہ یہاں سے بقالوں کی حویلیوں تک محذوف۔ قلمہ

کے دروازے پر صمد جیو زرگر جو اہل خطہ میں سے ہے، زرگری کی دوکان لگائے ہوئے ہے اور میر علی نقی صاحب مرحوم کا مکان اور مسجد جو سید حسن رسول نما کی اولاد میں سے تھے کوچہ وراہ بھوجلہ پہاڑی، محلہ بلبلی خانہ جہاں مرزا عبادہ بیگ داروغہ توپخانہ بادشاہی کی حویلی، کشمیری پنڈتوں کے مکانات، نواب احمد بخش خاں کے وکیل لالا گوردھن داس کی حویلی، عزیز اللہ خاں کی حویلی اور عام لوگوں کے دوسرے مکانات ہیں۔ اس محلہ کے باہر اس کے دروازے کے مقابل شاہ حسین واعظ کی مسجد ہے جس کے مغربی دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے:

۱۱۴۵

سال مکان بزرگ ساختہ بازیب زین　　　مدرسہ و مسجدی کرد بنا شاہ حسین

اس مسجد سے: شاہ حاجی صاحب کے مقبرہ کا دروازہ جو پہلے دار الخلافہ کے صوبدار رہے تھے۔ اس سے آگے پہاڑی کی جانب حسن علی خاں عرف میاں جنو اور مرزا امیر فتح علی شاہ کی حویلیاں، روشن موچی کے مکان اور معماروں کے چھتے کی جانب سڑک، مولوی محمد جان اور حافظ خیراتی صاحب کی حویلی اور پہاڑی پر عام لوگوں کے دوسرے مکانات ہیں۔

میر علی نقی صاحب کے مکان سے جس کا ذکر کیا جا چکا تیسری سڑک ترکمان دروازے کی جانب: جنوبی بازار میں مغرب کی طرف کالی مسجد جو دار الخلافہ کی آبادی سے پہلے فیروز شاہ کے عہد میں بنی تھی۔ اس میں بتیس سیڑھیاں اور چونتیس گنبد ہیں اور صحن میں اس کے دو قبریں ہیں۔ ان میں سے ایک خانجہاں اور دوسری اس کے باپ کی ہے۔ مسجد کا بانی خانجہاں تھا جس نے سات مسجدیں بنوائی تھیں۔ چنانچہ ان کا ان کے مقام پر ذکر کیا جائے گا۔ غلط العام میں اس کو کالی مسجد کہتے ہیں جبکہ اصل نام کلاں مسجد ہے۔ اس کا رنگ پرانی ہو جانے کی وجہ سے بدل گیا۔ اسی

لہ حسن رسول نما افتخار آل حسین

اویس قرنی ثانی و ثالث حسنین

آرکائیوز

Marfat.com

کے دروازہ پر عربی خط میں لکھا ہوا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم بفضل و عنایت آفریدگار در عہد با دولت بادشاہ دیندار دار الواثق[1] بتائید الرحمن ابو المظفر فیروز شاہ السلطان[2] خلد اللہ ملکہ ایں مسجد بنا کردہ بندہ زادہ درگاہ جونان شہ[3] مقبول المخاطب بہ خانجہاں ابن[4] خانجہاں خدا براں بندہ رحمت کند[5] ہر کہ دریں مسجد بیاید بدعای خیر بادشاہ مسلمان[6] و این بندہ را الفاتحہ و اخلاص یاد کند حق تعالیٰ آں بندہ را بیامرزد۔ بحرمت النبی[7] و آلہ مسجد مرتب شدہ بتاریخ دہم ماہ جمادی الاخر تسع و ثمانین و سبعمات[8] ہجری۔

اس کے آگے حضرت شمس العارفین ترکمانی بیابانی کی درگاہ ہے۔ ان کی وفات ۲۴ رجب ۶۳۷ھ کو ہوئی تھی۔ وہاں سے: سید نور علی خاں کا مکان، عام لوگوں کی حویلیاں، کوچہ حوض مظفر خاں، گذر ترکمان دروازہ کی پولیس چوکی اور وہاں کے سپاہیوں کا مکان۔ اس کے مقابل گڈریوں اور دوسرے عام لوگوں کی آبادی اور ترکمان دروازے کے متصل ایک قدیمی مسجد۔ مسجد کے در کی پیشانی پر خط نسخ[9] میں یہ کتبہ کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بنائے مسجد

---

[1] الموفق۔ آرکائیوز	[2] السلاطین۔ آرکائیوز
[3] خوبان شہ۔ آرکائیوز	[4] محذوف آرکائیوز
[5] محذوف۔ آرکائیوز۔	[6] ہر آنکہ۔ آرکائیوز۔
[7] مسلمانان۔ آرکائیوز۔	[8] الہی۔ آرکائیوز۔
[9] تسعمات۔ آرکائیوز ۹۸۹ھ	[10] محذوف۔ قلعہ

Marfat.com

صالح[1] بہادر بن حسین سلطان[2] بدور سلطان عالمگیر سنہ ۱۰۷۸ ہجری۔

اس[3] کے آگے نواب سلیمان خاں مرحوم کی حویلی جس میں اب میر کھاری رہتے ہیں، فصیل کا ترکمان دروازہ، اس دروازہ پر متعین سپاہیوں کے مکانات اور گولہ اندازوں کے مکانات ہیں۔

جامع مسجد کی جنوبی سیڑھیوں کے نیچے سے: لبا طیوں کی دو دکانیں، کھول بانس والوں کی دو دکانیں جو انکی دو دکانیں فتح جیو[4] اور کریم[5] دستار فروشوں کی دو دکانیں، دوسرے اہل حرفہ کی دو دکانیں اور کوچہ امام جہاں شیخ منگلو کی حویلی اور دوسرے عام لوگوں کے مکانات، مٹیا محل جہاں عام لوگ رہتے ہیں، نواب احمد علی خاں مرحوم کی حویلی اور مٹیا محل کے سامنے بڑی حویلی کا دروازہ ہے۔

اس کے آگے لالہ ہزارہ[6] بیگ کی حویلی، شیدی فولاد خاں کا بنگلہ جو محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں کوتوال شہر تھا۔ اس کے سامنے عزیز آبادی بیگم کی حویلی اور محلہ بھوجلہ پہاڑی وغیرہ کی سمت میں کوچہ۔ اس کوچہ سے چھتہ شاہ جی وغیرہ کی طرف راستہ جو اس کے دونوں طرف نکلتا ہے۔ بھوجلہ پہاڑی کا پولیس تھانہ، اس کے پیچھے فیضو رکابدار کا مکان، تھانے کے سپاہیوں کے مکان، نواب مرتضیٰ خاں کا مکان اہل حرفہ کی دکانیں۔ بازار سے تراہا نکلتا ہے۔ ایک طرف ترکمان دروازہ: پہلے ایک مزار ہے جو چیتلی قبر کے نام سے مشہور ہے۔ اس مزار کے سامنے کوچہ پہاڑی (راجان) جس پر معماروں اور دوسرے عام لوگوں کی حویلی اور کوچہ کا راستہ کوچہ بلبلی خانہ اور میر فتح علی شاہ مغفور کے مزار کی طرف نکلتا ہے۔ کوچہ پہاڑی راجان سے: میر محمدی صاحب کا مکان، اس کے مقابل مسجد، اہل حرفہ کی دو کانیں اور کوچہ

---

[1] صلح - قلعہ
[2] محذوف: قلعہ
[3] بھکھاری قلعہ:
[4] فتح جی آرکائیوز
[5] کریم جی - آرکائیوز۔
[6] زارہ - آرکائیوز۔
[7] محذوف - قلعہ

Marfat.com

دوسری پہاڑی (بھوجلہ) وہاں ہے: میر ہاشم صاحب کی حویلیاں، حکیم صاحب سید قدرت اللہ خاں کی مسجد۔ مسجد کے در کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔

چو نو گشته[1] ابن مسجد دلکشا ۔۔۔ بتائید لطف امام الوری

خطیب خرد گفت از سال او ۔۔۔ زہی مسجد پر ز نور خدا ۱۱۹۰ھ

اس کے متصل موم گروں کا چھتہ، میاں آفاق صاحب پیرزادہ کا مکان، مرتضیٰ خاں کی دوسری حویلی، حکیم صاحب موصوف (حکیم سید قدرت اللہ خاں) کا مکان اور دیوان خانہ جس کے دروازہ پر کندہ ہے:

یا اللہ[3] دار الشفای مادرماں یقین نہاد ۔۔۔ یا محمد

حضرت غلام علی صاحب کے مکان میں مرزا جانجاناں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مظہر تخلص کے مزار پر یہ[4] قطعہ[5]:

آہ مظہر تو کجائی کہ بے جستن تو ۔۔۔ گل جدا بو ی جدا رنگ جدا میگردد

مظہر[6] آں پاک گہر کو کہ بگرد سر او ۔۔۔ مہ جدا مہر جدا چرخ جدا میگردد

آگے شاہ کلن کا مکان اور کھڑکی۔ اس مکان میں تین در والے دالانچے ہیں بیچ میں دو تین قبریں ہیں۔ اس سے متصل حکیم قدرت اللہ خاں اور حکیم عزت اللہ خاں کی حویلیاں، عام لوگوں کی دوسری حویلیاں، قبرستان درگاہ حضرت شمس العارفین ترکمان بیابانی قدس سرہ العزیز کا راستہ۔ اس کے آگے: عام لوگوں کی حویلیاں کوچہ محلہ کلیان پورہ جس کا دوسرا راستہ گنج نواب میر[8] خاں کی طرف، محلہ مذکور (کلیان پورہ) کے مقابل گڈریوں کے مسکن کی طرف کوچہ، فصیل کے ترکمان دروازے

---

[1] گشت ۔۔۔ آرکائیوز ۔ ۔۔۔ [2] سنہ ۱۲۹ھ قلعہ

[3] محذوف ۔ قلعہ ۔۔۔ [4] محذوف ۔ ″

[5] فرد ۔ ″ ۔۔۔ [6] شعر محذوف ، قلعہ

[7] محذوف قلعہ ۔۔۔ [8] امیر خاں ، آرکائیوز

Marfat.com

کا راستہ جس کا حال لکھا جا چکا ہے۔

چنبلی قبر سے دہلی دروازے تک دوسری سڑک ہے سے پہلے حویلی اعظم خاں، وہاں زیادہ تر عام لوگ رہتے ہیں، جوتے والوں کی آبادی، عام لوگوں کے دوسرے مکانات، چربینہ منڈی، حضرت فردوس منزل، کلو خواص کی حویلی، مولوی صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز سلمہ اللہ تعالیٰ کا مکان اور مدرسہ شاہ حاجی صاحب کی مسجد، سوئیوالوں کے مسکن کا راستہ اور کوچہ چیلان، وہاں حویلی نواب مہدی قلی خاں مرحوم کی سمت میں کوچہ جہاں دبیر الدولہ خواجہ فرید خاں اور منشی خلیل اللہ خاں رہتے ہیں۔

اس کوچہ سے: خواجہ میر درد صاحب کا مکان، عمر خاں بڑمچھ کا مکان، حویلی حکیم ثناء اللہ خاں اس کے آگے حویلی حکیم نامدار خاں اور کامدار خاں، ایک مسجد، عبدالرسول خاں کا مکان، دوسرے عام لوگوں کے مکان، کلاں محل جو کالا محل کے نام سے مشہور ہے، نواب فیض محمد خاں بہادر کی ریاست رفیض طلب خاں کا مکان، رنگ محل وغیرہ، ان کی عورتوں کے مکان، نئی بنی ہوئی مسجد، اس کا دوسرا راستہ دہلی دروازے کے بازار کی طرف جاتا ہے۔

کلاں محل سے: غلام احمد خاں معزول کوتوال کا مکان، دوسرے عام لوگوں کے مکان، یہاں سے بھی راستہ اس بازار میں آتا ہے جس کا ذکر کیا جا چکا (دہلی دروازے کا راستہ)۔ کلاں محل سے شمال کی طرف: مولوی صاحب ممدوح (شاہ عبدالعزیز رح) کا پرانا مدرسہ، میر صفدر علی صاحب حفاظ کا مکان، اس کے آگے مٹیا محل کے مکانوں کا پچھواڑہ۔

کوچہ چیلان سے: بازار نواب میر خاں مرحوم حقیقۃ جو محمد شاہ کے زمانہ

لہ حاجی عبداللہ۔ آرکائیوز۔ سے فرید الدولہ۔ قلعہ
سے بھرمنچھ۔ " سے کامگار خاں۔ قلعہ

یں نامور امرا میں سے تھا، وہاں ہٹلع گنج نواب حسن کا ذکر کیا جا چکا (گنج میر خاں)، نواب قلندر علی خاں کی حویلیاں اور باغیچہ، قصاب پورہ وغیرہ، فصیل اور کھڑکی میر خاں جو اب فصیل میں مسدود ہو چکی ہے۔ بازار نواب میر خاں: تراہا نواب بیرم خاں۔ وہاں سے ایک سڑک نواب حیدری قلی خاں کی طرف۔ اس جگہ سے دوراہا۔ ایک تھانہ فیض بازار اور قاضی کی حویلی کی طرف، دوسرا راستہ وکیل رانا حکیم محسن خاں اور محمد علی خاں کے محلے مولوی رفیع الدین صاحب مغفور رحمتہ اللہ علیہ کے مکان، دوسرے عام لوگوں کے مکان، بادشاہی فوجدار میر نجف علی خاں کی حویلیاں۔ اس کے مقابل سید امیر علی مکان مرزا سلیم بہادر مرشد زادے[1] کے مختار مرزا مغل صاحب کا مکان اور فیض بازار کا راستہ۔

تیسری سڑک حویلی حیدری قلی خاں کاشی[2] کی حویلی سے جو نواب نجف خاں کے ملازموں میں سے تھا۔ اس کے متصل ایک قدیمی مسجد اس[3] مسجد کو دائی والی مسجد کہتے ہیں۔ اس کے دالان کی پیشانی پر یہ لکھا ہوا ہے۔

شکر اللہ کہ گشت ایں مسجد — از شرف سجدہ گاہ اہل نظر
سال تاریخ از خرد گفتا — گشتہ آباد کعبہ ۱۰۶۲ دیگر

وہاں سے چھتہ لال میاں، عام لوگوں کے مکانات، حکیم فیض[4] علی خاں کی حویلی، کشمیری پنڈتوں کے مکانات، راجہ بلب[5] گڑھ کے وکیل دیاندھاں پنڈت اور دوسرے عام لوگوں کے مکان، فصیل، فصیل کے دہلی دروازے کا راستہ۔

جامع مسجد کی شمالی سیڑھیوں کے نیچے سے: بزرگوں کے ...مزار، زرگران

---

[1] بادشاہزادے۔ آرکائیوز [2] زائد۔ قلعہ
[3] محذوف۔ قلعہ [4] فضل۔
[5] بلم۔

Marfat.com

...نگ بھر بہتی زرگروں کی دوکانیں جو قلعی اور جست کے زیور بناتے ہیں، پاپڑوالو[١]
اور آتشبازوں کی دوکانیں، بازار خانم کی طرف کوچہ جہاں اہل حرفہ اور بساطیو...
کی دوکانیں، کچھ مسجدیں، کٹڑہ منشی کنول نین[٢] جو فاحشہ عورتوں کے چکلے کے نام...
مشہور ہے، کچھ لوہے والوں اور بڑھیوں وغیرہ کی دوکانیں۔ مذکورہ بازا...
(بازار خانم) منشی کے باغ کے دروازے پر یہ تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

قطعہ[٣]

تماشاگاہ عالم خلد ثانی — نباشد قطعہ در طرز قرۃ العین
پئے فکر سال تاریخش چو رفتم — خرد گفتا بگو باغ کنول نین

اس کا در مرادروازہ مرزا ولیعہد بہادر کے فیلخانے کی طرف ہے۔

جس دروازہ کا ذکر کیا گیا (جامع مسجد کا شمالی دروازہ) اس سے: خاص با...
کی جانب حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کی درگاہ ہے۔ اس بازار سے لالہ سنت لا...
کی دکانیں، ان کی حویلیاں، محلہ چاہ رہٹ جسے فارسی میں چرخچہ کہتے ہیں۔ وہاں سے مسلما...
کے وضو کے لیے جامع مسجد کے حوض میں پانی جاتا ہے۔ اس کے متصل کوچہ استاد حا...
اور دوسرے کوچے حویلی سکھ لعل جہابن کی جانب اور دہرہ لالہ شگن چند، کوچہ ا...
اور بڑ زنانہ[٦] وغیرہ، تراہے وغیرہ میں نگر سیٹھ کی حویلی، بازار خانم کا راستہ، جڑاؤ سازو...
مرصع کاروں، سادہ کاروں، ٹھپیوں، جلا پردازوں وغیرہ اہل حرفہ کی دوکانیں، د...

---

[١] پاپڑ۔ آرکائیوز
[٢] کیدن نین آرکائیوز
[٣] بیت۔ قلعہ
[٤] مخذوف قلعہ
[٥] نزانہ آرکائیوز
[٦] زنانہ قلعہ

Marfat.com

پولیس چوکی، شیخ بدرالدین مہرکن کا بالاخانہ جو خوشنویسی اور صناعی میں وحید العصر ہیں ... سے متصل کلکش حلوائی، اس دکان کے سامنے کوچہ حبش کا دوسرا راستہ لالہ منگت رائے ... سنساری مل کی حویلی اور کوٹھی کی جانب ہے اور دوسرے اطراف مثلاً چھتہ شاہ جی ... شن پورہ، محلہ مسجد کھجور، حویلی لالہ شگنچند جاجن، لالہ بخشی رام گڑھ والا، اور چھتی بائٹن ... روا اور حویلی لالہ مدہن لعل، مکھن لعل کا مکان اور عام لوگوں کا مسکن۔ حلوائی کلکش ... دکان کے روبرو نواب شرف الدولہ بہادر کا مدرسہ اور مسجد ہے۔ اس کے ... ن کی پیشانی پر یہ تاریخ کھدی ہوئی ہے۔

در زمان شہ خورشید سریر ظل حق ناز نہین شاہ زماں
ناصر الدین کہ محمد شاہ است تیغ او کفر شکن درد دراں
شرف الدولہ بنا فرمودہ مسجد و مدرسہ عالیشان
ایں دو بیت الشرف علم و عمل ہمہ سمدین نکو کردہ قراں
سال تاریخ بہ اگفت خرد قبلہ حج ارادت کیشاں
۱۱۲۵ھ

اس سے متصل حکیم میر تقی صاحب بن حکیم میر حسن مغفور کا مکان، عام لوگوں کا ... ن، کوٹھی والے صرافوں کی دو دکانیں، نہ بنوں کی کوٹھیاں، ... ... عام لوگوں کا ... مسکن اور دریبہ کلاں کا دلکش دروازہ واقع ہے۔

کوچہ نواب سعد اللہ خان جنوب کی سمت میں کوہ یاری تک ... چڑیماروں اور قصابوں کی ... دکانیں، بادشاہی نیلی نرد ... اس سے متصل راجگھاٹ کی پولیس چوکی۔ اس سے ... ل نواب بہادر خان خواجہ سرا کی سنہری مسجد۔ اس کے اندر ... کی ... ایک

... جبی۔ آرکائیوز۔

Marfat.com

حجرے میں جناب سیدالشہدا امام حسین صلواۃ اللہ علیہ کے تبرکات رکھے ہوئے ہیں۔
اس حجرے کے گرد سونے کے پانی سے لکھا ہوا۔

اللھم صلی علی محمد و الہ و بارک وسلم علیھم اجمعین ۱۱۶۳ھ

شمالی پہلو پر یہ لکھا ہوا۔

این موئی مکری که فرمود در رود — آثار ظفر بود برای طالب
گفتیم که منسوب الہش بود — گفتند ملائک اسداللہ الغالب

محراب کے اندر چوکھٹ کی پیشانی پر:

قال قال رسول اللہ علیہ وعلی الہ وسلم عن ایین ان
رسول اللہ علیہ وسلم من زار بیتی وجبت لہ شفاعتی
یوم القیامۃ القیمہ بلک خلق راسکان ابو طالبہ اول من احد
من شعرا:

توکل علی اللہ گیسوی پاک امام شاہ شہیدان علیہ السلام بہ الشفاعتہ یارسول اللہ

یارب برسالت رسول الثقلین — یارب بعزا کنندہ بدر وحنین
عصیان مرا دو حصہ کن بگذار — نیمی بحسن بہ بخش نیمی بہ حسین

اے حیدر شہسوار وقت مدد است — ای منبع ہشت وچار وقت مدد است
کار مجبی تشاد مشکل مارا — اے صاحب ذوالفقار وقت مدد است

دونوں جانب کے دروں پر کلمۂ طیب اور حدیث نبوی صلعم لکھی ہوئی ہے۔

لہ سوی۔ آرکائیوز
لہ الہش۔ آرکائیوز
لہ را۔ آرکائیوز
لہ ہرساعت۔ ر

Marfat.com

سنہری مسجد کے پیچھے پھگو بیگم صاحبہ مرحومہ بنت حضرت فردوس منزل (محمد شاہ) کا مقبرہ جو کوہ باری کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں مسجد کے مغربی دروازے پہ یہ لکھا ہوا:

دروازہ کلاں غربی خانقاہ خانقاہ مبارک نیاز رسول اللہ مقبول صلعم

اس کے آگے مسجد اکبرآبادی۔ اس مسجد کے دروازہ پہ خط نسخ میں یہ کندہ ہے:

این مسجد فیض انتما و سرای راحت جا و حمام لطافت آما چوک دلکشا کہ عبادتگاہ حق پرستان روزگار و روح افزای متردداں اقطار و نزہت کدہ آسمانیاں و دار النفع[1] زمینیاں است در عہد سعادت عہد پادشاہ اسلام و کہف انام سایہ والا پایہ پروردگار خلیفہ برگزیدہ کردگار رحمت امم ذی الجلال مظہر ایزد داور ایزد متعال ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہاں بادشاہ پرست خاص بادشاہی پرستندہ با اخلاص ظل الٰہی موتفہ خیرات و مبرات محررہ سعادات و حسنات اعز النساء مشہورہ بہ اکبرآبادی محل بفرمان معلی بنا کرد و بجہت رضای الٰہی و افشای[2] ثواب آخری و حاصل سروی محتوی با حقوق مرافق داخلیہ و خارجیہ وقف الازم شرعی نمود و مقرر ساخت کہ اگر مرمت این[3] لمز مکنہ احتیاج افتد۔ آنچہ از حاصل این موقوف بعد الترامیم باقیماند بخدمت مسجد و حمام و طالب علم رساند و الا تمام را بجماعہ مسطور بدہند[4]۔ این منازل منیفہ در عرض دو سال بصرف صد و پنجاہ ہزار روپیہ آخر شہر رمضان المبارک سال ہزار و پنجاہ و ہشتم ہجری مطابق[5] سنہ دو چہارم

---

[1] دار النفع۔ آرکائیوز [2] افشای۔ آرکائیوز
[3] بجہت۔ ،، [4] مرقوم۔ ،،

سالِ جلوس عالم آرا صورت انجام پذیرفت۔ ایزد تعالیٰ اجرای این خیر جاری و نفع باقی بروزگار فرخندہ آثار بادشاہ دین پرور حق گزین حقیقت گستر این مبانی[1] عامرہ عاید گرداند: آمین یا رب العالمین۔

اس مسجد میں سات در ہیں۔ درمیانی در پر جو اطراف کے دروں سے بڑا ہے سورۃ الفجر کندہ ہے۔ اس مسجد سے متصل کوچہ کٹڑہ کشمیری، ٹکسال، اس کے اندر حاجی حرمین کی قبر، عام لوگوں کے مکانات، خاندوران خان کی حویلی جو محمد شاہ کے عہد میں امیر الامرا، بخشی الملک، پانچ لاکھ سوار اور پیادوں کا مالک تھا، مکانات نواب فیض محمد خاں کے مکانات، کوچہ اس کے سامنے دریا گنج کا دروازہ، ایک اور کوچہ، میاں صابر بخش کی سرائے، ان کے مکانات، نواب روشن الدولہ کی مسجد۔ مسجد کے دردالان کی پیشانی پر یہ لکھا ہوا ہے۔

شکر حق کز یمن فیض آں شہ عرفاں پناہ ۔ شاہ بھیکہ آں مرشد کامل ولایت دستگاہ
در زمانِ شاہ اسکندر نشاں جمشید قدر ۔ معدلت گستر محمد شاہ غازی بادشاہ
روشن الدولہ ظفر خاں صاحب جود و کرم ۔ کرد تعمیر طلائی مسجدی عرش اشتباہ
مسجدی کاندر فضای صحن قدرش آسماں ۔ کردہ از خط شعاع مہر جاروبی بگاہ[2]
حوض صاف او نشاں از چشمہ کوثر دہد ۔ ہر کہ از آبش وضو سازد شود پاک از گناہ
سالِ تاریخش رسای یافت از الہام غیب ۔ مسجد[3] چوں بیت اقصی ضبط نور اللہ

مسجد میں سنہری کام کیا ہوا ہے۔ مسجد کے عقب میں قاضی کا مکان، ترا ہا بیرم خاں کی طرف کوچہ جس کا ذکر لکھا جا چکا ہے۔ فیض بازار کی پولیس چوکی۔ حویلی نواب

---

[1] متانی ۔ آرکائیوز
[2] بنگاہ ۔ " [3] مسجد چوبی است اقصی مطلع ۔ نور اللہ ۔ آرکائیوز

Marfat.com

سیف اللہ خاں، نواب قمر الدین خاں، اور محمد امین خاں کے مکانات، حکیم بو علی خاں کی حویلی اور مسجد۔ مسجد کی پیشانی پر یہ تاریخ کھدی ہوئی۔

مرتب کرد مسجد بو علی خاں | بپئ طاعات ارباب معانی
ملایک سال تاریخش بگفتند | بنا شد مسجد اقصیٰ ثانی

اور سرائے محمد خاں کٹڑہ، فصیل کے دہلی دروازے کے متصل رائے پران کشن اور لالہ گور پرشاد کے فرد گشت کے مکان، دوسرے عام لوگوں کے مکان، فیض بازار کی پولیس چوکی کے متصل نواب بہادر علی خاں کے باغیچے کی جانب کوچہ اور دریا گنج کا دروازہ جہاں صاحبان عالی شان کوٹھیاں، شہر[1] کی پلٹن کی چھاؤنی، توپخانہ، المتیر سوداگر کی کوٹھی، نواب احمد بخش خاں بہادر کی کوٹھی اور زینت المساجد۔ مسجد کے اندر شمال کی طرف مقبرہ ہے جس کے محجر کی چار دیواری پتھر کی، اس کے اندر کی چار دیواری زینت النساء بیگم کے مزار کے فرش اور تعویذ سمیت سنگ مرمر کی ہے۔ اس کے بالیں کی دیوار پر خط ثلث سے یہ آیت کندہ ہے:

قل یاعبادی الذی اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من الرحمۃ اللہ۔ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور الرحیم۔

مونس ما در لحد فضل خدا تنہا بس است | سایہ از ابر رحمت قبر پوش ما بس است

المبیدوار حسن ونا طہ خانمہ زیب النساء بیگم بنت بادشاہ محی الدین محمد عالمگیر غازی انار اللہ برہانہ ۱۱۲۲ھ

اس کے متصل فصیل کا دروازہ، سکھ نراین کا مکان، کنور راج سنگھ راجہ

---

[1] نہر: قلعہ

Marfat.com

بلب، گڑھ والہ کا مکان جس سے دار الخلافہ کے نواحی علاقے کی فوجداری مسطور ہے۔ آداب
فیض محمد خاں بہادر کی کوٹھی، فصیل کا نیلہ برج، انگریزوں کے رہنے کے دوسرے
بنگلے۔

چوک سعد اللہ خاں جس کا ذکر کیا جا چکا ہے شمال کی جانب قلعہ مبارک کے لاہوری دروازے کی سمت میں ایک طرف قلعہ، دوسری طرف عام لوگوں کا مسکن، باغ منشی کنول نین کا دروازہ، مرزا ولی عہد بہادر کا فیلخانہ، اُردو بازار جو قلعہ کے دروازے کے سامنے ہے۔

قلعہ کے لاہوری دروازے سے فصیل کے لاہوری دروازے تک: شمالی با
کی جانب پہلے کوٹھی دیبی صاحب، کوٹھی کٹن صاحب اور مسجد قاضی، مسجد پہ یہ کتبہ
کندہ:

بعد حمد ایزد و نعمت نبی	اسمعوا یا القلب[1] قولی و اقصدوا[2]
شد بنا در عہد عالمگیر شاہ	الذی احسانہ لم تفقدوا
مسجدی کز نور حق تعمیر یافت	اذکروا الٰہیہ فیہ و اجہدوا
از پئے کسب سعادت لعبدانداں[3]	اعبدوا یا ایہا[4] الناس اعبدوا
سر زد از جان[5] سال اتمامش چنیں	ارکعوا فی بیت ربی واسجدوا ۲۰۹۰

مسجد کے اندر محراب کی پیشانی پہ پیش امام کے کھڑے ہونے کی جگہ پہ
آیت خط ثلث میں کندہ:

---

[1] یا القلب - آرکائیوز [2] اوجدوا - آرکائیوز
[3] اندازاں " [4] الٰہ - "
[5] خان "

Marfat.com

یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون۔

اس مسجد سے منویل صاحب کی دو کانیں، دولت النساء بیگم کی حویلی، [illegible] سنگھ کا مکان زیب النساء بیگم صاحبہ زوجہ [illegible] کی کوٹھی [illegible] ساہو کی ملکیت ہے ترپولیہ جو عرصہ دراز سے موجود ہے۔

ترپولیہ کا نقشہ اس کے اندر شگنپرہ ساہو کا مکان، [illegible] اور شراب خانہ، ممتاز گنج بادشاہی توپخانہ جہاں اب کچھ پٹھان رہتے ہیں۔ [illegible] گوڑ پل جس کے نیچے سے فیض نہر کا پانی بہہ رہا ہے۔ اس کے آگے تین [illegible] ہیں۔ ایک حویلی نواب صاحبہ محل کی طرف، دوسری حویلی عبداللہ خاں کی طرف [illegible] عالم بادشاہ کے زمانے میں منصبدار تھے۔ تیسری سڑک کا [illegible] عام لوگوں کے محلوں کی طرف۔

اسی ترپولیہ سے بازار [illegible] دالان، جوہری بازار، حویلیاں، باغ صاحب بیگم کا راستہ، مسجد سعد اللہ جس کے در پر یہ کتبہ لکھا ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح۔

زفیض قدس و لطف احمد پاک — بنای قبلہ عالم بنا شد
بعہد شاہ احمد شاہ غازی — سعد الدولہ را [illegible] شد
سروش غیب گفت از دوئی [illegible] — [illegible] ۱۱۶۲ [illegible] شد

لہ جو شگنپرہ سے شراب خانہ تک [illegible] قلعہ — [illegible]
سمہ خام۔ قلعہ — [illegible]
ھہ خہاں۔ [illegible] — [illegible]
شہ سعید الدولہ۔ [illegible] — [illegible]

Marfat.com

اس کے متصل نٹوں کا کوچہ، عام لوگوں کا مسکن، وہاں امام باڑہ میر عسکری
چاندنی چوک۔ چوک کے بیچ میں فیض نہر، باغ صاحبہ آباد، معروف بہ باغ بیگم جس
جہاں آرا بیگم بنت شاہجہاں بادشاہ نے بنوایا تھا، آگے سرائے کا دروازہ۔ باغ
کے اندر سرائے، جلوخانہ، خواص پورہ، باغ جس میں فیض نہر بہہ رہی ہے، کوچہ قابل
عطار، کٹرہ نیل، اس کے اندر کھتریوں کے مکان، لالہ ہرنرائن فوطہ دار کا مکان
کوچہ برج ناتھ، کوچہ گھاسی رام، حویلی بھوانی شنکر، کوچہ چھتہ جانثار خاں جو فرخ سیر
اور محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں منصبدار تھے۔ آخر انھوں نے اعلیٰ مراتب تک ترقی
کی۔ برہان الملک سعادت خاں کے صوبہ اودھ سے شاہجہاں آباد آنے کے وقت
راستے میں برہان الملک کے مغالطے میں اجا جو زمیندار کے ہاتھوں جس نے شورش
اور فساد پھیلایا ہوا تھا اور برہان الملک سے لڑنا چاہتا تھا، راستے میں مارے گئے۔
ان کی قبر خواجہ باقی باللہ کی درگاہ میں ہے۔ اس کے آگے کوچہ جو گندی گلی کے نام سے
مشہور رہے، بازار جہاں کپڑے والوں کی دکانیں ہیں، حویلی محمد بخش عرف ممو جان
اس کے باہر کٹرہ میدہ گراں جس کے دروازے پر کندہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
والیہ انیب۔

درحال صحت ذات و ثبات عقل بندہ عاصی مسمی بہ محمد بخش معروف
المخاطب من حضرت السلطان بہ خواص خاں بتوفیق الہہ سبحانہ وعونہ
عنایت رسول اللہ علیہ وسلم برای آثار شریف و تبرکات ماثورہ
وعرس مولود نبی کریم و درس علوم دینیہ مسجد جامع و خانقاہ مبارک
واقع شاہجہاں آباد محلہ چڑیمار ٹولہ کوچہ میدہ گراں مشتمل بر عمارات
متعددہ از مال حلال خود بنا کردہ و تبرکات مذکورہ با تعظیم و توقیر
تمام نگاہ داشت۔ مزاد تبرک واین اشجار مثنویات[1] ثمار

---

[1] مثنویات تجیاد۔ آرکائیوز۔

Marfat.com

را بحکم آیهٔ کریمه اصلها ثابت و فرعها فی السماء مزرعه الآخره[1] خود ساخت وجهت مصارف این دو مکان متبرکه چند منزل کٹره وحویلی و دکاکین وحمام وقطعات باغ و زمین، بموجب فرمان والا شان وتفصیل مکتوب سجل وکتبه وخانقاه مبارک خریده واحداث نموده منجمله اوقات مصارف این کٹره مسمی بری رباط رسول خداست با پانزده منازل دکاکین بیرون مع کل قلیل کثیر ما یتعلق[2] ونیست الیها الداخله والخارجه[3] واقع اندرون شهر پناه گذر لاهوری دروازه نزدیک مزید پارچه مقرر کرد که آنچه از منازل وقطعات مذکوره حاصل آید[4] اول یازدهم حصه ازان جدا کرده جهت تعمیر و ترمیم کل مکانات امانت باشد واز باقی دو حصه کرده یک نصف آن صرف مولود نبی کریم ودیگر اخراجات مرقومه سجل وکتبه ماه بماه سال بسال میشده باشد ونصف جز[6] ما متولی وکلید دار خانقاه مبارک وخدمه آثار شریف که اقربای عشیره منحصر اند بجمعهم آنرا مابینا سلما میگرفته باشد وپرداخت جمیع این مکانات وعزل ونصب خدمه وغیره تاحین حیات بعهده خود داشتم بعد ازان متولی مامور مکتوب مجاز ومختار است وخاص تولیت ومنصب کلیدداری را بر شیخ محمد اسمعیل ولد شیخ ابراهیم مذکور را که دختر زاده خواهر حقیقی است متولی وقیم[7] مستقل گردانیدم - پس بناها منازل مرقوم را مخلص الرسوله از ملکیت خود برآورده وقف موبد ومخلد گردانیدم

---

[1] آخرت : آرکائیوز
[2] بالفاف : آرکائیوز
[3] الیها الداخلیه الخارجیه : آرکائیوز
[4] آمد : قلعه
[5] زاید : قلعه
[6] اخیر : آرکائیوز
[7] مقیم : آرکائیوز

Marfat.com

بہ تتویج مذکور سپردم و او قبول کرد و جمیع این معنی را قضاۃ زبدۃ الاوقات
قضا مؤید و مخلداً اتبع و اقاضی و احد من التحاقیق در جمیع عہود و ازمنۂ الی
یوم القیام مداخلت و مشارکت نیست ماسول و متوقع را از بندہای
خدا و امت رسول بدانکہ ہر وقف وبہر نوع ممد و معاون باشند

قال سبحانہ وتعالیٰ ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات
الیٰ اھلہا وان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

اگر کسی از شوم طبعی و بدینی دعوی تملیک نماید و بوجہی مداخلت
رساند از خدا دور و از شفاعت رسول کریم محروم و مطعون و ملعون
آخرت است۔

فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ واللہ
المستعان علیہ التکلان محررہ محمد رفیع۔

اس کے اندر مکانات جن میں عام لوگ رہتے ہیں۔ باہر دوکان والے
کو جیش خاں جو اورنگزیب کے غلاموں میں سے تھا۔ اس کی عمر ۱۱۰ سال
تک پہنچ گئی اس سن کے باوجود ایک دم پخت بھیڑ کھاتا تھا اور بہت طاقتور
اس کے اندر نواب صفدر جنگ کی جائیداد جو احمد شاہ کے وزیر تھے مسجد
بوسعید خاں نواب (صفدر جنگ) وزیر احمد شاہ کی حویلی کے پیچھے ہے دالان
پر یہ تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

درزمان داور عالم پناہ دادرس　　　بادشاہ دین محمد شاہ غازی جم حشم

لہ متوقع۔ آرکائیوز　　　ﷺ طمع۔ قلعہ

تہ مطعون۔ آرکائیوز　　　ﷺ احزب۔ قلعہ

ﷺ ما سمع خانما المتبہ　　　〃　　　ﷺ نواب سعادت خاں کی جائیداد
جو احمد شاہ کے وزیر صفدر جنگ کے چچا تھے۔ آرکائیوز

Marfat.com

مسند آرای شریعت میر عدل احتساب | ناصب اعلام دین والا دم دیہہ صنم
کرد دہ بنای مسجد گردوں شکوہ | کز تماشائیش نگہ شد ناظر بیت الحرام
چوں فضای خاطر صاحبدلاں صحنش وسیع | گنبدش چوں گنبد گردوں منقش یک قلم
از پی تاریخ اتمامش سروش غیب گفت | کعبۂ ثانی بنای بوسعیدی با کرم
۱۱۳۶

اس کوچہ میں حویلی نواب عباس قلی خاں نواب وزیر (صفدر جنگ) کی جائداد میں، اور وہاں کٹڑہ روغن زرد، نہر سعادت خاں، نہر پر مسجد نواب غازی الدین خاں اس پر لکھا ہوا ہے۔

از فیوضات خداوند و مصطفیٰ پادشاہ | غازی الدین خاں بہادر پیرو دین متین
کرد احیای مسجد بر روی نہر از بہر خلق | تا بیابد فیض از درگاہ رب العالمین
آب نہر از خاکروبی ہوای در گہش | روح پرور شد چو آب خضر در روی زمین
ہر رواقش ہمچو چشم مست خوباں دلفریب | ہر ستون دیا پایاش چوں سد اسکندر متین
بے شبہ بیشک میکرد دعا لیشں مستجاب | ہر کہ مالد بر زمین و طاق محرابش جبیں
سال تاریخش عظیم از فضل حق گفتا کہ شد | مسجد احمد بنا از رحمت للعالمین

اس سے متصل کٹڑہ گاڑی باناں، لالہ ہر نرائن کا انگریزی وضع کا نیا بنوایا ہوا مکان، کٹڑہ سعادت خاں، مکان نواب احمد علی خاں، حویلی خانجہاں خاں اور فصیل کا کابلی دروازہ۔

کوچہ حبش خاں سے: کوچہ چیلہ یعنی فتح محمد چیلہ شاہجہاں بادشاہ، اس کے اندر عام لوگوں کی حویلیاں، مرزا محمود خاں بہادر کے بخشی نواب شمس الدولہ کی حویلی، عام لوگوں کے دوسرے مکانات، فصیل کا لاہوری دروازہ۔

نادی ۔ قلعہ۔ | نمائش ۔ آرکائیوز۔
ملک ۔ آرکائیوز | فتوحات ۔ آرکائیوز
بیابد ۔ آرکائیوز | خاکروبی ۔ آرکائیوز
سرتاب ۔ قلعہ | بے شک و بے شبہ ۔ آرکائیوز
لالہ سے سعادت خاں تک محذوف ۔ قلعہ۔

قلعہ مبارک کے لاہوری دروازہ سے فصیل کے لاہوری دروازہ تک جنوب کی سمت میں بازار اور دوکانوں کی تفصیل: اردو بازار، گلابی باغ، شہزادہ مرزا جہانگیر بہادر کا ہاتھی خانہ، کوچہ بلاقی بیگم جس کا دوسرا راستہ دریبہ کلاں میں نکلتا ہے پورن درزی کی حویلی، ایک اور کوچہ جس میں عام لوگ رہتے ہیں، اور ڈاکخانہ، بازار دریبہ کلاں میں خونی دروازہ۔ اس کے اندر کٹڑہ مشروع، حاجیوں کی حویلیاں اور کوٹھیاں، جس بازار کا ذکر کیا گیا (بازار دریبہ کلاں) اس کے اندر دونوں طرف صرافوں کی دوکانیں۔ نواب شرف الدولہ کا مکان، مدرسہ[1] اور مسجد۔ مسجد کے دالان کی پیشانی پر یہ تاریخ کندہ ہے۔

درزمان شہ خورشید سریر	ظل حق ماہ زمین شاہ زماں
ناصر الدین کہ محمد شاہ است	تیغ او کفر شکن در دوراں
شرف الدولہ بنا فرمودہ	مسجد و مدرسہ عالی شان
ایں دو بیت از شرف علم و عمل	ہمچو سعدین فلک کردہ قراں
سال تاریخ بنا گفت خرد	قبلہ حج ارادت کیشاں ۱۱۳۷

اس کے مقابل حکیم میر علی صاحب ابن حکیم میر حسن صاحب مغفور کا مکان گنجش حلوائی کی دوکان جس کی دوکان میں بہت سی اقسام کی مٹھائیاں ہوتی ہیں اور وہ سارے شہر میں مشہور ہے۔ اس کے مقابل دریبہ خورد کی طرف کوچہ روشن پورہ، چھتہ شاہ صاحب، کوچہ بلیماران، جوگی واڑہ وغیرہ جہاں عام لوگ رہتے ہیں۔

جس حلوائی کا ذکر ہوا (گنجش) اس کی دوکان سے دریبہ کی پولیس چوکی نگم سیٹھ کی حویلی، کوچہ انار وغیرہ، محلہ چاہ رہٹ، جس کا ذکر کیا جا چکا۔ خونی دروازے سے جس کا ذکر کیا جا چکا، شہر کی جامع مسجد کی جانب اسباطیوں کی دوکانیں، کوتوالی کا چبوترہ۔ قیدیوں کو رکھنے کے لئے حوالات کی

---

[1] چوکیداروں۔ آر کائیوز

Marfat.com

جگہ، بازار کے بیچ میں چبوترے کے روبرو ایک مضبوط لکڑی ہو لال خاں لکڑہ[1] جس سے مجرموں کو باندھ کر انھیں زدو کوب کرتے ہیں۔ مذکورہ عمارت میں پہلے سے مندرجہ نقشے کے مطابق چرخی قائم تھی جس سے خونی کو قتل کرتے تھے۔ کوتوالی کے چبوترے سے ملحق نواب روشن الدولہ کا مدرسہ۔ اس مدرسہ کے دروازہ پہ یہ عبارت خط نستعلیق میں سنگ مرمر پر کندہ:

الوقف لامیلک، مدرسہ شاہ بھیکھ بنا کردہ روشن الدولہ ظفر خاں بہادر اندر اور اس سے متصل نواب روشن الدولہ کی بنوائی ہوئی مسجد۔ دالان کی پیشانی پر یہ تاریخ کندہ۔

بعہد بادشاہے ہفت کشور — سلیماں فر محمد شاہ داور
بہ نذر[2] شاہ بھیکہ آں قطب آفاق — شد ایں مسجد مرتب[3] در جہاں طاق
خدایا نست[4] نیک از وی احساں — بنام روشن الدولہ ظفر خاں
بتاریخش زہجرت[5] تا شمارا ست — ہزار و یکصد و سی و چہار است ۱۱۳۴

وہاں سے رعایا کی حویلیاں، رادھا کشن وکیل کا مکان، جوتے والوں کی دوکانیں، مرزا اشرف بیگ کا گھڑیال اور ان کا شیش محل، دریبہ خورد کے کوچہ کا دروازہ۔ اس کے اندر حلوائیوں، گنجا مل وغیرہ صرافوں، جرائل وغیرہ بزازوں کی دکانیں، جوہریوں اور لچھمی[7] اور بی جان طوائف کے رہنے کی جگہ، حکیم رکن الدین خاں کی حویلی؛ کوچہ مالی واڑہ کا دروازہ، اس کے اندر حکیم اجیت[8] سنگھ اور دوسرے عام لوگوں کے مکان، کپتان منویل[9] صاحب کی حویلی وغیرہ۔

---

[1] لکڑ۔ آرکائیوز — [2] نظر۔ آرکائیوز
[3] بہ نزہت — آرکائیوز — [4] خدا با نیت۔ آرکائیوز
[5] بہجت — آرکائیوز — [6] دکانیں۔ ،،
[7] لچھمی اور بی جان طوائف محذوف تلعہ [8] اجیت۔ ،،
[9] منو مل — آرکائیوز

Marfat.com

دریبہ مذکور (دریبہ خورد) کے دروازے سے علاقہ بندوں، ستارہ فروشوں کی دوکانیں، حویلی حکیم رکن الدین خاں کا دروازہ، کوٹھی لالہ سوداگرمل، حویلی نجف علی خاں اور ابراہیم علی خاں جو لطف علی خاں کے لڑکے ہیں، کٹڑہ بزازاں، کٹڑہ اشرفی، کوچہ خانچند۔ اس کے اندر حویلی عبدالرحمٰن خاں بن نذر محمد خاں جو بلخ کے شہزادے تھے۔ جب شاہجہاں بادشاہ نے بلخ فتح کیا تو وہاں کے لوگوں یعنی بلخ کے شہزادوں کو گرفتار کر کے لے آیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ان اسیروں پر نوازش اور شاہانہ مہربانی کر کے انھیں بلخ جانے کی اجازت دی۔ چنانچہ ان میں سے ایک جس کا ذکر ہوا سلطان کی ملازمت کے شرف کی خاطر اس شہر میں رہ گیا اور اس نے اس محلہ میں مکان بنالیا۔ اس کے آگے چاندنی چوک، حمام، جہاں آرا کا باغ۔ جس کا ذکر کیا جا چکا۔

چوک (چاندنی چوک) میں زین گروں[1]، جوتے والوں اور دوسرے اہل حرفہ کی دوکانیں۔ اس کے آگے کوچہ رایاں، حویلی غلام مرتضیٰ وغیرہ، حویلی میر اعظم اللہ، مکان میر خورد، حویلی کرنیل اسکنر صاحب کی طرف راستہ۔

اس کوچے (کوچہ رایان) سے پنساریوں، عطاریوں وغیرہ کی دکانیں کوچہ پنجہ بنداں، عام لوگوں کے رہنے کی جگہ، پنجہ بندوں اور ابریشم فروشوں کی دکانیں، کوچہ بلیماران، وہاں محلہ ڈھیگراں، ریشم والے پنجابیوں کی حویلیاں، عنایت اللہ خاں کا مکان، حکیم غلام علی خاں، مکان نواب نجف قلی خاں جس میں نواب حسام الدین حیدر خاں رہتے ہیں، حویلی حکیم میاں جان[2]، مکان میر عظیم اللہ خاں عرف میر خیراتی، نواب فیض اللہ بیگ خاں کی حویلیوں کی جانب کوچہ جس کا ذکر ہو چکا حویلی حکیم میر شریف خاں مرحوم اور حکیم صاحب (میر شریف خاں) کی بنوائی ہوئی مسجد۔ مسجد میں دالان کی پیشانی پر تاریخ کھدی ہوئی ہے۔

---

[1] لوہاروں۔ آرکائیوز۔ [2] دمیاجان۔ آرکائیوز

Marfat.com

شکر خدا بسعی محمد شریف خاں
شد طرح مسجدی کہ بود کعبہ صفا
بہر خواست چوں ز ہمای موزون خطیب عقل
گفتا بجوی سال وی از خانۂ خدا

حویلی نواب احمد بخش خاں جسے اسکنر صاحب بہادر نے بنوایا تھا۔
پر لکھا ہوا ہے۔

حویلی کپتان جیمس اسکنر صاحب بہادر ۱۸۱۱ء۔

اس کے مقابل جوگیواڑہ جس کا ذکر کیا جا چکا۔ اس کے آگے امام قلی بیگ خاں کی حویلیاں، کیلی خانہ بادشاہی کے داروغہ مرزا قلندر بیگ کا مکان، شیر افگن خاں کی حویلی جو عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ کے زمانہ میں نامور امیر تھا۔ اس کے اندر مکان منشی برکت علی خاں جسے مولوی صاحب فضل امام نے بنوایا تھا، مالیواڑہ کی سمت میں کوچہ اس کے آگے بخشی بھوانی شنکر کا طویلہ، چرخے والوں کی دوکانیں، منشی ٹیک چند کا مکان، کوچہ پیپل جادیو، صوفی اللہ یار خاں اور راجہ جیب کھرائے وغیرہ کی حویلیاں، حکیم بقا اور ان کے لڑکوں کے مکانات، عام لوگوں کے رہنے کی جگہ، چرخے والوں کی دوکان کے متصل ہنگن بیگ طوائف کی حویلی، وہاں سے حویلی لالہ موہن لال کی سمت میں روشن پورہ کی جانب سڑک، عام لوگوں کی حویلی، حصہ لالہ رتن سکھ رائے، کوٹھی لالہ شگن چند، بخشی رام گڑھ والے کے مکان، محلہ مسجد کھجور، کوچہ اور دہرہ لالہ شگن چند کا بنایا ہوا کوچہ انار کا راستہ، عام لوگوں کی حویلیاں، کوٹھی لالہ فقیر چند، مکان لالہ سکھ لال وغیرہ۔

کوچہ بلیماراں سے جس کا ذکر کیا جا چکا، چاندنی چوک کی پولس چوکی جو چبوترہ پولس چوکی سے تعلق رکھتی ہے۔ وہاں سے کٹڑہ ریوڑی والا۔ حویلی نواب حیدر قلی خاں۔ گاڑیبانوں کا علاقہ، مسجد فتحپوری: بیگم شاہجہاں کی خواص مسماۃ فتحپوری بیگم کی بنوائی ہوئی مسجد کے جنوب کی جانب کوچہ، اس میں کٹڑہ غلام محمد خاں اور کٹڑہ کونڈی وغیرہ

لہ یہاں سے سڑک تک محذوف۔ قلعہ

Marfat.com

حافظ الٰہی بخش بساطی کی دوکان، دوکانیں اور مسجد جن کا ذکر کیا جا چکا، مسجد کے پیچھے فتحپوری بیگم کا بنوایا ہوا کٹرہ، میدے والوں کی دوکانیں، کوچہ کھاری باؤلی، بتاشے والوں کی دکانیں، پنساری[1] اور محمد امین عطار کی دوکان، کوچہ نیا بانس، فصیل کے لاہوری دروازے کا راستہ، اس دروازے سے ملی ہوئی پولیس چوکی۔

قلعہ کے لاہوری دروازے سے مسجد فتحپوری تک بازار کے بیچ میں نہر بہہ رہی ہے۔

یہ دلچسپ بازار ہے چوک کا کہ ٹھہرے وہیں بس جہاں دل لگا

قلعہ مبارک کے لاہوری دروازے سے جیتا نگمبو دھ گھاٹ، اس میں گسائیوں کے مکانات، مٹھا کر دوارے، ملاحوں کی آبادی، دریائے جمنا کے کنارے پولیس چوکی، چھتریاں، ہندوؤں کی پرستش گاہیں، فصیل میں (نگمبودھ) گھاٹ کا دروازہ، بانس بلی والوں کے مکانات، انگریزوں کا قبرستان، شہزادہ دارا شکوہ مخاطب بہ شاہ بلند اقبال خاں فرزند شاہجہاں بادشاہ غازی صاحبقران ثانی کی حویلی، شہزادہ دارا شکوہ کی حویلی کے دروازے سے متصل ایک توپ گڑی ہوئی۔ صبح صادق اور چھ گھڑی رات گئے دونوں وقت توپ داغی جاتی ہے۔ وہاں سے بنگلہ سارجنٹ اور بارک یعنی گورہ پلٹنیے والوں کی چھاؤنی، میگزین، دائیں ہاتھ کو خاص لین کے سواروں کی چھاؤنی حویلی نواب صفدر جنگ منصور علی خاں مرحوم۔ اس کے پیچھے کاغذیوں کے مکان، شاہ بادانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار، باغ بیگم سمرو کا دروازہ، احاطہ بیگم صاحبہ کے سواروں کی چھاؤنی، گھاس بیچنے والوں کی آبادی، نواب صفدر جنگ مرحوم کی حویلی کے پیچھے حمام اور فیض نہر بہہ رہی ہے۔ قلعہ مبارک کی جانب باغ بیگم موصوف (بیگم سمرو) کے پیچھے مشرق کی سمت میں باغ اختر لونی صاحب، کوٹھی

---

[1] پنساریوں۔ آرکائیوز۔

[2] دارا شکوہ سے حویلی کے دروازہ تک محذوف۔ قلمی

Marfat.com

گیشٹن[1] صاحب۔ مکان مجرین مرحوم سے کوٹھی ریذیڈنٹ دارالخلافہ شاہجہاں آباد، گھاٹ کیلہ، دریا کے کنارے، فصیل کا دروازہ، حویلی نواب عبد اللہ خاں[2]، وہاں مسجد ہے اور جنوبی حجرہ پر جو مسجد کے بیرونی دالان میں ہے، یہ عبارت کندہ ہے:

این مسجد عالی در زمان سعید یکہزار و یک صد و پنجاہ و چہار ہجری مقدسہ در عہد صاحبقران ثانی محمد شاہ بادشاہ غازی عبد المجید خاں مجد اللہ ولہ بنا فرمودہ و برائے مصارف ترمیم وغیرہ وجہ کرایہ دکاکین رستہ بازار از ملک خود وقف کردہ۔ الوقف لا یملک ولا یوہب ولا یباع

وہاں کٹرہ بادل پورہ، کوٹھی ڈنڈ صاحب، ڈاک انگریزی کی عمارت، ڈنڈوی صاحب کی پلٹن کی چھاؤنی، نصیر گنج کی سمت میں راستہ، حویلی صاحبہ محل کی طرف راستہ، دارا شکوہ کا طویلہ، عام لوگوں کے رہنے کی جگہ، زینت باڑی، باغیچہ، وہاں شہزادیوں کا مقبرہ، زیب النساء بیگم کی قبر۔ قبر کے تعویذ پر آیۃ الکرسی خط طغرا میں لکھی ہوئی قبر کے تعویذ پر تاجدار بیگم ۱۱۱۶ھ لکھا ہوا۔

وہاں محمد محفوظ ابن خواجہ معین الدین کی قبر۔ اس پر یہ شعر کھدے ہوئے:

دریغا کہ بے ما بسے روزگار | بروید گل و بشگفد نو بہار
بسی تیر و دی ماہ اردی بہشت | بیاید کہ خاک باشیم و خشت

تاریخ نہصد و شصت و نہ ہجری ۹۶۹

اس کے متصل کٹرہ میوہ معروف بہ کٹرہ پنجابی، گذر اعتقاد خاں کی پولیس چوکی۔ وہاں بنگلہ سید فیروز، حضرت شاہ مرداں صلوٰۃ اللہ علیہ کی عمارت، گلی[3] معروف، فصیل کے موری دروازے کا راستہ گذر اعتقاد خاں مرحوم سے[4] کابلی دروازے کی سمت میں کوچہ لین خاص کے رسالدار اسمٰعیل بیگ کا

---

[1] کٹن ۔ قلعہ [2] عبد الاحد آرکائیوز
[3] کوچہ ۔ آرکائیوز [4] میں آرکائیوز

Marfat.com

مکان، کابلی دروازے کی سمت میں کوچہ، اس نقشے میں حویلی اسمٰعیل خاں، مکان سید رحمٰن خاں، عام لوگوں کے رہنے کی جگہ، شہر کا کابلی دروازہ، فیض نہر وہاں سے شہر میں بہنا شروع ہوتی ہے۔ ریذیڈنٹ بہادر کی کوٹھی کے پیچھے سے کشمیری دروازہ کی طرف راستہ جاتا ہے۔

بازار[1] کے بیچ میں کشمیری دروازہ کی پولیس چوکی۔ اس کے آگے کوٹھی کرنیل جیمس اسکنر صاحب، اس کے متصل مسجد۔ اس کے دروازے پر لکھا ہوا: فخر المساجد

مسجد کی دو محرابوں پر کندہ:

خان دیں پرور شجاعت خاں بجنت یافت جا
بارضای حق تعالیٰ از[2] طفیل مرتضیٰ
صدر[3] خاتونان[4] کبریٰ فاطمہ فخر جہاں۔

مسجد کے اندر: لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

اس مسجد کے سامنے نصیر گنج ہے۔ وہاں تلنگوں کی پلٹن کی چھاؤنی اور فصیل کے کشمیری دروازے کا راستہ ہے۔

---

[1] اسی بازار میں۔ آرکائیوز
[2] سندر
[3] نذر۔ آرکائیوز ۔ قلعہ۔
[4] خاتون۔ قلعہ

Marfat.com

دارالخلافہ شاہجہاں آباد کے نواح کا احوال

ریتی نواب وجاہت خاں سے جہاں حویلی نواب وجاہت خاں) ، دارالخلافہ کے نیلہ برج تک۔ وہاں سے ریتی ہیں تکیہ فقیر معروف بہ تکیہ نکٹہ۔ راجگھاٹ کے دروازے کے سامنے تکیہ شاہ بڑے صاحب اور سلیم گڑھ جسے نور گڑھ کہتے ہیں۔ اس کا بنانے والا سلیم شاہ بن شیر شاہ ہے۔ اس کے نیچے گنبد ہے جو نیلی چھتری کے نام سے مشہور ہے اور جسے ہمایوں بادشاہ نے ۹۳۹ھ میں بنا کر مکمل کرایا۔ وہ اکثر اوقات وہاں بیٹھ کر دریا کی سیر کیا کرتا تھا۔ کچھ لوگ اسے بنگلہ جہانگیر شاہ کہتے ہیں۔ ہندو یہ مشہور کرتے ہیں کہ یہ پرانے زمانے کی بنی ہوئی چھتری ہے۔ بادشاہ جہانگیر نے اسے دوبارہ تڑواکر بنوایا تھا چھتری کی علامتیں گرواکر بنگلے کے طور پر تعمیر کرایا۔ یہ ہندوؤں کی غلطی ہے جو وہ ایسا کہتے ہیں۔ اس شعر سے جو اس بنگلہ پر کھدا ہوا ہے اور جو جہانگیر بادشاہ کی زبان معتبر بیان سے ادا ہوا صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس بنگلہ کو ہمایوں بادشاہ نے بنوایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سلسلہ علیہ تیموریہ میں بادشاہ ہمایوں کو وفات کے بعد جنت آشیانی کہتے ہیں۔ چنانچہ بنگلے کے اندر بالائی طاق پر یہ کتبہ لکھا ہوا ہے۔

اللہ اکبر مرتبہ جہانگیر شاہ ابن اکبر شاہ فرد:

عجب پر فیض جاری کامرانی است　　نشیمن گاہ جنت آشیانی است

Marfat.com

مطلب یہ کہ وفات کے بعد ہمایوں بادشاہ کا خطاب جنت آستانی ہو گیا۔ اب اس چھتری میں علی شاہ درویش باتوار رہتے ہیں۔ وہاں سے شمال کی جانب فصیل کے متصل قدسیہ باغ جسے عوام الناس کو سیہ باغ کہتے ہیں اور جو نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کا بنوایا ہوا ہے۔ اب وہ باغ مرزا محمد ابو ظفر ولیعہد بہادر کے تعلق میں ہے کشمیری دروازے کی فصیل سے ملی ہوئی کوٹھی ڈاکٹر لڈلو صاحب۔ اس سے آگے باغ ونڈ صاحب، کوٹھی ڈنڈلی صاحب۔ کشمیری دروازے سے متصل شہر کی چار دیواری کا دروازہ مذکورہ پہاڑی پہ پیر غیب کا مزار ہے۔ اس سے متصل اسی پہاڑی پہ کوٹھی فریزر صاحب جو ۱۲۲۵ھ میں بنی :

گذر[1] گر کسی کا جو ہووے ادھر
سہانی سی کوٹھی وہ آوے نظر
سفید ایک عمارت وہ دیکھے[2] بلند
کہ ہے نور میں[3] چاندنی سے[4] دو چند
وہ چھٹکی ہوئی چاندنی جا بجا
وہ جاڑے کی آمد وہ ٹھنڈی ہوا
وہ نکھرا فلک اور مہ[5] کا ظہور
لگا شام سے صبح تک وقت نور

وہاں فیروز شاہ کی لائی ہوئی سنگ خارا کی لاٹ قائم تھی۔ اب جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی ہے اور زمین پہ گر پڑی ہے۔ اس کے ٹکڑوں پہ اس صورت میں حروف کھدے ہوئے۔ اس پتھر کی تفصیل کوٹلہ فیروز شاہ کے مقام پر لکھی جائے گی کیوں کہ ان پتھروں کی ثانی وہاں نصب ہے۔

کابلی دروازہ کے مقابل شارع عام پر شمال کی طرف تکیہ بھولو شاہ فقیر۔ اس کے آگے مقبرہ زیب النساء، لال پتھر کی مسجد اور دو حجرے۔ زیب النساء بیگم کے حجرے میں سرہانے کے پتھر پہ یہ کتبہ خط ثلث میں کھدا ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کل من علیہا فان ہذا مرقد البیت الکبریٰ للعبد

---

[1] گذارا کسی کا - آرکائیوز
[2] ہیگی - آرکائیوز
[3] سے - قلعہ
[4] میں - قلعہ
[5] پرچمہ - "

المذنب العاصی وہے المغفوقۃ برحمتہ الرحمٰن الرحیم الکریم الحافظۃ
زیب النساء المرجوت العباد اللہ الصالحین - ان یدعوا لھا بالغفران
والرضوان وتاریخ فوتہا قولہ سبحانہ وادخلنی جنتی -

محمد شاہ بادشاہ کی بیوی کی قبر - اس کے سرہانے کے پتھر پر کندہ :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زوجہ حضرت محمد شاہ فخر خسرواں
دختر فرخ سیر رشک سلاطین زماں
ماہ برج سلطنت مہر سپہر مملکت
بود او چشم و چراغ دودہ صاحبقراں
رفت از دنیا و باد احشر او با فاطمہ
باد روح پاک او با عرشیاں ہم آشیاں
نام او ملکہ زمانی ماد ر او سیدہ
حامیش باد اعلیٰ و سرور پیغمبراں
داشت چوں در دل ولای آل و الای نبی
باد در ظل نبی مرقوم شد تاریخ آں
۱۲۰۳ھ

تعویذ کے نیچے لکھا ہوا : مرقد منور ملکہ زمانی مرحومہ ۱۲۰۳ھ

کابلی دروازے سے جس کا ذکر کیا گیا - شالامار باغ تک شاہراہ ہے -
پہلے بائیں جانب گڈھی مرزا امر بیگ خاں خلف جمال بیگ خاں عرب ، مغلپورے
کی آبادی ، سبزی منڈی جہاں ترکاری اور ہر موسم کے پھل مثلاً آم ، کنار ، انار وغیرہ
فروخت ہوتے ہیں - اس کے قریب باغات جو روشن آرا ، سرہندی ، فدائی خاں

Marfat.com

قرح خاں اور چک بکرم وغیرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ باغات اور ان کے گرد ہالہ بنائے ہوئے نالے اور دائیں ہاتھ کی جانب شیفن نہر شہر کی سمت میں بہہ رہی ہے مذکورہ منڈی (سبزی منڈی) سے ایک احاطہ شروع ہوتا ہے جو باغ درباز[1] خاں کہلاتا ہے۔ احاطے کے دروازے پر لکھا ہوا:

رباط و مسجدی با خانقاہ و آں دکاکیں ہم
نمودہ وقف کل درباز خاں بانی ایں گلشن
زمین طرف شمال و خانقاہ طرف مشرق ہم
علی الفقرا و التعمیر مصر نہائے ایں مسکن
اگر خواہی کہ از سال بنای او شوی آگہ
بود غلو نگہی احباب تاریخش بشنو از من

اس کے آگے باغ جواہر خاں اور مسجد۔ مسجد میں پیشانی پر کندہ:

بدور شاہ عالمگیر عادل منبع احساں
کہ شد روئے زمین از فیض جودش ندر عنواں
برای ماندن آثار بہر راحت عقبیٰ
سرای مسجد و باغی بنا کردہ جواہر خاں
خرد چوں سال تاریخش تمنا کرد ہاتف گفت
سرا آباد و گلشن نیز مسجد قبلہ گیہاں

اس کے آگے ترپولیہ اور باغ محلدار خاں جو محمد شاہ بادشاہ کا ناظر تھا۔ ترپولیہ کے دونوں طرف یہ تاریخ کندہ ہے:

---

[1] دربار آرکائیوز

بفضلِ خدا و رسولِ زماں | بنا کردہ ناظر محلدار خاں
چناں رستہ بازار ترپولیہ | کہ ماند بدوران گیتی نشاں
زہاتف ندا آمدہ ایں چنیں | کہ باحسنِ ابد مستقل ایں مکاں ۱۱۲۱

اسی ناظر کے باغ کے دروازے پر کتبہ:

خداداد صد آرزو در جہاں | بنا گشت از فضلِ حق ایں مکاں
پئے باغِ تاریخ گفتم عیاں | فدائی محمد محلدار خاں
بہ نذرِ خدا کردہ باغِ جناں | غلامِ نبی ناظر محلدار خاں

اس کے آگے باغ تہنی لی، باغ کاکوان صاحب، مبارک باغ جسے اب جرنیل صاحب اختر لونی ریزیڈنٹ دارالخلافہ نے تیار کرایا ہے۔ موضع سہی پور کے متصل کوٹھی نواب احمد بخش خاں۔ وہاں سے دوراہا ہے۔ ایک راستہ باغ تھانہ دار کی طرف جاتا ہے جہاں دوراہا ہے۔ اسی باغ میں ریزیڈنٹ بہادر کی کوٹھی ہے اس باغ اور اس جگہ بنی ہوئی کوٹھیوں کو صاحب چارلس میٹکاف بہادر نے تیار کرایا تھا۔ خاص لین کی چھاؤنی وغیرہ اور چند مکانات جو حال میں جرنیل صاحب بہادر (اختر لونی) نے اس باغ میں تعمیر کرائے ہیں۔ موضع سہی پور سے دوسرے راستے پر سرائے بادلی، وہاں سرکار کی پولس ہے۔ اس جگہ سے موضع نریلہ تک چند دیہات۔ وہاں سے قصبہ سونی پت جو ایک قدیم قصبہ ہے۔ قلعہ کے نیچے شہر کی آبادی کے متصل درگاہ امام ناصر الدین بن احمد شعرانی بن علی اور نیفی بندہ حضرت امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ واقع ہے۔ امام ناصر الدین اور میر ابراہیم ایک قبر میں مدفون ہیں۔ میر ابراہیم امام مغفور کے بھانجے تھے۔ دونوں صاحبان ایک ہی دن کفار سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ تواریخ کی رو سے ان کا احوال اور تاریخ وفات اس مصرع سے لفظِ بودند کا تخرجہ کرکے نکلتی ہے۔

بودند ابو محمد امام زماں: ۲۳۵

یہ رباعی مشرقی دروازے کے گنبد پر خط نستعلیق میں کندہ:

میر ابراہیم و ناصر الدین زماں　　نور دو جہاں دو چشم جسم ایماں
خوش طالع سوئی پت کہ سعدین شرف　　در برج بگشتی مزار کردند قراں

اس کے متصل مسجد ہے جس کی شکست و ریخت کی مرمت بادشاہ غیاث الدین تغلق کے عہد میں ہوئی تھی جس کا مزار خواجہ قطب الدین میں ہے۔ مسجد کے اندر شہد اللہ انہ لا الہ آیت ہوا لرحمن الرحیم تک۔ اس کے نیچے سورہ اخلاص۔ پیش امام کے کھڑے ہونے کی جگہ پر آیت امن الرسول، علی القوم الکافرین تک لکھی ہوئی۔

قصبہ پانی پت قدیمی شہروں میں سے ہے۔ اس شہر میں بو علی قلندرؒ کا مزار ہے۔ شیخ چالیس سال کی عمر میں دہلی آئے، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحؒ کی زیارت کی سعادت حاصل کی اور بیس سال علم صوری حاصل کرتے رہے جب جذبۂ الٰہی سرایت کر گیا، آئینہ باطن روشن و منور ہو گیا، تمام دنیاوی کتابیں دریائے جمنا کے پانی میں پھینک دیں، سفر پر چل پڑے اور روم میں شمس الدین تبریزیؒ، مولانا جلال الدین رومیؒ اور اس علاقے کے دوسرے اولیاء کی صحبت سے خوب فیض اٹھایا۔ مختلف ملکوں کی سیر کر کے واپس آئے اور پانی پت میں قیام کیا اور وہیں عالم جاودانی کو رحلت کر گئے۔ مزار شریف کے دروازے کی چوکھٹ پر لکھا ہوا ہے۔

بر زمینی کہ نشان کف پای تو بود　　سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

بالیں کی جانب ایک علیحدہ گنبد میں مبارز خاں کی قبر ہے۔ اس میں ایک سہ درہ دالان ہے جس کے ستون سنگ ... سے بنائے گئے ہیں۔ اس پر یہ ابیات کندہ:

مظہر نور و جلال است و جمال　　ہمچو عیسیٰ مردہ را بخشید رواں

Marfat.com

از مقرب خاں افلاطون دہر — خاں بن خاں ست رزق اللہ خاں[1]

بوعلی چوں بوعلی سینا ش کرد — زاں شرف گشتہ ارسطوی زماں

تا بنا فرمود ایوانی چو خلد — ہر ستون سنگ محک دروزیر آں

از خرد جستم خیال سال او — چوں طلای کیمیا کردم عیاں

سال تاریخ و بنالش درحساب — شد بہ والاجاہ رزق اللہ خاں

بوعلی قلندرؒ کی فاتحہ سہ منی کھانے پر دیتے ہیں جو جغرات اور گوشت سے تیار ہوتا ہے۔ درگاہ کے باہر نواب مقرب خاں کا مقبرہ ہے۔ تعویذ کے پتھر پر یہ لکھا ہوا:

قال اللہ تعالیٰ لا تقنطوا من رحمت اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم سینہ پر: لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

اس سے متصل شمس الدولہ کا مقبرہ ہے۔ دالان کی پیشانی پر لکھا ہوا:

شمس الدولہ نیکنام بنا کرد۔ دروازے کے سامنے وسیع چوک ہے جس کے اطراف میں نقارخانے کا دروازہ ہے جو بہت شکستہ اور [illegible] ہے اسے نواب شمس الدولہ لطف اللہ خاں صاحب تہور جنگ پانی پتی نے بنوایا تھا۔ اس کے دالان کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔

درجہاں کوس شرف زد صادق۔ ۱۱۳۵ھ[2]

قصبے کے نواح میں بزرگوں کے دوسرے بہت سے مقبرے اور مزار ہیں۔ دارالخلافہ کے لاہوری دروازے سے: اس کے مقابل مسجد سرہندی جو قدیمی ہے اور سرائے مرحمہ اکرام۔ اس سرائے کے دروازے پر یہ تاریخ کندہ ہے:

---

[1] خان خانی خان لنسب رزق اللہ خاں۔ آرکائیوز
[2] سنہ ۱۱۳۹ھ۔ آرکائیوز۔

Marfat.com

در دورِ شہنشاہ کرم بخش انام[1] — شاہ عالم کہ ہست اکرامش عام
سید بنوشت سالِ تعمیر سرای — امشب کرمی کن تیسرای اکرام ۱۲۱۸

اس سرائے کے عقب میں قدیمی درگاہ جواب شاہ گنج کہلاتی ہے۔ چارلس میاں فلس مسٹر مٹکاف صاحب بہادر کے حکم سے محمد حسن علی خاں کوتوال دہلی بن ارادت اللہ خاں ابن حافظ الملک نواب حافظ رحمت خاں بہادر مغفور ساکن بلدہ شاہجہاں پور کے زیر اہتمام یہ گنج آباد ہوا۔ وہاں سے دور ایک راستہ پہاڑی دھیرج، تیلی واڑہ، دہلی دروازے اور سبزی منڈی وغیرہ کی طرف اور دوسرا راستہ نئی عید گاہ کی طرف جاتا ہے۔ اس کے جنوب میں موتیا کھان یعنی پانی کا جیقر ہے جسے لوگوں نے موتیا کھان کے نام سے موسوم کر دیا ہے۔ اس جگہ کا پانی بہت سفید اور میٹھا ہے اس کے پیچھے مغرب کی جانب حبش پورہ جس میں سیدی حمید اور سیدی ریحان خاں کے مکان اور ان کے والد گوہر خاں کا باغ واقع ہے۔ اس آبادی میں مسجد ہے جس پر لکھا ہے۔

ہر کس کہ نماز بخواند و بایں سہ ارواح بہ بخشد و ہر کہ خدمت ایں جا را قبول کند شرط ایں است چیزیکہ در سال اندینی پیند اشو اول عرس نواب معزالدولہ بکند چہاردہم رمضان المبارک و عرس بی بی ارجمند خانم بکند ہفتم ماہ صفر و عرس نواب کاظم خاں مرحوم ہفتم ماہ رجب اگر بریں شرط قبول کند و خدمت عمل نکند بروطلاق است و ہر روز چراغ ناغہ نشود و ہر شب جمعہ شیرینی دیگہائے فاتحہ کند و مالک ایں مسجد و چاہ میرزا احمدی قلی خاں خرچ و اخراجات در فیض و تصرف او شاں است۔

۱۔ امام : آرکائیوز ۲۔ وسیل۔ آرکائیوز

Marfat.com

اس کے آگے چوکی سایر جو بڑی چوکی کہلاتی ہے۔ اس سے متصل ایک پہاڑ ہے جس کا نام کالا پہاڑ ہے۔ اس جگہ ہندوؤں کی پرستشگاہ دیبلا کا مندر ہے۔ اس کے آگے سرائے روح اللہ خاں جہاں پولس کی عمارت ہے اور چوکی بلبواڑہ بہادر گڑھ، دادری، سانپلہ، روہتک، ماہم، ہانسی

شہر پناہ کے لاہوری دروازے کے اطراف میں جنوب کی جانب راستہ ہے اور پرانی عیدگاہ کے متصل جو شاہ گنج کے نام سے معروف ہے حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درگاہ واقع ہے۔

درگاہ کے احاطے کے جنوب رویہ دروازے پر لکھا ہے:

۱۰۱۲

سالِ تاریخ وصال خسروی[1] فی البدیہہ نقش بند وقت گفت

درگاہ کے اندر مزار کے بالیں کی دیوار پر جو چراغدان کے طور پر ہے، شاہ عابد کا تصنیف کیا ہوا یہ قصیدہ لکھا ہوا ہے۔

قبلہ ارباب معانی کعبۂ اصحاب دین　　مظہر فیض الٰہی صاحب علم الیقین
حامیٔ دین نبی اکمل امام المتقین[2]　　مورد فضل کرامی آل ختم المرسلین
کاشفِ اسرار مطلق واقفِ عین الیقین　　محو ذاتِ اقدس او باللہ بالیقین
غوثِ اعظم عروۃ الوثقیٰ ز رب العالمین　　قطب ارشاد جہاں ہم معنی حق الیقین
کاملِ عالی طریقہ رہبری راہِ متین　　بحر عرفان الٰہی مقتدای العارفین
راضی و مرضی حق بر ذاتِ شانِ او مبین[3]　　ایں کرامت یافت[4] از محبوب رب العالمین
نور تابد چوں بر جبینش تافت از حق الیقین[5]　　شد زمین تنتنش، روشن قلوب المومنین
کی توانم گفت مدح آں خلاصہ واصلین　　ہست ذات خواجہ باقی رحمت للعالمین
خواجگی امکنہ بشد مرشد آں شاہ دین　　لیک بشرب ادیس و ہم بنا[6] احرار دین

---

۱ خبروی - آرکائیوز
۲ الثقلین - آرکائیوز
۳ تہیں - ''
۴ ہست ''
۵ المتین ''
۶ برسد ''

Marfat.com

چوں بکمالش وصل دایم بود معنی دلنشین | شد وصال غیب او آخر بعمر اربعین
وال ز ہجرت بعد الف اثنا عشر بودہ سنین ۱۰۱۲ | از وفات قطب دوراں تکیہ گاہ مسل...
ہر کہ آمد بر مزارش از سر صدق و یقین | حاجتش گردد روا ہم مقصد دنیا ود...
عاجز و عاصی بدرگاہش ہمی آید چنیں | تا بیابد نظر رحمت ہم نجات یوم د...
باد نازل رحمت رضوان رب العالمین | بر محمد خواجہ باقی ز اولیای مقبلیں

مزار کے پائیں کی طرف جاں نثار خاں کی قبر ہے۔ جن کا شہر میں چھتہ ہے۔ تو... کے گرد لکھا ہے۔

واللہ سبحانہ حضرت سید سلطان خواجہ احمد یسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
خواجہ ابو المکارم عرف جاں نثار خاں بہادر عالمگیری بن خواجہ بابا بن خواجہ شا...
مولانا ترکستانی سجادہ نشین اولاد سنہ ۱۱۲۱

فاطمہ خانم کی قبر کے تعویذ پر لکھا ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم
رحلت چوں کرد فاطمہ خانم کہ بود ذات | امیدوار بخشش و انعام فاطمہ
کردیم از سروش ز تاریخ آں سوال | گفتا نجات یافتہ از نام فاطمہ [1]

شاہ نظام الدین کی قبر کا کتبہ جو مرزا ... عہد میں دار الخلافہ (دہلی) کے صوبیدار تھے...
زبدہ ارباب عرفان قطب کامل غوث دہر | آنکہ یزدانش نظام الدین احمد نام گفت
واصل خلد بریں گردید وسید سال آں | جای آں خلد بریں شد از سر الہام گفت [2]

اور وہاں مسلمانوں کا قبرستان ہے اور عبد الاحد خاں کی قبر، نواب سلیمان خاں مرحوم کی قبر، مرزا شاہ عابد کی قبر اور شاہ نظام الدین مرحوم کی بنائی ہوئی مسجد، جس کے تینوں ستون سنگ ابر کے بنے ہوئے ہیں۔ اس قسم کا پتھر اس ضلع میں نایاب ہے۔

---

[1] ۱۱۴۷ھ - آرکائیوز
[2] ۱۱۳۴ھ ،،

Marfat.com

شہر پناہ کی فراشخانہ کی کھڑکی سے : اس کے روبرو فقیر کا تکیہ اور قدم شریف کا راستہ ہے۔ راستے کے بیچ میں ایک ویران مسجد ہے۔ اس باغ کے متصل باؤلی تھی جس کے بیچ میں اب سڑک جاری ہے۔ جنوب کی طرف کمبل پوشوں کے مکانات اور قبرستان ہے جو محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں تھے۔ میاں حسن رضا وغیرہ کا تکیہ، حضرت امام حسینؑ کے پنجے کی عمارت، عارف حسن فقیر رسول شاہی کا تکیہ جہاں ایک گنبد ہے۔ اس میں ایک قبر ہے۔ تعویذ کے گرد کندہ:

کشتند بے دریغ دریغا ز کشتنش	خلقی زماتمش شدہ در شور و در فغاں
آں شہ جواں بصورت و سیرت شجاعتی	ابدل چہ تیر ازیں جا بآں جہاں
ناگہ رسید تیر قضا بر سرش ببیں	از کاسہ شہادت شربت چشیدآں
تاریخ زکشتنش ز خرد خواستم بگفت	بشمار گو کہ حیف جوانی حسین خاں

تعویذ کے سینے پر آیتہ کلمن علیہا فان آخر تک۔ گنبد کے گرد اسم اللہ کندہ۔ ۹۴۷
اس کے متصل میدان میں کشتی ہوتی تھی۔ جو جھگڑے اور فساد کی وجہ سے صاحب بہادر کے حکم سے اب موقوف ہو گئی ہے۔

وہاں سے کوٹلہ شریف جو فیروز شاہ کا بنوایا ہوا ہے۔

درگاہ قدم شریف : رسول کریم صلعم کے قدم شریف کی تشریف آوری کا حال یہ ہے کہ تقریباً پانچسو سال قبل قدم شریف مخدوم جہانیاں جہاں گشت مدینہ منورہ سے لائے تھے۔ احمد برنی کے تصنیف کردہ رسالے سے جو معتبر استادوں میں سے تھے، یہ حال درج کیا جاتا ہے۔

ترا عزت نہ تاج و تخت شاہی	مرا عزت ز خاک پای درویش
الٰہی احمد بیچارہ دل را	بدہ مکنت[2] نہ خاک پای درویش

---

[1] عربی۔ آرکائیوز

[2] کمیت مشت۔ آرکائیوز

Marfat.com

جب سلطان (محمد تغلق) کی وفات کے بعد فیروز بن رجب، بادشاہ ہوا جس کا صلحا اور مشائخ میں بہت اعتقاد تھا۔ وہ حضرت سید السادات مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا مرید ہو گیا۔ اس نے حضرت کو خلفائے مصر سے جامہ خلافت حاصل کرنے کے لیے جانے کی زحمت دی اور ان کے ہمراہ تحفے، نوادر اور ہدایہ روانہ کیے۔ قطب الاقطاب شیخ العلماء افضل الاولیاء سراج المتقین، شمس العارفین زبدۃ العاشقین قدوۃ المحققین صاحب الشرع والدین مظہر اسرار ربانی و مصدر انوار سبحانی بندگی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین محمد قدس سرہ العزیز دہلی سے روانہ ہوئے۔ انہوں نے خشکی و تری کوہ و ہامون اور جو کچھ روئے زمین پر ہے اس کی سیر کی ہے، سات بار حج اکبر کیا اور کوئی دیار نہ چھوڑا۔ جہاں عجائبات دیکھے، انھیں لکھ لیا چنانچہ آسمان میں سورج تک گئے اور کہا کہ اے زمین کے بزرگ اسلام علیک۔ سورج نے جواب دیا وعلیک اسلام اے صراط المتقیں کے ہادی۔ اسی لیے اس کی چمک سے ان کا رنگ مبارک سبز ہو گیا۔ جب واپس لوٹے حج کے لیے مکہ معظمہ گئے۔ زیارت کر کے حج کا فریضہ ادا کیا اور سیر کرتے ہوئے زیارت کے لیے مدینہ شریف میں روضۂ مطہرہ میں گئے۔ انہوں نے حاجبوں کو دروازہ کھولنے کا حکم دیا تاکہ وہ زیارت کر سکیں۔ انھوں نے کہا کہ غیر موسم ہم دروازہ نہیں کھولتے، اگر سرور کائنات کی آل پاک میں سے کوئی آجائے تو دوسری بات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں آنحضرت کی آل پاک میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ سرور کائنات کی اولاد کی رنگت سبز نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ میری رنگت آفتاب کی شعاع سے سبز ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں اس بات کا یقین نہیں آتا۔ آپ نے کہا اچھا سب علماء کبار اخلفا اتقیا اور صلحا روضہ متبرکہ کے دروازے کے گرد در مبارک کھولنے کی غرض سے آجائیں۔ جب وہ لوگ قریب آگئے تو ان میں سے ہر ایک نے تین مرتبہ کہا: الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔

Marfat.com

کوئی شخص جواب سے مشرف نہ ہوا۔ جب حضرت مخدوم کی باری آئی تو آپ نے پہلے وضو تازہ کیا، دو رکعت نماز پڑھی اور بلند آواز میں کہا: الصلوٰۃ والسلام علیک یا احسن ولدی۔ قفل گر پڑا اور دروازہ کھل گیا۔ فارسی زبان میں حکم صادر ہوا کہ اے مخدوم جہانیاں جہاں گشت آ جا۔ جب آپ اس خطاب سے مشرف ہو گئے تو تمام اہلِ مدینہ بڑے افسوس سے کہنے لگے کہ اے مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہمیں معاف کر دیجیے کیوں کہ ہم ناواقف تھے۔ سب نذرانے لے آئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ لی۔ اس کے بعد وہاں کے خلیفہ حضرت صلعم کے قدم مبارک لائے تا کہ آپ زیارت کریں۔ حکم کے مطابق آپ آنحضرت صلعم کے قدم مبارک اور جامہ خلافت لے کر ہندوستان کو واپس روانہ ہوئے۔ نقش قدم مبارک کے خادم شمس الدین اور حاجی محمد بھی آپ کی ملازمت اختیار کر کے وہاں سے رخصت ہو گئے۔

مدت کے بعد مخدوم دہلی کے قریب پہنچے۔ سلطان فیروز (تغلق) اکابر امرا و اشراف کے ساتھ پیشوائی کے لیے دس کروہ تک گیا اور اپنے سر پہ (قدم شریف) رکھ کر واپس پلٹا۔ جب وہ پیدل چلتے چلتے تھک گیا تو ان بزرگوں نے جو اس کے ہمراہ تھے ان کو چنڈول میں سوار کرا دیا اور وہ قدم شریف کو سامنے رحل پہ رکھ کر فیروز آباد لے آیا۔ اس نے بہت سا روپیہ فقیروں کو شکرانے میں دیا اور مسکینوں کے وظیفے مقرر کر دیے۔ اس نے ختم قرآن کا ثواب اور بہت سے نفلوں کا درجہ مطہر کر کے پیش کیا اور وصیت کی کہ میری وفات کے بعد اسے میرے سینے پہ رکھ دیا جائے۔ ایک سال کے بعد مخدوم نے خواب میں دیکھا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ میرا قدم کس وجہ سے معطل رکھا ہوا ہے؟ سلطان فیروز شاہ تغلق اس فکر میں تھا کہ کیا کرے؟ وہ ایک دن حوض کی سیر کے لئے باہر گیا، اس کا نبیرہ فتح خاں سلام کرنے کے لیے آیا۔ سلطان اس کی یتیمی کی وجہ سے گریہ

Marfat.com

بہت شفقت کرتا تھا۔ اس نے فرمایا کہ آج خزانے جا کر تو جو چاہے سے لے۔ وہ خزانے میں آیا، جواہرات وغیرہ دیکھ رہا تھا کہ اچانک قدم شریف کا نور نظر آیا اس نے صورت حال معلوم کی۔ غرض شہزادے نے کوئی چیز نہ لی اور واپس آگیا۔ سلطان نے فرمایا۔ تجھے کیا پسند آیا؟ اس نے عرض کیا! مجھے جو پسند آیا ہے ابھی لیکر آتا ہوں اور وہ قدم کو سر پہ رکھ کے لے آیا۔ سلطان حیران رہ گیا اور بولا! بابا میرے لیے بہت کیونکہ میں عمر رسیدہ ہوں۔ اگر تجھے یہ پسند ہے تو یہ شرط ہے کہ اگر تو پہلے مر جائے تو یہ دولت تجھے نصیب ہو اور اگر میں (پہلے) وفات پا جاؤں تو اسے میرے سینے پہ رکھ دیں، فتح خاں، رشید، عالی فہم اور عالی سعادت نوجوان تھا، بولا چونکہ پہلے غلام کا نام آپ کی زبانِ عالی سے ادا ہوا اس لئے مجھے امید ہے کہ یہ سعادت مجھے نصیب ہوگی کیونکہ یہ کہا جاتا ہے کہ جب سرورِ کائنات سواری کا ارادہ کرتے تھے تو ایک بوڑھی عورت سے دریافت کرتے تھے کہ فتح مجھے نصیب ہوگی یا میرے دشمن کو؟ بوڑھی عورت اسی لفظ مبارک کو نقل کر لیتی تھی اور جو کچھ زبانِ قدسی سے پہلے آتا وہی التماس کر دیتی۔ غلام بھی خداوند عالم کی بات کو اپنے حق میں نقل کر رہا ہے۔ سلطان نے سوچا کہ میں بوڑھا ہوں اور وہ جوان ہے، اب یہی عہد درمیان رہے، دیکھیں پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے؟ چنانچہ اسی شرط پہ قرار ہو گیا۔ کسی سبب سے فتح خاں فوت ہو گیا، سخت ماتم ہوا اور وعدے کے مطابق سرورِ عالمیانؐ کا قدم اس کے سینے پہ رکھ دیا گیا۔ سرکار میں جو کچھ تبرکات تھے وہ بھی اس کی قبر میں رکھ دیئے گئے۔ مسجد، مدرسہ عالی، وسیع کنواں اور عمارت کا حصار بنانے کا حکم ہوا اور بادشاہ کی سرکار میں جتنا بھی آب زم زم تھا وہ اس جگہ ڈال دیا گیا۔ ایک پتھر کا برتن بنایا گیا۔ اس میں دس من مصری ڈالی جاتی اور لوگوں کے لیے بہت سا کھانا مقرر کر دیا گیا اور بادت گاؤں اور زرریح خاص کا باغ جس میں مختلف قطعات شامل ہیں جن میں سے بعض کی تفصیل فرمانِ فیروزی میں ہے، وقف

Marfat.com

کردیئے گئے۔ وقف نامہ پر مہر اور علمائے عظام و مشائخ کرام، قضات اسلام اور رئیسانِ ممالک کی سندیں لگا کر ماہ صفر ۷۶۹ھ میں اسے تیار کیا گیا اور خادموں کے سپرد کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں قطب عالمیاں مخدوم جہانیاں نے دوسری جگہ علیحدہ دستخط کئے ہیں۔ سلطان فیروز تغلق نے اس پر اپنے دستخط کئے۔ مولانا شاہ امین نامی ایک حافظ اور عالم عامل کو جو شہزادے کے استاد تھے اس کی والدہ کے التماس کے مطابق اس جگہ کا مدرس اور متولی مقرر کیا گیا اور یہ حکم ہوا کہ آمدنی متفقہ طور پر باہم تقسیم کیا کریں اور خدمت گاری کے لوازم بجا لائیں۔ اس کے بعد سلطان فیروز تغلق ۲۳ سال زندہ رہا۔ آخر ۱۳ رمضان ۷۹۰ھ کو اس کا انتقال ہو گیا اور وہ حوض کے کنارے دفن ہوا۔ بعض تاریخ میں فتح خاں کو فیروز شاہ کا اصلی بیٹا لکھا گیا ہے۔ چنانچہ فیروز شاہ تغلق کے بعد فتح شاہ کا لڑکا چند دن بادشاہ رہا تھا۔ یہ تغلق شاہ غیاث الدین تغلق شاہ اور محمد تغلق شاہ کے سوا عادل مشہور رہے۔ واللہ اعلم

قدم شریف تیسرے دروازے پر جو نقار خانے سے متصل ہے آب زر سے لکھا ہوا۔ درگاہ شریف کے حجرے کے دروازے کی پیشانی کے اندر لکھا ہوا:

رہی گم رہاں رہنمای محمد — ہدایت دہندہ ہدای محمد
خوش آں مدرسہ معتبر بارگاہے — کہ دروی نباشد ثنای محمد
شکستہ دلاں را شدہ مرہمی — دل دردمنداں دوای محمد
عرش گشتہ در زیر پای رسول — برای کو شدہ خاکپای محمد
منم از سگان سگ کوی او — شدہ شیرواں از گدای محمد

عرف شیرواں خاں ابن ریحان خاں عابشی ارلی بود۔ تاریخ بست و دوم

لہ خدای۔ آرکائیوز

Marfat.com

ربیع الثانی این ابیات را در تحریر آورده ۱۰۸۲ھ

قدم مبارک کے گرد سنگِ مرمر کا کٹہرہ حوض کی مانند لگا ہوا۔ مزار کے حوض میں شیر و شکر، گلاب اور پھولوں کا پانی رہتا ہے۔ یہ پانی لوگ بطور تبرک پیتے ہیں:

اے نعمت آسی کے پیئے نجات ہے　　پانی قدم شریف کا آبِ حیات ہے

دہاں بزرگوں کی قبریں ہیں۔ اس کے باہر مسجد سے متصل ایک بنگلہ۔ اس کے اوپر لکھا ہوا: علاتانی بنگلہ سے متصل مزار ہے۔ قبر پر املی کا پیڑ ہے اس پیڑ کی شاخوں پر عورتیں کانچ کی چوڑیاں لٹکا دیتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حاجتمند مراد مانگتا ہے۔ اگر عنایت الٰہی سے اس کی مراد پوری ہو جائے تو انکی نیاز کے لیے کھانے کا جوڑا اور چوڑی کا جوڑا لایا جاتا ہے۔ نقار خانے سے متصل شاہ عبد اللہ بخاریؒ کا مزار ہے کوٹلہ کے باہر شہر کی جانب فیروز کا تالاب، مسلمانوں کا قبرستان، مدرسہ خانہ اور کالی مسجد، قدم شریف کا احاطہ شاہجہاںؔ کا بنوایا ہوا ہے۔ اس کے اندر لکھا ہوا: لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ماہ ربیع الاول کی پہلی تاریخ سے بارہویں تک لوگ شہر اور نواحی علاقوں سے بڑی تعداد میں اس درگاہ میں آتے ہیں۔ فقرا اطراف و جوانب کے علاوہ دور دور سے آتے ہیں اور بارہ دن تک آتے رہتے ہیں اور عقیق کے نگینے وغیرہ بیچتے ہیں۔

اجمیری دروازے سے متصل نواب غازی الدین خاں کا مدرسہ۔ اس کے عقب میں نواب امین الدین خاں اور ان کے لڑکے نواب قمر الدین خاں وزیر محمد شاہ کا مقبرہ ہے۔ سنگِ مرمر کے چبوترے پر دو قبریں ہیں۔ نواب امین الدین خاں کی قبر کے تعویذ پر اوپر کو چاروں طرف لکھا ہوا:

لہ دل: آرکائیوز　　　ےہ شاہجہاں: آرکائیوز

Marfat.com

ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر۔ سبحان اللہ عما یشرکون ہو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ یا ارحم الرحمن الرحیم یا ذی الجلال والاکرام یا رفیع یا شفیع یا سمیع یا کریم یا علیم یا حلیم اللہم اغفر اغفر ذنوبی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض الذی عندہ یشفع الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیٔ علم الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما وہو العلی العظیم۔ یحیی ویمیت۔

سرہانے کے پہلو پر: اللہم اغفر لی ذنوبی۔ دونوں پہلوؤں پر آیت الکرسی لکھی ہوئی۔

بخاک تیرہ ہستی کہ نخست رنگ ثبات
چہ اعتماد کند کس بگردش ایام
امین دین محمد کہ مہر رایت او
گرفت ہمچو خور از صبح شرق تا در شام
چو روح طیب او شد رواں بخلد بریں
گرفت جا چہ عزیز ال لصدر بزم کرام
خرد بسال وفاتش بیان واقع گفت
وزیر شاہ نشاں بود حامی اسلام

دستور زمانہ اعتماد الدولہ — آراستہ دیں سوی خلد بشتافت
روحش برحمت الہی پیوست — پیوستہ برحمت است تاریخ وفات

خداوندا بہ تعظیم پیمبر
بہ بوبکر و عمر عثمان و حیدر

Marfat.com

بخاتونِ پیمبر یاد و فرزند
بہ بخشاید بایں در روز محشر
کتبہ محمد افضل غفر لہ

سرہانے کے پہلو پہ: اللهم اغفر لی ذنوبی۔ دونوں پہلوؤں پر آیۃ الکرسی لکھی ہوئی۔

اس کے آگے انگشت فروشوں کی منڈی، جناب مولوی فخرالدین صاحبؒ کا مدرسہ جہانگیر گنج میں بقالوں کی دکانیں، ٹیک چند کی دوکان، پان کی منڈی اور بادشاہی سپاہیوں کے پہرے کی عمارت ہے۔ اس کے بعد جہانگیر گنج کا دروازہ اور اس کے باہر فتح شاہ گنج ہے جو پہاڑ گنج کہلاتا ہے۔ وہاں ذریعہ بلان، شکر تری کی منڈی، صابن کی منڈی، گڑ کی منڈی اور دوسری چیزیں ہیں۔ بقالوں کی دوکانیں، کشن چند صراف کی دوکان اور دوسرے اہل حرفہ کی دوکانیں، باؤلی، تھانہ پولیس سرکار متعلقہ سرائے بسنت جو تھانے کے سپاہی روپ چند پنڈت کی کوشش سے صاحب عدالت کے حکم کے مطابق میری معرفت اینٹ اور گارے سے اب تیار ہوئی ہے۔ اس سے متصل کچی گڑھی ہے۔ چنانچہ یہ اپنے زمانے میں وہاں کچہری کروڑہ ہوا کرتی تھی، محلہ ملوکہ[1]، محلہ کھاتی لدو[2]، کٹڑہ باسدیو، کٹڑہ زنجبیل وغیرہ محلے، پھاٹک مصری خاں جہاں رعایا کا مسکن ہے حضرت سید حسن رسول نماؒ کی درگاہ شریف میں ۲۲ شعبان کو ان کا عرس ہوتا ہے۔ ان کی درگاہ کے احاطے کے سرہانے کی دیوار پر یہ لکھا ہوا:

حسن رسول نما افتخار آل حسین   اویس قرنی ثانی و ثالث حسنین
سنہ ۱۱۰۳ھ

اس کے عقب میں شمال کی جانب فقیر کا تکیہ، پنچکوئیاں، موتیا کھان کا

۱۔ بلبولہ - آرکائیوز   ۲۔ گیانی آرکائیوز

Marfat.com

راستہ اور پہاڑی۔ پہاڑی پر محل ہے جو محل بولا کے نام سے مشہور رہے مگر غلط العام میں اسے بھولی بھٹیاری کا محل کہتے ہیں۔ بعض تواریخ میں اسے دیولی دانی کا محل لکھا گیا ہے اور اس کا قصہ کتابوں میں مشہور رہے۔ وہاں بھادوں کے مہینے کے شروع میں تیج کے روز سلونوں کی چھڑیاں گاڑی جاتی ہیں اور شہر کے لوگ سیر کے لیے آتے ہیں اور غا کیدیوں کے لال بیگ۔ گوگا اور جوگیوں کی چھڑیاں ایستادہ کی جاتی ہیں۔ دو تین دن تک لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ وہاں سے جنوب کی طرف گلابی باغ جہاں روزگار پیشہ بجاتی رہتے ہیں۔ اس کے آگے محمد یار خاں کا باغ اور پہاڑ کے دامن میں تال کٹورہ کی شاہی آبادی۔ وہاں سے جے سنگھ پورہ کی آبادی۔ اس کے نواح میں پارس ناتھ کا مندر ہے جو سراوگیوں کی پرستشگاہ ہے۔ اسے شگنچند مہاجن نے بنوایا تھا۔ من پدھارت[1] کا تالاب، شرقی جانب آبادی، جس کا حال لکھا جا چکا، ہنومان جی کا مندر، باولی چوکی سایہ، جنتر منتر کی عمارتیں جنہیں اعلیحضرت فردوس آرام گاہ محمد شاہ نے بنوایا تھا۔ جنتر منتر سے متصل ہندوؤں کی پرستشگاہ ہے جہاں سال میں دو مرتبہ تین تین دن تک ششماہی میلہ لگا کرتا ہے اور شہر کی خلقت آتی ہے۔ جے سنگھ پورے سے دو راستے گئے ہیں۔ ایک رکاب گنج کو طرف جہاں سکھوں کے گرو کا دہرہ ہے۔ مالچہ کا راستہ سرائے بسنت، محرم نگر، سرائے سنبھل، موضع بحواسن، چو موضع سرائے اللہ وردی، ضلع گوڑگانواں جہاں کمپنی کی فوجوں کی چھاؤنی ہے اور دہلی سے بارہ کروہ کے فاصلے پر ہے۔ اس سے آگے میر سرو کی گڑھی۔ وہاں سے دو کروہ کے فاصلے پر ضلع پٹودی، وہاں سے آدھ کروہ کے فاصلے پر پہوڈی وہاں سے تین کروہ کے فاصلے پر چھاؤنی کھاندا اور اس۔ جنوبی ضلع کے صاحب عدالت کا بنگلہ، صاحبانِ عالی شان کی دوسری کوٹھیاں اور انگریزی پلٹن کی چھاؤنی۔

---

[1] اندھارت : آرکائیوز

Marfat.com

جے سنگھ پورہ سے دوسرا راستہ خواجہ صاحب خواجہ قطب الدین کی طرف جاتا ہے۔

ترکمان دروازے کے باہر سے: شہر پناہ کی فصیل کے نیچے مقبرہ علی شاہ اور شاہ نظام الدین کا باغ جواب ویران ہے۔ خواجہ ناصرؒ اور خواجہ میر دردؒ کا مقبرہ ہے۔ خواجہ ناصرؒ صاحب کے مزار کے سرہانے کی دیوار پہ اس صورت میں کندہ ؎

یا ناصر
یا ناصر یا ناصر یا ناصر یا ناصر
یا ناصر یا ناصر یا ناصر
۱۱۰۶ھ

یا ناصر
یا ناصر یا ناصر یا ناصر یا ناصر
یا ناصر یا ناصر یا ناصر
۱۱۰۶ھ

اللّٰھم صلی علی محمد وآل محمد وبارک وسلم

محبوب خدا خواجہ محمد ناصر — حق راہنما خواجہ محمد ناصر
ہادی و شفیع و دستگیر ہمہ ما است — در ہر دو سرا خواجہ محمد ناصر

اللھم انصر من نصر دین محمد۔ امیر المحمدین الخالصین ناصر الملۃ والدین محمدی المتخلص بہ عندلیب علیہ التحیات۔ ولادت ۲۵ شعبان وارث علم ابائین ہوئی سنہ ۱۱۰۵ رحلت یوم قتنیہ معیہ العصر ع قریب شام دوئم ماہ شعبان ہجر شریف ۶۲

نوزدہم ذیقعدہ روز سہ شنبہ ۱۱۳۳ھ عمر شریف ۶۶ رحلت ۲۴ صفر یوم جمعہ قبل صبح صادق۔ طغرا یا ناصر اید نا اللہ بنصرہ سرک وقد سنا بہر کہ برک صبر

خورشید ضمیر خواجہ میر درد است | ہم بدر منیر خواجہ میر درد است
ہم میر و فقیر خواجہ میر درد است | ہم مرشد و پیر خواجہ میر درد است

رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنا رضا امین

خواجہ میر اثرؔ کے سرہانے کا کتبہ:

از بسکہ غلام خواجہ میر یم اثر | زیر اقدام خواجہ میر یم اثر
از رحمت حق زندہ جاوید شویم | ہر گاہ بنام خواجہ میر یم اثر

انا للہ و انا الیہ راجعون ۱ دیں خانہ رضوان و بلغایہ را اعوعلی

مقبرے کے سرہانے کی جانب سرخ پتھر کی لوح پر کھدا ہوا۔ عملِ اصغر

ایں ارض مقدس است بس پاک بود | رشک عرش و نجوم افلاک بود
از بس زکرم داشتہ تشریف شریف | نقش قدم صاحب لولاک بود
حسن البشر بخصالہ | صلوا علیہ و آلہ
رفع القدر بکمالہ | شرف البصر بجمالہ

مسجد کی محراب پر لکھا ہوا: عدیل قبلہ حقیقی کعبہ تحقیقی ۱۲۱۴ سنہ

ترکمان دروازہ اور دلی دروازے کے درمیان باہر کی طرف مقبرہ نواب غازی الدین خاں، خواجہ سلطان کی حویلیاں، رجی کی باؤلی، حمام اور تکیہ ڈوگر کا بود ایک گنبد کے کھنڈروں میں ہے۔ اس میں بہ شیخ محمد علی کی قبر اسے تکیہ ڈوگر کے نام سے مشہور کر دیا ہے اور مکانات کو مہندیوں کے نام سے اور قبرستان مشہور

---

۱ برضا نہ راضون۔ قلمی ۲ راجعون۔ آرکائیوز
۳ محذوف۔ قلمی

Marfat.com

ولی اللہؒ صاحب جو حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے والد ماجد تھے اس کے ساتھ ہی مولوی
رفیع الدین صاحب، مولوی عبدالقادر صاحب رحمتہ اللہ علیہم کے مزارات، صاحب
عدالت فوجداری کا مجوزہ جیلخانہ، پرانی دہلی کا لال دروازہ۔ اس سے متصل کوٹلہ فیروز
شاہ جہاں پتھر کی ایک لاٹھ گڑی ہوئی ہے۔ اس پر حروف کھدے ہوئے ہیں جنہیں
اس علاقے میں کوئی نہیں پڑھ سکتا۔ اس کے علاوہ شاستروں کے حروف بھی ہیں
ان کا صرف اس قدر ترجمہ ہو سکا:۔

سری بکر ماجیت سمبت ١٢٢٠ / ١٢٠٢ بیاکھ سدی پندرس، روز دوشنبہ سوم
دن لکھی بشن داس نراین شاہ بہادر معین الدین کیخود او عمر دراز مقیاس صرف

حرف اس طرح لکھے ہوئے ہیں:

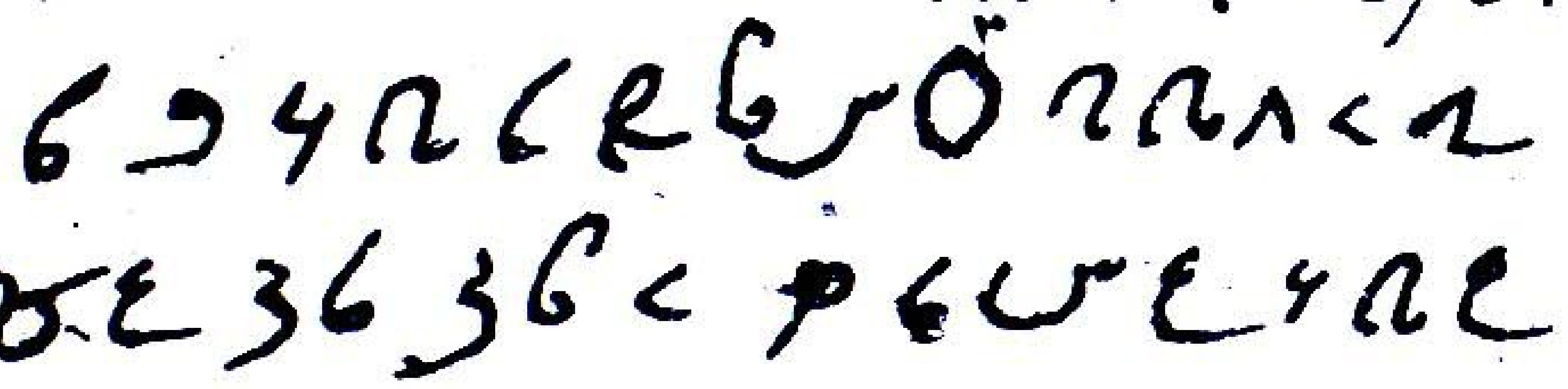

ان پتھروں کی حقیقت جو فیروز شاہ کی لاٹ کے نام سے مشہور ہیں اس طرح
ہے کہ کمایوں پہاڑ کے پاس جو ہندوستان کے شمالی پہاڑوں میں سے ہے یہ دونوں
پتھر پڑے ہوئے تھے۔ ہندوؤں کا کہنا یہ ہے کہ ان کے ایک اوتار جن کا نام معلوم
نہیں، ان پتھروں کی پرستش کے لیے جاتے اور دور دراز علاقوں سے ہر دوار
کے میلے کے طور پر جمع ہوتے تھے اور ان کا کہنا تھا کہ اگر کسی نے ان پتھروں کو اٹھایا
یا ہلا دیا تو قیامت آجائے گی۔ فیروز شاہ نے یہ حال سن کر اس بات کو غلط ثابت
کرنے کے لیے دونوں پتھروں کو زمین میں زلزلے کے جھٹکے پیدا کر کے جگہ جگہ سے
توڑ دیا اور دوسرے کو کوٹلہ میں جہاں وہ اب موجود ہے نصب کر دیا۔ اس
بادشاہ کے عہد تک گھڑیال کا رواج نہ تھا۔ اسے فیروز شاہ نے منگوا کر شروع
کرایا۔ مقیاس بھی نہ تھا جس سے سورج کی کرنوں کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

Marfat.com

اس کے آگے ریتی میں حویلی جہابت خاں۔ وہاں سے گمٹی خضر خاں۔ مشرقی جانب مقبرہ شیخ محمد۔ اس مقبرے کے دروازے پر لکھا ہوا ہے:

قطب زمانہ[1] شیخ محمد ازیں سرائے ۔ برداشت دل شتافت سوی عالم بقا

تاریخ فوت او در[2] وصالِ حق ۔ گفتا وصال عاشق و معشوق اکرما

وہاں سے ایک کروہ کے فاصلے پر پرانا قلعہ ہے جس کی بنیاد بابر بادشاہ کے عہد میں پڑی اور تکمیل ہمایوں بادشاہ کے عہد میں ہوئی۔ اس کا نام دین پناہ ہے۔ اس میں شیر شاہ کے زمانے میں بھی کوئی چیز تعمیر ہوئی۔ وہاں مسجد کے باہر ایک برج ہے جسے لوگ شیر منڈل کہتے ہیں مگر وہ شیر منڈل نہیں ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ ہمایوں بادشاہ نے ستارہ سہیل اور دوسرے ستارے دیکھنے کے لئے بنوایا تھا۔ چنانچہ ایک روز وہ ستارہ سہیل دیکھنے کے لئے چھت پر چڑھا تھا کہ مغرب کی آذان کان میں پڑی۔ آذان کی تعظیم کے لئے اپنے عصا اور ہاتھ پر زور دے کر اٹھنا چاہتا تھا کہ اچانک جو ساتی جو وہ پہنا ہوا تھا۔ اس کے پیر میں الجھ گئی۔ وہ چھت سے گرا اور مر گیا۔ چنانچہ اس کی یہ تاریخ وفات مشہور ہے: ہمایوں بادشاہ از بام افتاد۔

قلعہ میں جو جامع مسجد ہے اس میں پانچ در ہیں۔ جنوب کی سمت کے در پر سورۃ الملک آخر تک خط ثلث میں کھدی ہوئی۔ دوسرے در پر جو درمیان میں ہے اور دونوں جانب کے دروں سے بڑا ہے۔ سورۃ انا فتحنا لکھی ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم

تیسرے در پر شمال کی جانب سورۃ مزمل آخر تک لکھی ہوئی ہے۔ مسجد کے اندر پانچ محرابیں ہیں۔ پہلی محراب کی پیشانی پر سورۃ بقرہ یومنون تک اور سورۃ اذا

---

۱ ال ۔ قلعہ

۲ او در کے بجائے اندر: قلمی

Marfat.com

الذی آخر تک ۔ محراب کے اندر کی طرف :

بسم اللہ الرحمن الرحیم قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتذل من تشاء وتعز من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیٔ قدیر۔ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لایعلمون۔

دائیں پہلو پر لکھا ہوا : یا فتاح ۔ بائیں پہلو پر یا اللہ

دوسری محراب کی پیشانی پر سورۃ جمعہ خط ثلث میں انکم تعلمون تک ۔ اور دوسری محراب کے اندر کی طرف خط ثلث میں اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ۔ اس کے نیچے ۔ الملک اللہ اور کلمہ طیب خط کوفی میں لکھا ہوا :

الملک لاالہ اللہ لمصرف الملک ۔ اللہ سبحان اللہ

اس کے نیچے سورۃ اخلاص اور کلمۂ طیب لاالہ اللہ محمد الرسول اللہ ۔ اس کے نیچے لکھا ہوا :

تا جہاں آباد باشد ایں جہاں آباد باد ‌ ‌ ‌ خلق عالم اندراں ہم خورم وہم شاد باد

دونوں پہلوؤں پر اسم اللہ او تیسری محراب کی پیشانی پر سورۃ یٰسین اول مبین تک ۔ محراب کے اندر کی طرف : لہ مافی السمٰوات وما فی الارض وان اللہ وامافی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی شیٔ قدیر۔

اس کے نیچے سورۃ فاتحہ : اس کے نیچے کلمۂ طیب اور دونوں طرف اسم اللہ گنبد کی چھت کے درمیان میں سونے کا پیالہ لٹکا ہوا ۔

چوتھی محراب کی پیشانی پر سورۃ انا فتحنا آیۃ سبلا نجا جا لکھی ہوئی ۔ اندر الملکہ یا فتاح اس کے نیچے لمسجد اسس علی التقویٰ من اول یوم احق ان تقوم فیہ ۔ فیہ رجال یحبون ان یتطہرا ت اللہ یحب المطہرین وبعدہ شہد اللہ ان انہ لاالہ الا ھو الملکۃ واولو قائماً بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم ان الدین عند اللہ الاسلام۔

Marfat.com

اس کے نیچے سورۃ الانعام آیۃ الیھم تمترون ۔ اس کے نیچے آیۃ الکرسی ھو العلی العظیم تک ۔ اس کے نیچے طغرای الملک للہ ۔ اس کے بعد کلمۂ طیب ۔ خط کوفی میں لکھا ہوا ۔ سبحان اللہ ۔ اس کے نیچے سورۃ اخلاص اور اس کے نیچے یہ رباعی ۔

الٰہی رحم کن کالودہ گناہیم — بخونِ دل جگر پالودہ گناہیم
بما راہ ہدایت را پدید آر — کہ ما در کار خود گم بودہ گناہیم

اس کے نیچے کلمۂ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اس کے نیچے دونوں پہلوؤں حسبی اللہ ۔

پانچویں محراب کی پیشانی پر لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعا آیۃ والارض وھو العزیز الحکیم ۔ اس کے نیچے سورۃ الم ترکیف آخر تک ۔ محراب کے اندر کی طرف قل یا ایہا الکافرون آخر تک ۔ اس کے نیچے لا الہ الا اللہ ۔ ابراہیم خلیل اللہ یا اللہ یا فتاح

اس قلعہ (پرانے قلعے) کے مشرق کی طرف آدھے کروہ کے فاصلے پر باغ نواب سید میر خاں ولد شاہ نظام الدین سے متصل مقبرہ ہے جو سندری کہلاتا ہے ۔ گنبد پر یہ شعر خط ثلث میں کندہ ہوا ہے ۔

صورت قبرم ز بعد مرگ ویراں خوشتر است — نامرادِ ہمچو من با خاک ویراں خوشتر است

یہ مقبرہ چغتائی شہزادوں کا ہے ۔

اسی (پرانے قلعہ) کے مغرب میں مسجد جو اکبر بادشاہ کی انکہ کی بنوائی ہوئی ہے درمیانی در پر خط ثلث میں کندہ ہوا : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ آیۃ سبحان الذی آیۃ الکفرون تک ۔ اس کے نیچے اسی در کی محراب کے اندر کی طرف یہ تاریخ کندہ :

بدوران جلال الدین محمد — کہ باشد اکبر شاہ زمن عادل
چو ماہم بیگم عصمت پناہی — بنا کرد ایں بنا بہر افاضل
ولی شد ساہی ایں بقعہ خیر — کہ شد تاریخ او خیر المنازل
۶۷۹

Marfat.com

زہی خیریت ایں منزلِ خیر — کہ شد تاریخ او خیر المنازل
۹۷۹

دونوں پہلوؤں پر کلمہ طیب دائرے میں لکھا ہوا۔ مسجد کے اندر پیش امام کے
کھڑے ہونے کی جگہ پر : ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ ہو الرحمٰن الر
آیۃ الکرسی آخر تک اور دونوں طرف الملک اللہ۔

وہاں سے شاہجہان آباد کی سمت میں سڑک جو رستہ رڈہ کے نام سے مشہور ہے
وہاں فاطمہ سام کا مزار، مرزا نور الدین ملک ماہراں پرانی دہلی کے لال دروازے کے
متصل ہے اور اس کی تاریخ وفات ۱۸ ماہ جمادی الآخر ۶۸۱ / ۶۸۲ھ شیخ حسن طاہر کا مزار
ان کی وفات ۹۲۴ / ۹۰۴ھ میں۔

شیر منڈل سے ملا ہوا۔ شاہ محمد جمالی کا مزار، ان کی تاریخ وفات ۹۵۴ / ۹۲۴ھ
شیخ حسن جن کا مزار اس دروازے کے قریب ہے جس کا ذکر ہو چکا (لال دروازہ
ان کی تاریخ وفات ۹۶۷ھ۔ اسی دروازے کے قریب ابو بکر طوسی حیدری کا مزار،
ان کی تاریخ وفات ۸۷۰ھ مردان خاں حبشی کی قبر پرانی دہلی میں۔ خواجہ قطب الدین
سے کشمیری دروازہ کے مقابل فرید آباد[1] تک دہلی دار الخلافہ کہلاتی ہے۔ قلعہ (پرانے
قلعہ) سے متصل حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہٗ العزیز ایک مسجد
اس کے دروازہ پر یہ تاریخ کھدی ہوئی۔

در زمان شہ غریب نواز — داورِ دیں پناہ پاک نفس
شاہ انجم سپاہ شاہجہاں — کہ جہاں را از وست زینت و بس
بندہ خاص خان[2] والا قدر — مکرمت[3] خاں مربی ہر کس

---

[1] فیروز ۔ قلعہ — [2] جاں ۔ آرکائیوز
[2] جنتار ۔ آرکائیوز — [3] برکت ۔ آرکائیوز

Marfat.com

بختیار فرشتہ طینت ساخت ‏ مسجدی ہمچو گنبد اطلس
برآمد از غیب سال آغازش ‏ خانہ کعبہ قبلہ اقدس

۹۵۰ھ

اس سے ملا ہوا شہزادیوں کا مقبرہ جو لال بنگلہ کہلاتا ہے۔ اس کے آگے گرا ہوا دروازہ۔
ہاں سے غیاث پورہ دہلی جہاں حضرت نظام الدین اولیا اور امیر خسرو رضی اللہ تعالیٰ
نہم کے مزار ہیں اور افغانوں اور اس وقت کے سرداروں کے مقبرے ہے درگاہ۔
کے احاطے کے دروازہ پر سونے کے پانی سے لکھا ہوا : شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را
اس کے اندر باؤلی اولیا ممدوح کی بنوائی۔ اس کے اوپر دروازے سے
ملا ہوا ایک گنبد جس پر چینی کا کام ہے۔ اس کے اندر چینی کے کام سے لکھا ہوا۔

وفاداران وفاداری نہ این بود ‏ بیاران شیوہ یاری نہ این بود
مرا از دل بروں افگندہ رفتی ‏ میان خاک و خون افگندہ رفتی
عجب خاری شکستی در دل من ‏ کہ بیروں ناید الا از گل من
زدی آتش بخاشاک وجودم ‏ ازاں پیچاں رود بر چرخ دودم
بدردمن کسی نکشادہ دیدہ ‏ بلی از دیدگاں آتش چکیدہ

رباعی

از تو بر دلم ملال است و ملال ‏ یعنی تو خوش باشی و خوش وہمہ حال
باشد کہ بحال خوش رسم از دنبال ‏ شاید کہ رسم ہم ز خیالت بوصال

رباعی

دل در کرم کریم بستم رفتم ‏ راندل خود بکس نگفتم رفتم
مرغی بودم ادر ستجہاں ادر قفسی ‏ اینک قفس جہاں شکستم رفتم

۹۲۱ھ

لہ مختار - آرکائیوز

محمد شاہ کی بیوی کے قبر کے تعویذ کے اوپر کی طرف جو رواتی نما سنگ مرمر کے گنبد میں ہے یہ لکھا ہوا:

یا اللہ یا رحمٰن یا ملک یا قدوس یا سلام یا مومن یا مہیمن یا عزیز یا جبار

تعویذ کے مشرقی پہلو پر: یا متکبر یا خالق یا باری یا مصور یا غفار یا قہار۔ یا وہاب یا رزاق یا فتاح یا علیم یا غنم یا غفور یا شکور یا کبیر یا حفیظ یا مغیث یا علی یا جلیل یا کریم یا رقیب یا واسع یا مجید یا حکیم یا باعث یا شہید یا حق یا وکیل یا قوی یا متین یا حمید یا ولی۔

مغربی پہلو پر: یا معید یا محی یا مبدی یا مخفی یا مقدم یا موخر یا حی یا قیوم یا واجد یا احد یا صمد یا قادر یا مقتدر یا اول یا آخر یا ظاہر یا باطن یا والی یا متعالی یا برّ یا تواب یا منعم یا منتقم یا رؤف یا ملک الملک یا ذوی الجلال یا والاکرام۔ یا جامع یا غنی یا مانع یا نافع یا بدیع یا ضار یا وارث یا صبور یا رشید یا صادق یا مغنی یا معطی یا باقی یا ہادی یا غفور یا ستار۔

تعویذ کے نیچے کی طرف یہ شعر لکھا ہوا:

سال تاریخ فوت او جستم — از دل صاف سر پاک سرشت

بائی کوکلای بنت ملایم خاں ۱۰۰۸ھ

تعویذ کی پیشانی پر: اللہ باقی۔ اس کے نیچے آیۃ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لاتقنطوا من رحمت اللہ آیتہ ہوالغفور الرحیم تک۔

مسجد حضرت نظام الدین اولیاء کا کتبہ:

پہلے در کی پیشانی پر شمالی سمت میں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی آیت وکان امر اللہ مفعولا تک۔

Marfat.com

مسجد کے بڑے در کے درمیان میں ایک جالی کی محراب ہے اس پر آیۃ قل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق وجعل لی من لدنک سلطانا النصیرا۔ بڑے در کی پیشانی پر جو ریخ میں ہے سورۃ الرحمن تا فی الیحر کالاعلام فبای الای ربکما تکذبان اس کے نیچے محراب میں لکھا ہوا: یا بسم اللہ قل اللھم مالک الملک تا آیتہ ترزق من تشاء بغیر حساب۔ پہلو کی جالی پر جنوب کی طرف بسم اللہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو العلیم العزیز الحکیم تک۔ اسکی پہلو پر حضرت نظام الحق والدین کی تاریخ وفات کندہ:

نظام دو گیتی شہ ما وطین — سراں دو عالم شدہ بالیقین
چو تاریخ فوتش بجستم زغیب — ندا داد ہاتف شہنشاہ دین

تیسرے در کی پیشانی پر سورۃ انا فتحنا آیۃ وکان اللہ علیما حکیما تک شد ۷۲۵ھ

گنبد کے اندر ۱۶ دائروں میں کلمہ طیبہ کندہ۔ اس کے نیچے دائرے میں حق تعالیٰ کے ۹۹ نام خط ثلث میں کندہ:

ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المومن المہیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق الباری المصور الغفار القہار الوہاب الرزاق القابض العفو الستار الباسط الحافظ۔

اس کے نیچے ہر محراب کے گرد پیش امام کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے سورۃ انعام کے چار رکوع آیۃ فکشف ماتدعون الیہ ما تشرکون تک لکھی ہوئی ہے اس کے نیچے سورۃ الملک آیۃ وبئس المصیر تک۔ اس کے نیچے پیش امام کے کھڑے ہونے کی جگہ محراب کے در پر خط ثلث میں کندہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین فیہ آیات بینات مقام ابراہیم ومن دخلہ کان امنا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین قل یا اہل الکتاب لم تصدون عن سبیل اللہ من امن تبغونہا عوجا وانتم شہداء وما اللہ بغافل عما تعملون۔

Marfat.com

اس کے نیچے سورۃ انا انزلنا آخر تک اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ محراب کی پیشانی پر شمال کی جانب سورۃ اخلاص۔ اس کے نیچے حدیث شریف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی مسجدا بنی اللہ بیتا فی الجنۃ مثلہ گنبد کی چھت کے بیچ میں سونے کا کٹورہ لٹکا ہوا ہے۔ اس مسجد میں مغربی دیوار سے ملحق ایک شگاف زمین میں ہے جس میں سے ہوا آتی ہے اس ہوا کو بہشت کی ہوا کہتے ہیں۔

درگاہ نظام الدین اولیا کے گنبد کے اندر کا کتبہ :۔ سرہانے کی لوح پر سونے کے پانی سے لکھا ہوا کلمہ طیب : لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

شاہ کہ در روضۂ حضرت غوث الانام — از پئے تعمیر شد خان فلک احتشام

مہر نسب زا شرف اوج شرف زا شہا — سید عالی نسب میر فلک احترام

بانی او ہاشمی ساعی او ہاشمی — آنکہ بدوران او ہست سخن را نظام

از پئے تاریخ او چوں متفکر شدم — کلک خسرو زد رقم جائے گہ خاص و عام

روی بدرگاہ او آر فریدون بصدق — شاید ز الطاف پیر کار تو گردد تمام

کاتب حسین احمد چشتی

قال سبحانہ تعالیٰ لا الہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیء سمیع العلیم تک۔ اس کے نیچے :۔

اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر

ے پروردگار : آرکائیوز۔

Marfat.com

کان مشہوداً ومن الیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق وجعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً ۔

راقی صدر کار کی تاریخ جو مزار شریف میں ایستادہ ہے ، صدر لکھی ہوئی ۔

عرش در پای چار قایمہ اش — چار تکبیری محابا کرد
ہر کہ رخ از مقام او تابید — پشت بر کعبہ معلی کرد
آنکہ رو در سجود او آورد — رخ چو آئینہ مصفا کرد
خاکروبی مقامش از پانی — نی تواں کار صد مسیحا کرد
سال تاریخ ایں بنا جستم — قدر شیخ عقل القا کرد
قدر بانی او رفیع کشاد — آنکہ ایں ہفت سقف خضرا کرد

سنگ مرمر پر بلندی کی جانب لکھا ہوا :

جو ہو وے خادم نظام الدین کا دل سے قریب — اس کے تئیں ہو تا ہے ہاتھ خسروی جگ میں نصیب
خادمی کی ہمتی عزیز الدین نے باصدق و یقیں — تاج شاہی ہند کا مجھ کو دیا ہے عنقریب
مرض دل انگار میرے کا وہ صحت بخش ہے — نے غذا و نے دعا و نے دوا و نے طبیب
ابن پریشاں حال ہے خلق پر جو حق — فضل کر تعمیر دار دل پر جو تم تو ہو حبیب

[illegible] نظام مہوشیار علی خاں ۱۱۶۹ھ

نظام گردش کے دروں پر سرہانے کی جانب سنگ مرمر پر یہ عبارت کندہ :

[illegible] آزاد [illegible] — [illegible] خسروی : آزاد [illegible]
[illegible] اسم [illegible] : " — [illegible] ہے اب [illegible] [illegible]

Marfat.com

در عہد عالی حضرت صاحبقران ثانی احقر العباد خلیل اللہ خاں ابن میر میران الحسینی بعنایت الٰہی کہ حاکم شاہجہاں آباد بود ایں ایوان را بر در روضہ کہ مرتب نمود فی سنہ ۱۰۶۳ بتاریخ ہیجدہم ماہ ربیع الثانی سنہ ۷۲۵ ہجری روز چہار شنبہ وفات حضرت نظام الدین اولیاء گردیدہ:

درگاہ کے احاطے میں پیچھے کی جانب مزار شریف کے سامنے دو حجرے سنگ مرمر کے ایک حجرے میں محمد شاہ بادشاہ اور اس کی ماں کی قبریں۔ تعویذ کے پتھر پر خط ثلث میں آیۃ الکرسی، تعویذ کے سینہ پر کلمہ۔ بادشاہ کی ماں قدسیہ بیگم کے تعویذ پہ کندہ:

یا ایہا الذین آمنوا ذکروا لعلکم تفلحون و قال اللہ تبارک و تعالیٰ قل یا عبادی الذین آیۃ الغفور الرحیم تک۔

دوسرے حجرے میں، میں شاہجہاں کی بیٹی اور عالمگیر کی بہن جہاں آرا بیگم کی قبر۔ سرہانے کی لوح پر لکھا ہوا۔ ھو الحی القیوم۔

بغیر سبزہ نپوشند کسی مزار مرا   کہ قبر پوش غریباں ہمیں گیاہ بس است

الفقیرہ الفانیہ جہاں آرا مرید خواجگان چشت بنت شاہجہاں بادشاہ غازی انار اللہ۔

دوسرے احاطہ میں، امیر خسرو کے مزار کا گنبد۔ ان کے مزار کے پہلے احاطے کے سرہانے کے پتھر پر خط نستعلیق میں کھدا ہوا:

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

زمین را از یں لوح شد سرفرازی   بدوران بابر شہنشاہ غازی
میر خسرو خسرو ملک سخن   آں محیط فضل و دریای کمال

Marfat.com

نثر او دیگر[1] از مسار معین — نظم او صافی تر از آب زلال
بلبل دستان سرای بے قرین — طوطی شکر مقال بے مثال
از پی تاریخ سال فوت او — چو نہادم سر بزانوی خیال
شد عدیم المثل یک تاریخ او — دیگری[2] شد طوطی شیریں مقال
زحرف وصل جانان سادہ آمد روح خاکستن — طریق سادہ لوحی بس نشان عشق پاک من — فرد

رباعی

سید مهدی خواجہ با جاہ و جلال — شد بانی این اساس بے تمثال[3]
گفتم سعی جمیل مہدی خواجہ — تاریخ بنای این چو کردند سوال

محررہ شہاب الدین المعمای الروانی:

گنبد کے اندر شرق کی طرف چاروں طرف سے لکھا ہوا:

اے خسرو بے نظیر عالم — با روضہ تو مرا نیاز[4] است
تعمیر نمودند ظاہر آن را — فیض ازلی ہمیشہ باز است
تاریخ بنائش[5] عقل گفتہ — با روضہ بگو کہ جای راز است

شمال کی طرف: قایل این کلام دبانی این مقام طاہر محمد عماد الدین حسن ابن سلطان علی سبزواری[6] سنہ ۱۱۰۱ ہجری غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ الکاتب عبد الغنی

یہ اشعار مغربی پہلو پر:

اے تربت عاشقی بجا مست — ورد[8] است زمان زمان ساعت

---

۱ دل گستر: آرکائیوز — ۲ نادر: آرکائیوز
۳ خیال: قلعہ — ۴ پیاز: "
۵ ستائیش: آرکائیوز — ۶ شیرازی: "
۷ وزد دست: قلعہ — ۸ چیاست: قلعہ

Marfat.com

سیر مسافت در دو عالم — واصل بمسافت دو گامت
شد سلک فرید از تو منظوم — زانست کہ شد لقب نظامت
صد جان لطیفت[1] و پاک اجرح — بگداختہ و سرشت نامت
سودا زدگان[2] عشق حق را — تسکین ز مفرح کلامت
درگاہ تو کعبہ دلا یک — پراں چو کبوتراں زبامت[3]
جاوید بقاست بندۂ خسرو — چوں شد بہزار جاں غلامت

جنوب کی طرف خسرو کے نام سے معمہ:

مرا نام نیک[4] است خواجہ عظیم — دو شین و دو لام و دو قاف و دو میم[5]
اگر نام یابی تو زیں حرف ہا — بدانم کہ ہستی تو مرد فہیم

اس کا کاتب شیخ فرید شکر گنج کا نواسہ ہے۔

سرہانے کی طرف سردیہ جہاں مرد بہ اکرام کی قبر ہے۔ حجرے کے دروازے پر لکھا ہوا:

اکرام ز لطف نور حق داشتہ خو — چوں ذرہ ز آفتاب دارد پرتو
آسود بپای خسرو رسید گفت — اکرام بیا سود بپائے خسرو
۱۲۱۶ھ

اس امیر کے مزار کے سرہانے ایک دوسرے احاطے میں چھت پر دو قبروں کے تعویذ۔ سرہانے کے پتھر پر کلمۂ طیب۔ اس کے نیچے آیت محمد الرسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار آخر تک۔ عظیم وشہد اللہ انہ لا الٰہ الا اللہ والملائکۃ واولوا العلم قائماً

۱؎ لطف: آر کا بیڑہ — ۲؎ دو کان: قلعہ
۳؎ زبامت: فتحہ — ۴؎ نیک: آر کا بیڑہ
۵؎ میم: آر کا بیڑہ

…قسط لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم۔ تعویذ کی پیشانی پر آیۃ کل من علیہا
…ن ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ اس کے نیچے کلمۂ طیب۔
…یذ کے گرد آیۃ الکرسی ہو العلی العظیم تک۔ سرہانے کی لوح پر لکھا ہوا:

…ے بے تو گردش چرخ مدار حیف — باشد زمانہ تو نہ باشی ہزار حیف
…ں کہ عافیت از بزم روزگار برفت — جہاں مردی و خیر و طاعت و احسان
…ں عرش مکاں خواجہ جہاں کہ فلک — ندیدہ بود چو او خواجہ عظیم الشان
…اں نصیب شد او را شہادت آیا — شبش تمام گذشتی باجبار طاعت
…م روز بہ ذکر و تلاوت قرآن — بسوی روضۂ رضواں ز آشیان بدن
…کرد طائر روح شریف او طیران — ز جنت از پی تاریخ حوریاں گفتند

نمود جا بفلک خواجہ جہاں ز جہاں[1]

دوسری قبر کے تعویذ پر جو خواجہ جہاں کی بیوی کی قبر ہے ۹۸۲ھ: آیۃ الکرسی اور
…رآن مجید کی دوسری آیتیں کندہ:

درگاہ حضرت نظام الدین کے سرخ پتھر کے جالیوں کے احاطے سے
…ر مشرق کی طرف شمس الدین محمد خاں کا مقبرہ جو اکبر بادشاہ کے زمانے میں بادشا…
…خاص محلسرا کے دروازے پر ادہم خاں کے ہاتھوں خنجر سے مارا گیا تھا۔
…ں کی موت کا سبب یہ تھا کہ ادہم خاں جو اکبر بادشاہ کی ماہم انکہ کے لڑکے میرزا
…زیز کوکلتاش کا بھائی تھا، اکبر بادشاہ کو قتل کرنے کے ارادے سے داخل
…یا۔ شمس الدین محمد خاں ہر وقت در دولت پہ حاضر رہتا تھا۔
…ہم خاں کو بے باکی سے دولت سرا میں گھستے ہوئے دیکھ کر مزاحمت

---

[1] نمودہ جا چو ملک خواجہ جہاں بجناں۔ قلمی۔

کی ۔ ادہم خاں نے اسے خنجر سے یا تلوار سے مار ڈالا اور بادشاہ کی تلاش میں اندر گیا۔ اتفاقاً اس وقت بادشاہ باہر آنے کے ارادے سے محلسرا سے نکلا خواصوں میں سے کسی نے تلوار بادشاہ کے ہاتھ میں دیدی یا وہ خود ہی تلوار لیے آرہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ادہم خاں بے جھجک چلا آرہا ہے۔ بادشاہ نے ڈراؤنی آواز نکالی، ایک ہاتھ سے اس نابکار کے دونوں ہاتھ پکڑ کر ایسا گھونسہ مارا کہ اس کی جان نکل گئی، کہتے ہیں کہ اس وقت بادشاہ کی عمر بارہ سال کی تھی۔

شمس الدین محمد خاں کے مقبرے کے مغربی دروازے پر سورۃ الملک آیۃ الم یاتکم نذیر تک۔ کتبہ باقی محمد۔ اس کے نیچے دروازے کی چوکھٹ پر یرزقون شمالی دروازے کی محراب پر:

قالوا بلی قدجاء آیۃ فکیف نکیر تک۔ وکتبہ العبد باقی محمد۔ اس کے نیچے فرحین بما اتٰھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

تیسرے دروازے کی محراب کے گرد مشرقی سمت میں اولم یروا الی الطیر فوقھم انما انا نذیر مبین تک کتبہ: باقی محمد۔ اس کے نیچے چوکھٹ کی پیشانی پر۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔ جنوبی دروازے کی محراب کے گرد: نعما داود زلفتہ بما معین تک اور سورۃ انا فتحنا آخر تک: کتبہ باقی محمد الکاتب۔

۹۷۶ھ تمت ہذہ العمارۃ الشریفۃ فی اربع وست وتسعما۔

گنبد کے اندر دیوار پر چاروں طرف سنگ مرمر پر لاجورد سے کھدا ہوا

Marfat.com

الا ای هر طرف غافل مکش بر خاک پا دامان

بصورت گرچه در زیر زمینیم | بمعنی برتر از چرخ برینیم
چو گردد روضهٔ ما جلوه گاهت | فکن بر خفتگان هر سو نگاهت
بگو افسوس ازین عمری که فانی است | که خواب مرگ عمر جاودانی است
برین گل تکیه بیداریم ای دوست | که ما را تکیه بر بخشایش اوست
مشو نومید زین بخشندهٔ درگاه | بخوان لا تقنطوا من رحمة الله
گر از آهی دلی را بر فروزد | بیک دم هشت جنت را بسوزد
دگر اشکی از دیده در جگر تاب | روانی هشت دوزخ را [illegible]
چو خورشید عنایت تابد از در | بر ذرات آهی را درون خور
رود رنجش از عنایت تا شکایت | عنایتهای او بیش از حساب است
خداوندا بذات بی مثالت | بمشتاقان خورشید جمالت
نخستین کافرینش را طراز است | بدرگاهی که هر ذره نیاز است
بمحراب نیاز پاک دینان | بنور طاعت خلوت نشینان
بجوش شاهدان پاک دامن | بخاک عاشقان پا[illegible]
بآن خاکی که از خون گشته نمناک | بآن خونی که ناحق ریخت بر خاک
بآن اشکی که خون صد شهید است | بآن آهی که گردون را کلید است
بشهبازان صحرای فتوت | بغواصان دریای مروت
بایمانی که خود کردی کرامت | ببر ما را بصحرای قیامت
کشا بر ما بهر صورت که دانی | در نزهت سرای جاودانی
هدایت را رفیق راه ما کن | محمد را شفاعت خواه ما کن

Marfat.com

ای علم هستی ما با تو پست — نیست بجز هست تو بر چه هست

هستی و پایندگی از تست و بس — مردگی و زندگی از تست و بس

تو دی دریں باغ دل افروزنی — باشی و میدان شب در روزنی

گرچه بمانند بسی غیر تو — نیست دریں عرصه کسی غیر تو

جسم لقای تو و باقی سراب — نکه المبدأ لک المآب

نیست دریں کارگه گیرودار — جز تو کسی کاید ازو هیچ کار

عنایت بتو آریم و بس — چشم عنایت ز تو داریم و بس

یارب از انجا که کرم آن تست — چشم همه بر در احسان تست

بر همه کس باب کرم باز کن — عفو و کرم کرده سرفراز کن

تست این همه امید و بیم — هم تو به بخشای و ببخش ای کریم

خداوندا بنزدیکانِ درگاه — خداوندا بمشتاقانِ این راه

نوری کز خلائق در حجاب است — بالقای که بیرون از حساب است

بپاک آں نبی دیں پرورانت — به صاحب سرور پیغمبرانت

که روز حشر از الطاف بیحد — به بخشا جرم شمس الدین محمد

قبر کے تعویذ کے پتھر پہ سرہانے کی جانب : کل نفس ذائقۃ الموت و انما توفون اجورکم یوم القیمہ فمن زحزح عن النار و ادخل الجنۃ ۔

تعویذ کے دونوں پہلوؤں پر : سورۃ الشمس قد افلح من دکھا تک ۔

اس کی بیوی کی قبر کے تعویذ پر آیۃ الکرسی ۔ پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو اللہ الذی لا یموت ۔

اس گنبد (نظام الدین اولیاء) کے باہر خواجگی درویش کی قبر سرہانے

Marfat.com

کے پتھر پر کلمۂ طیب لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا۔ اس کے نیچے :

از جہاں رفت خواجگی درویش　　　سوی فردوس رہنما آمد
دل ازیں دار بی بقا برکند　　　زانکہ کار جہاں فنا آمد
از سر اعتقاد در وی نیاز　　　بر در شیخ اولیاء آمد
در بہشت بریں نہد قدم　　　فارغ از قید ما سوا آمد
سال تاریخ او خرد گفتا　　　عمر درویش بی بقا آمد

قابلہ و کاتبہ عبد السلام سنہ ۹۹۰ / ۹۰۹

اے بے تو گردش فلک بیداد حیف　　　باشد زمانہ و تو نہ باشی ہزار حیف

تعویذ کی پیشانی پر کل من علیہا فان اور چاروں طرف آیۃ الکرسی کھدی ہوئی۔

وہاں سے ۶ کوٹلہ سے متصل چونسٹھ کھمبے کی عمارت جس میں ۶۴ ستون ہیں اس کی چھت اور دیوار سنگ مرمر کی۔ اس کے بیچ میں مرزا عزیز کوکلتاش خاں مخاطب بہ خان اعظم کی قبر۔ جب ادہم خاں بادشاہ کے گھونسے سے مارا گیا۔ اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ماہم انگہ نے بادشاہ کے اشارہ پر اسے زہر دے کر ہلاک کر دیا تھا، تو خان اعظم کچھ دن بعد جان کے خوف سے بادشاہ کا مرید ہو گیا اور اس نے بادشاہ کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔ اس عمارت میں چاروں طرف دروازے ہیں۔ مغربی دروازے پر

قال اللہ تعالیٰ ولا تحسبن الذین یرزقون تک۔ شمالی دروازے پر فرحین، تیسرا اور چوتھے دروازہ پر جالی ہے۔ خان اعظم کے تعویذ کے گرد آیۃ الکرسی خط ثلث میں طغرا میں لکھی ہوئی ہے۔

۱۔ جو لکھی : آرکائیو ز :

کالی مسجد کا کتبہ جو کوٹلہ نظام الدین میں ہے، فصیل سے متصل دروازہ پر
لکھا ہوا:

"در عہد دولت سلطان السلاطین الزمن الواثق بتائید الرحمٰن ابو المظفر
فیروز شاہ السلطان خلد اللہ ملکہ دعلی امرہ و شانہ ایں مسجد بنا کرد
بندہ زادہ در درگاہ آسمان جاہ عالم پناہ جونان شہ مقبول المقلب
خان جہاں ابن خانجہاں در سال ہفت صد و ہفتاد[1] و از ہجری
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خدا برائے آں بندہ رحمت کند ہر
کہ دریں نماز گذارد ایں بندہ را بفاتحہ امرزیادکند[2]"

درگاہ نظام الدین کے کوٹلے سے مشرق کی جانب سرائے عرب۔ وہاں عربوں
اور دوسرے عام لوگوں کی آبادی ہے۔ اس سرائے کے مشرقی دروازہ پر
لکھا ہوا:

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بنا ساختہ حاجی بانو قدیمی جہانگیر شاہ۔

ایک مسجد ہمایوں بادشاہ کے مقبرے کی جانب، سرائے عرب کی دیوار سے
ملحق ہے۔ مسجد کے دروازہ پر یہ تاریخ لکھی ہوئی:

بدوران آفتاب عالم تاب دولت قاہرہ ماہ جہاہ افروز سلطنت
باہرہ نور ناصیہ شہریاری قرۃ ناصیہ کامگاری خسرو سکندر جاہ ابوالغازی
جلال الدین محمد اکبر بادشاہ:

فلک قدر نواب بیگم کہ او	بود نافع خلق و ظل خدائی
بہ دہلی بنا کرد بہر ثواب	بسی مسجد و خانقاہ و سرائی

---

[1] ہفتاد: غلط [2] دعا: آمرزگار[?]

ازانجا یک مسجد جامع است | کہ چوں قصر جنت بود دلکشای
بتدبیر خواجہ امین شد تمام | کہ ہست او وزیری بتدبیر رای
چو تاریخ این جستم از عقل گفت | برای عبادت بنا کردہ جای

اس سے متصل ہمایوں بادشاہ کا مقبرہ۔ اس کی تاریخ وفات [۹۸۹] اس سے نکلتی ہے ہمایوں بادشاہ از بام افتاد۔ وہ پرانی دہلی کے قریب درگاہ حضرت محبوب الٰہی کے قریب دفن ہوا۔ اس کی عمر انچاس سال چار مہینے اور نو دن اور سلطنت کا عرصہ پچیس سال دو مہینے اور پانچ دن تھا۔ اس میں سے انیس سال پہلی مرتبہ ہندوستان میں اور دوسری مرتبہ تقریباً دو سال اور دو مہینے کا وقفہ تھا۔ اکبر کے جلوس کے چوتھے سال اس کے مقبرے کی بنیاد ڈالی اور سولہ سال کے عرصہ میں گیارہ لاکھ روپیہ کے صرفہ سے مکمل ہوا۔ اکبر امرکوٹ میں حمیدہ بانو کے بطن سے پیدا ہوا۔ جو احمد جام کی اولاد میں سے تھی۔

ان بادشاہوں وغیرہ کی تفصیل جو ہمایوں کے مقبرہ میں دفن ہیں:

۱۔ ہمایوں بادشاہ کی قبر جس کے تعویذ پہ آیۃ الکرسی لکھی ہوئی۔ ۲۔ حاجی بیگم ہمایوں کی بیوی: تعویذ پہ آیۃ الکرسی۔ ۳۔ فریدون۔ ہمایوں کا نواسہ۔ ۴۔ حفیظ النساء۔ تعویذ پہ کل من علیہا فان۔ ۵۔ بلال خواجہ سرا۔ ۶۔ صدر النساء ہمایوں کی خواص۔ تعویذ پہ آیۃ کل من علیہا فان۔ ۷۔ منیجہ خانم ہمایوں کی خواص تعویذ پہ آیۃ کل من علیہا فان۔ ۸۔ نتجہ خانم۔ ہمایوں کی خواص۔ ۹۔ حکیم محمد۔ شاہزادہ خورشید بخت، محمد اکبر شاہ معز الدین کا بھائی۔ تعویذ پہ آیۃ الکرسی۔ ۱۰۔ عالمگیر ثانی تعویذ بر آیۃ کل من علیہا فان آخر تک۔ ۱۱۔ لاڈلی بیگم شاہزادی۔ ۱۲۔ مبارک شاہ

ٹ لاڈو۔ آرکائیوز:

Marfat.com

عالمگیر ثانی کا لڑکا۔ ۱۳۔ فرخ شاہ۔ عالمگیر بادشاہ کا لڑکا۔ ۱۴۔ دارا شکوہ۔ اورنگ زیب کا بھائی۔ ۱۵۔ سلیمان شکوہ۔ اورنگ زیب کا بھائی۔ ۱۶۔ فرخ سیر بادشاہ۔ ۱۷۔ کام بخش۔ عالمگیر ثانی کا بھائی۔ ۱۸۔ مرزا مرخندہ بخت۔ شاہ عالم کا لڑکا۔ ۱۹۔ نواب شاہ آبادی۔ فیروز بخت کی ماں۔ ۲۰۔ جانی بیگم۔ صبیہ مرزا فرخندہ بخت ۲۱۔ مرزا فیروز بخت۔ شاہ عالم کا لڑکا۔ ۲۲۔ سنگی بیگم۔ اورنگزیب کی صبیہ ۲۳۔ بہادر شاہ۔ مرزا جہانگیر بہادر کا لڑکا۔

بہادر شاہ کی قبر پر کھدا ہوا۔

زیں جہاں ناگہاں بہادر شاہ　　وای افسوس چونکہ رحلت یافت
سال او بر فلک ملک گفتند　　آں بہادر چہ جائے جنت یافت

۱۲۲۴

ہمایوں کے مقبرہ کے احاطہ میں ایک گنبد ہے جس میں دو قبریں ہیں ایک قبر کی پیشانی کے تعویذ پر طغرے میں یا فتاح لکھا ہوا۔

یا فتاح

یا فتاح　　یا فتاح

یا فتاح

اس کے نیچے کلمۂ طیب اور آیۃ الکرسی۔

اس مقبرے کے احاطہ کے باہر مشرق کی طرف ایک نیلا گنبد جو حجام کا مقبرہ کہلاتا ہے گنبد کے اندر کلمہ طیب اور آیۃ کل من علیہا فان۔ لیکن قبر کا نشان بھی نہیں وہ ٹوٹ گئی اور معدوم ہو گئی۔

ہمایوں کے مقبرہ سے ملا ہوا پرانے قلعہ کی سمت میں ایک بڑا محلہ جو ویران ہو گیا۔ کوٹلہ نظام الدین کی آبادی اور عرب سرائے کے پیچھے دھرباتو کا بنوایا ہوا

Marfat.com

اور ساقی نالہ۔ نالے کے دوسری طرف سید نور محمد بدایونی کا مزار جو پاک اور خدا رسیدہ بزرگوں میں سے تھے۔ عرب سرائے سے ملے ہوئے میٹھے پانی کے کنوئیں مشہور ہیں، عبدالرحیم خانخانان پسر نواب بیرم خاں کا مقبرہ جو جہانگیر کے زمانہ کے نامور امراء میں سے تھا۔ خانخانان کے حق میں یہ ہندی مثل مشہور رہے:

خانخانان تیرے کھانے میں بتانا یعنی وہ بہت سخی تھا۔ جس کسی کو کھانا دیتا پہلے طباق میں سونے چاندی کے سکے رکھتا اور پھر اسے کھانے سے بھر کر مسکینوں محروموں، فقیروں اور سائلوں کو دیتا۔

وہاں سے ایک کروہ کے فاصلے پر ایک پل جو باراں پلہ کہلاتا ہے اس میں گیارہ در ہیں۔ اس پر سرخ پتھر کی لوح پر کھدا ہوا: اللہ اکبر

از جہانگیر شاہ اکبر شاہ — آنکہ عدلش صباست عالم کل
دوستاں راچو ہدہاست افسر — دشمناں را بساں فاختہ غل
ہند را در زماں سلطنتش — عہدہ منولیسند اسطنبل
بوستانی است حضرت دہلی — بوی از گل گرفتہ رنگ از لالہ
مخلص خاص مہربان آغا — خادم قصر شاہ محرم کل
کرد تعمیر ایں پل از شفقت — کہ شود دستگیرش آں ہمہ کل
سال تاریخش از فلک جستم — گشتہ ردیش زنورمی گل گل
گفت بردار خامہ دبنویس — بستہ از راہ مہربانی پل

اس پل کے نواح میں کچھ پکی سرائیں۔ ایک چھوٹی سرائے۔ اور سرائے قلیج خاں سرائے قلیج خاں کے نام سے مشہور رہے۔ وہاں سے ایک کروہ کے فاصلے پر سید محمود بہادر کا مزار موضع کیلو کھڑی کے نواح میں، انکی تاریخ وفات ۲۷ صفر سنہ ہجری، شیخ رکن الدین فردوسی کا مزار۔ اس

Marfat.com

کے متصل خضر آباد، سرائے جہابت[1] خاں جہاں گوجر رہتے ہیں وہاں سے سرائے
خیر اللہ اس کے متصل کشن داس کا تالاب وہاں سے : موضع بدر پور اور نالہ
اس کے آگے سرائے ہے جو سرائے خواجہ کہلاتی ہے۔ وہاں سے : پل جو پل بدر
کہلاتا ہے۔ وہاں سے موضع فرید آباد شیخ فرید کا بنوایا ہوا جو جہانگیر بادشاہ
کے خزانے کے مہتمم۔ وہ دہلی سے بارہ کروہ کے فاصلے پر ہے۔

سب سنگھ پورہ کی آبادی ہے جس کا ذکر کیا جاچکا : خواجہ قطب الدین کے
راستہ میں سب سنگھ پورہ سے آگے پہلے ایک باؤلی ہے اس سے متصل چوکی
سرائے، ہنومان مندر، تین درکا دالان، باغیچہ گوروجی پنڈت جہاں پانی کی سبیل
ہے اس سے ملی ہوئی برت بنانے والوں کی آبادی، اس سے متصل پنزدہ، موضع
رائے سینا جو مرزا محمود خاں بہادر کی زرخرید زمین ہے۔ یہاں وہ کی جگہ عاشورہ محرم
کے دن سبیل لگتی ہے سفید کنوئیں سے جو ڈھولا کنواں کے نام سے مشہور ہے
جہاں اب مسجد باغیچہ اور باؤلی ہے محمد خاں کی کیوڑہ کی۔ اس کے پیچھے شہر کے
جنوب کی طرف : باغ نبی بخش خاں جو مرد ہہ اکرام کے بھائی میاں خان کا لڑکا
تھا۔ اس کے آگے مدرسہ اور مقبرہ صفدر جنگ جو احمد شاہ بادشاہ کا وزیر تھا
اس کا ۱۸ ذی الحجہ کو انتقال ہوا۔ تین لاکھ روپے کے خرچ سے سیدی بلال
خاں[2] کے اہتمام میں مقبرہ تیار ہوا۔ اس مقبرہ کے سامنے تین گنبد۔ ایک مبارک شاہ
کا بنوایا ہوا جو سادات خاندان کا بادشاہ کہا جاتا ہے اور دو اس وقت کے دوسرے
افغان سرداروں کے۔ وہاں مقبرہ جور[3] باغ ہے۔ شہر کی طرف کو موضع چھتر پور[4]

---

[1] جہتاب خاں : آرکائیوز [2] ہلال خاں : قلعہ
[3] جور " [4] خیر پور : "

جہاں گوجر رہتے ہیں وہاں پرانے بادشاہوں کے بنوائے ہوئے مقبرے اور مسجدیں وہاں سے شہر کے دہلی دروازہ تک: ایک ساربان سرائے، دوسرے صابر گنج: موضع حیدر باغ سے جنوب کی طرف کربلا کی عمارت جسے مرزا اشرف بیگ خاں نے بنوایا تھا وہاں عاشورہ محرم کے دن شہر کے تعزیے دفن ہوتے ہیں وہاں سے: موضع علی گنج یعنی علی شاہ مرداں[۴] کی درگاہ کا احاطہ۔ اس احاطہ کے دارالخانقہ کی جانب شمالی دروازہ پر خط نستعلیق میں یہ کتبہ کھدا ہوا ہے:

قال محمد حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مدینۃ العلم وعلی باب آں
درعہد مبارک احمد شاہ بادشاہ غازی بموجب ارشاد نواب
قدسیہ بیگم حضرت صاحب زمانیہ باہتمام نواب بہادر جاوید خاں
صاحب بسربراہی خاکسار لطف علی خاں تعمیر تازہ و مجلس خانہ
وحوض دریک سال مرتب شدہ سنہ ۱۱۶۳ / ۱۱۶۷

درگاہ میں جہاں حضرت کے قدم کا نشان ہے، سنگ مرمر کے حوض کے شمالی کنارہ پر کندہ:

برزمینے کہ نشان کف پائے تو بود
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود
سنہ ۱۱۷۳ / ۱۲۷۲ اللہ محمد علی

درگاہ کے اندر ناظر عشرت علی خاں مرحوم، حضور والا محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی کے محل کے مجلس خانہ کے شمالی در کی پیشانی پر یہ تاریخ کندہ:

بدرگاہ شہنشہ دوسرای	علی شاہ مرداں، ولی خدای
بحکم شہ اکبر نامور	چو عشرت علی خاں بیارا ستبای

Marfat.com

ز سید شدم سائل سال آں   ہیں زدر قم داد ناظر بنای
۱۲۲۳

درگاہ کے حجرے کے دروازہ کے سامنے نواب موسیٰ خاں کے مزار کے سرہانے کے پیتھر پر کندہ:

بسم اللہ الرحیم یا ستار العیوب یا غفران یا عطوف یا رؤف یا رضوان یا غفار الذنوب ہوالحی الذی لایموت۔

چراغ شبستان ہفتم امام   بنای علی شاہ مرداں نجف
ز ہاتف چو پرسیدم از سال او   ارم مسکن موسوی خاں بگفت

نواسی بیگم اور اس کی ماں اور شاہ عالم کی بیٹی اور دوسرے شہزادوں کے حجرے، شاہ عارف علی صاحب کا مقبرہ، ترپولیہ نقار خانہ کی عمارت جسے صادق علی خاں نے بنوایا، مرزا اشرف بیگ خاں کا مکان، حویلی، باؤلی مسجد، دروازہ وغیرہ، درگاہ کے نادموں اور عام لوگوں کی حویلیاں، گوجروں کی باڑی درگاہ کے کوٹلہ کے مشرقی دروازے سے ملحق محمد اکبر شاہ غازی خلد اللہ عمرہ و سلطنتہ کی والدہ نواب مبارک محل کا مقبرہ اور باغ۔

درگاہ کے کوٹلہ کے جنوبی دروازے کے باہر نواب نجف خاں بہادر کا مقبرہ۔

نواب مغفور کی قبر کے تعویذ پر یہ تاریخ کندہ: ہوالغفور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے چرخ کج نہاد کماں پشت پر بہاد   کز سہم حادثات نما زد خطا ہدف
زد بر نشانہ اشرف سادات را کہ بود   نسل سیادت صفوی ۔ از و شرف
شائستہ میوہ شجر باغ ہشت و چار   پاکیزہ جوہر درج گہر رتبہ صدف
بخشی ملک میر نجف خان شیر دل   کشور کشای ہند بنا یدلا
آں انتجی کہ دست چو ده بزد الفقار   سامان اقتباس ستودی زہی خلف

Marfat.com

باواز جلیس بدور رسل ختم مرسلین | یا جد خویش کا فر اسرار نو گشت
زد کلک وحی تو ام عائی نجا ک ادر | تاریخ سال او رقم ایں تربت نجف

۱۱۹۶

افراسیاب خاں کی قبر کے سرہانے کا کتبہ جو نواب نجف خاں کے مزار کے جنوب میں ہے:

ہو الغفور بسم اللہ الرحمن الرحیم

نفسی الملک اشرف الدولہ بنام افراسیاب | بردر شاہ نجف نزد نجف ... آرمید
زیب تشریف شہادت قامتش گردید گفت | سال آں سید کہ وی مشہور با شاہ شہید

سنہ ۱۱۹۹

ہفدہم شہر ذی الحجہ یوم سہ شنبہ سال بست و ششم جلوس شاہ عالم بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ۔

روئے شرقی میں ... کوٹلہ۔ وہاں بھی عہد ی بادشاہوں کے مقبرے۔ وہاں سے ایک کروہ کے فاصلے پر موٹھ کی مسجد، شاہجہاں کے عہد کی بنی ہوئی موٹھ کی مسجد کے دروازے پر ننانوے نام، سورۃ قاف آیتہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید تک دائیں دروازے کے پہلو کی جانب: اذ یتلقی المتلقیان ہل من مزید تک۔ مسجد کے اندر صحن جس کا بائیں حصہ گر گیا اور دیوار باقی رہ گئی۔ اس کے دروازے پر سورۃ الملک والیہ النشور تک کندہ۔ مسجد کے اندر محراب کے طاق پر آیتہ الکرسی لکھی ہوئی۔ اس کے نیچے سورۃ یسبح اللہ ما فی السموات وما فی الارض الملک القدوس لا یہدی القوم الظلمین۔ اس کے نیچے: اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمد عبدہ ورسولہ۔ اسی محراب کے نیچے کلمہ طیب، سورۃ اخلاص اور سورۃ الفلق اور محراب کے دونوں پہلوؤں پر دائرہ میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا۔

Marfat.com

محمد الرسول اللہ
لا الہ الا اللہ

وہاں سے درگاہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی آدھے کروہ کے فاصلہ پر۔ اس درگاہ کے دروازے پر سنگ مرمر پر کندہ: بسم اللہ تیمناً مذکرہ: عمارت ایں گنبد میمون درعہد ہمایوں الواثق بتائید الرحمٰن ابو المظفر فیروز شاہ السلطان خلد اللہ ملکہ سال ہفت صد و ہفتاد و دو ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بودہ۔

گنبد کے اندر حضرت نصیر الدین چراغ دہلی کا مزار۔ مغربی دیوار پر سونے کے پانی سے لکھا ہوا: محمد اللہ اللہ محمد۔ نصیر الدین کی تاریخ وفات ۱۸ ماہ رمضان المبارک ۷۵۷ھ، وہ پرانی دہلی میں دفن کئے گئے۔ اس درگاہ میں لکڑی کا ایک تخت جو سالم لکڑی سے تراشا گیا ہے اور اس میں کوئی پیوند نہیں ہے۔ اس تخت کی چوڑائی آدھا درعہ، لمبائی تین درعہ اور اونچائی دس گرہ ہے۔ تخت کی چوڑائی پر کندہ: اللہ اکبر تخت چوبی نیاز کتی بیگ بجناب نصیر الدین محمود قدس سرہ العزیز ۱۱۴۳ھ مطابق سنہ ۱۲ جلوس محمد شاہ غازی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

مسجد کے پیچھے سلطان سکندر کے والد بہلول شاہ کا مقبرہ۔ قبر کے تعویذ پر کلمہ طیب لکھا ہوا۔

درگاہ حضرت نصیر الدین کے احاطہ سے ملا ہوا شیخ صلاح فیصل سفید کا مقبرہ، تاریخ وفات ۲۲ جمادی الثانی ۷۵۳ھ۔ اس سے متصل شاہ عبد اللہ قریشی کا مزار، تاریخ وفات ۲ صفر ۸۹۳ھ۔

چراغ دہلی سے ایک کروہ کے فاصلہ پر کالکاجی کا مندر جو ہندوؤں کی پرستش کی جگہ ہے وہاں سے ڈھائی کروہ کے فاصلے پر تغلق آباد۔

غازی ملک بن تغلق سلطان قطب الدین مبارک شاہ

ا۸۹۶ - آرکائیوز - ج ۲، ۱۴ - آرکائیوز

اور علاء الدین خلجی کے نامور امراء میں سے تھا اور مغلوں کا راستہ روکنے کے لیے ملتان میں تعینات تھا۔ اس کا لڑکا ملک فخر الدین جونا خاں مخاطب بہ سلطان محمد تغلق ملتان سے حاکم دیپال پور ملک بہرام سے اتفاق کرنے کے بعد اپنے ولی نعمت سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے آیا۔ اس نے دہلی میں خسرو خاں نمک حرام سے جو اپنے ولی نعمت سے گستاخی اور اس کے قتل کا مرتکب ہوا تھا جنگ کی اور اس پر فتح پائی پھر وہ قصر سری اور قصر ہزار ستون میں داخل ہوا۔ وہاں اس نے شہر کے ممتاز عالموں، قاضیوں، سیدوں، شیخوں اور لوگوں کو جمع کیا۔ سب لوگ اپنے ولی نعمت اور اس کے لڑکوں منکو خاں اور انکو خاں کے قتل پر زار زار آنسو بہانے لگے۔ اس نے حاضرین سے کہا کہ میں نے خسرو سے ولی نعمت کے خون کا بدلہ لے لیا اور اسے قتل کر دیا۔ اب علائی و قطبی کی اولاد میں سے جو کوئی زندہ ہو اسے تخت سلطنت پر بٹھا دیں۔ تمام حاضرین نے کہا کہ چونکہ خسرو خاں کافر اور اس کے ظالم بھائی سے ہمارا بدلہ آپ نے لیا ہے اور ہمیں ان کے چنگل سے چھٹکارا دلایا ہے تو سلطنت آپ کے لائق اور آپ کا حق ہے۔ غرض سب کی رائے سے غازی ملک کا ہاتھ پکڑ کر اسے اس تخت پر بٹھا دیا گیا جس کے سامنے وہ برسوں سے سجدہ کرتا آیا تھا اور اسے سلطان غیاث الدین تغلق شاہ کا خطاب دیا گیا۔ واللہ اعلم۔ تغلق آباد کے قلعہ سے متصل اسی تغلق بادشاہ کا مقبرہ ہے۔ وہاں تین مقبرے ہیں ایک تغلق شاہ (غیاث الدین تغلق شاہ) کا، دوسرا تغلق شاہ کے لڑکے سلطان عادل اور تیسرا اس کی بیوی کا۔ مقبرہ کے دروازہ کے بیچ میں ایک دالان ہے جس میں چار درا ایک ستون اور ۲۲ سیڑھیاں ہیں۔ قلعہ اور مقبرہ کے بیچ میں ایک پل ہے۔ قلعہ کے اندر ایک مسجد، جہانگیر کے بخشی شیخ فرید کی بنائی ہوئی جس نے فرید آباد

Marfat.com

کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس مسجد پر یہ کتبہ:

اللہ اکبر در ایامی کہ نورالدین جہانگیر بادشاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ بنای این مسجد استادزادہ شیخ فرید مخاطب بہ خطاب مرتضیٰ خاں بخاری شیخ عبداللہ انصاری عمارت فرمود ۱۰۲۷ھ۔ الف و عشرین و سبع تاریخ دوم ماہ رجب۔ ساعی کارعمارات امین الدولہ۔

اس قصبہ (تغلق آباد کے قلعہ) میں پانچ بنیادیں، ۵۶ دروازے، ۲۰۵ چوک اور ایک باؤلی ہے۔

چراغ دہلی کی آبادی جنوب کی طرف آدھے کروہ کے فاصلہ پر [illegible] خانجہاں کی بنوائی ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ مسجد کی تعمیر سے پہلے وہاں ایک موضع تھا جو کھڑکی کہلاتا تھا۔ اب اس مسجد کو کھڑکی کہتے ہیں۔ اس مسجد میں گوجروں اور جاٹوں کی سکونت ہے۔ اس مسجد میں ۹۹ گنبد اور چار چوک ہیں۔ ایسی [illegible] مسجدیں ہیں۔ ان ساتوں مسجدوں کا بنوانے والا خانجہاں ابن خانجہاں ہے۔ [illegible] دارالخلافہ میں ہے۔

ان مسجدوں کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ کالی مسجد، واقع شاہجہاں آباد، محلہ ترکمان دروازہ۔ ۲۔ چوراہا قدم شریف پر۔ ۳۔ کوٹلہ فیروز شاہ سے متصل۔ ۴۔ کوٹلہ حضرت نظام الدین اولیاء میں۔ ۵۔ کالو سرائے کے نام سے مشہور چراغ دہلی سے متصل۔ ۶۔ بیگم پور کے نام سے مشہور، درگاہ بی بی نور سے متصل ۷۔ کھڑکی کے نام سے مشہور ہے۔

موضع کھڑکی سے متصل ایک قبر ہے، اس پر کندہ:

دلبرم شوخ دید بسم اللہ | غم بجانم رسید بسم اللہ
بہر قتل غریب بیچارہ | تیغ ابرو کشید بسم اللہ

Marfat.com

مسجد بیگم پور سے متصل شیخ فرید کی قبر کے سرہانے کے پتھر پر کھدا ہوا :

یا اللہ سبحان الملک الحی الذی لایموت ولایفوت در زمان دولت
حضرت عرش آشیانی جلال الدین اکبر شاہ بادشاہ غازی شیخ فرید
ابن سید حمید[1] بخاری بعنایات الٰہی و آں حضرت ممتاز بود و در
عہد دولت نور الدین جہانگیر بادشاہ ابن اکبر شاہ بخطاب مرتضیٰ
خاں سرافراز گردید۔ بتاریخ ۹ سنہ جلوس مطابق ۱۰۲۵ھ ہجری
برحمت الٰہی پیوست۔

مرتضیٰ خاں چو حق واصل شد ‌ ‌ گشت اقلیم بقا مفتوحش
بہر تاریخ ملایک گفتند ‌ ‌ باد بر نور الٰہی روحش

موضع کھڑکی میں مقبرہ سید الرجال۔ تعویذ کی پیشانی پر : لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
تعویذ کے سینے پر دونوں طرف اللہ۔ چوکھٹ کی پیشانی پر :

بنای ایں عمارت گمبند در عہد سلطان الاعظم ابو المظفر سکندر شاہ
سلطان خلد اللہ ملکہ و سلطانہ۔ بانی گمبند علاء الدین نواسات
شیخ نبیسہ[2] قطب العلم شیخ فرید شکر گنج ماہ محرم و سنہ ثلث
تسعمات ۹۰۳۔

وہاں سے خواجہ قطب الدین کے راستہ میں، درگاہ بی بی نور سے متصل، مشرق
کی طرف احاطہ اور باغیچہ۔ اس کے بیچ میں ایک پکا چبوترہ ہے۔ اس کی شمالی دیوار
پر سنگ مرمر کی لوح پر لکھا ہوا :

یا اللہ یا محمد بسم اللہ الرحمن الرحیم خاتم الرسالہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

---

[1] احمد : آر کا ہوز ۔ ‌ ‌ [2] بنیرہ : آر کا ہوز

Marfat.com

جہاں سے حضرت کا پنجہ مبارک ملا، سنا ہے کہ مکہ معظمہ میں کوہ حرا میں جسے نور کا پہاڑ کہتے ہیں، اس پتھر پر سورۃ کا سینہ چاک کیا اور اسے نور سے بھر دیا۔ کوہ حرا کے غار میں جہاں حضرت رحلت کے وقت پنہاں ہو گئے تھے پہلو اور ہتھیلی ... ہے۔ غار میں پہلو و ہتھیلی کا نشان اور رہر فی اور اس کے نیچے کے قدموں کے نشان اور دودھ کے قطرے موجود ہیں۔ حضرت اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز کے لئے جاتے تھے۔ حجرے میں جماعت نکل جانے کے افسوس سے دیوار کا سہارا لیا ان کا رنج پتھر میں عام ہے کتاب الاعلام وبیت الحرام اماکن زیارت میں لکھے ہوئے کا خلاصہ یہ کہ نبی کے مولد اور حضرت خدیجہؓ کے مکان کے راستے میں مسجد ہے ایک کوچہ میں جس کا نام زقاق المرفق ہے۔ وہاں حضرت صدیق کا گھر یا دوکان تھی۔ وہ اس میں اون بیچتے تھے ان کی قبر پتھر کی دیوار پر ہے۔ اس سے درود اثر ارشح ہوتا ہے۔ کتاب بحر العمیق از زبدۃ الاعمال میں لکھا ہوا ہے کہ آپ کے رنج کا اثر ہاتھ کے نشان سے ظاہر۔ تاریخ مکہ میں لکھا ہوا کہ لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت اس پتھر کا سہارا لے کر گفتگو کیا کرتے تھے یا وہ دوسرا پتھر جو آنحضرت کے آگے تھا بائیں جانب کو لوگ اس کی بھی زیارت کرتے ہیں۔ غالباً یہ وہی پتھر ہے جس کے بارے میں حضرت نے فرمایا تھا کہ ایک پتھر سے واقف ہوں۔ مکہ میں جب میں اس کے پاس سے گذرتا، وہ سلام کرتا تھا۔ جبل ابو قیس میں حضرت آدم و حوا کی قبر۔ ام العالمین کی وفات ۶ محرم کو۔ ان کا روضہ سمندر کے کنارے شیث علیہ السلام تاریخ ارزقی کے بیان کا خلاصہ یہ کہ مکہ شریف کے حرم کے حدود حضرت ابراہیم کے بنائے ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے پندرہ محرم کو انتقال کیا، روضہ شام کے قصبہ حرون میں، واللہ اعلم لی میانا

Marfat.com

جبرئیلؑ کے اشارے سے مٹی اور پتھر سے تیار ہوا۔ کوہ مروہ کے عرفات مکہ سے ۱۱ کروہ کے فاصلہ پر پہاڑ کے ایک غار میں عرفہ کے روز حضرت تھے۔ پہلے فرشتوں نے جنت سے سرخ یاقوت کا خیمہ تین طلائی قندیلیں اور ستاروں کی طرح دمکتا ہوا حجرالاسود لاکر کعبہ کی جگہ رکھ دیا تھا۔ اس کی روشنی حرم تک پہنچتی تھی۔ ملائک نے حدود پر خیمہ کر لیا تھا تاکہ شیاطین ادھر کا رخ نہ کریں۔ جبرئیل منیٰ میں آدمؑ سے جدا ہو گیا اور کہا: تمن: آدم نے کہا اتمنی الجنۃ یعنی آرزو کر رہا ہوں جنت کی اسی لئے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ عرفات میں ہی معجزہ شق القمر ہوا، انگشت مبارک سے دو ٹکڑے ہو گیا۔ دونوں ٹکڑے دونوں طرف علیحدہ ہو گئے۔ بیاضوں اور احادیث سے یہ بات ثابت کردہ آسمان پر گئے۔ لکھوایا ہوا محمد معصوم مخاطب اعتبار خان عظیم الشان سنہ ۵ مبارک جلوس فرخ سیر بادشاہ غازی سنہ ۱۱۲۷ ہجری۔

باغیچہ (درگاہ بی بی نور متصل ہے) متصل سڑک کے کنارے ایک کنواں ہے جس پر کچھ لکھا ہوا ہے۔ اس سے متصل سڑک کے کنارے جنوب کی طرف درگاہ بی بی نور۔ وہاں حضرت نظام الدین اولیاء کی والدہ کی قبر ہے۔ اس کے پیچھے مقبرہ جو اونچی کا مقبرہ کہلاتا ہے وہاں سے موضع حوض خاص وہاں فیروز شاہ کا مقبرہ۔ اس کے دروازہ کی پیشانی پر جو ثابت حروف بچے لکھے گئے جو ٹوٹ گئے وہ نہ لکھے جا سکے

پہلے کلمہ طیب:

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بار اکبر اتاریخ ماسدہ در مناره مرتب گردانیده سلطان السلاطین سلطان فیروز شاہ خلد اللہ ملکہ وشانہ۔

دوسری سطر میں: ابن سلطان السلاطین۔ یہاں سے ٹوٹ گیا۔ سالمان

سلہ ۱۱۶۷ - آرکائیوز

Marfat.com

فیروز شاہ طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔

گنبد کے اندر آٹھ محرابیں پہلی محراب پر: بسم اللہ ان اول بیت وضع للناس الذی ببکۃ مبارکاً۔ آیۃ حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً۔

دوسری محراب پر: لو انزلنا ہذا القرآن، لعلھم یتفکرون تک۔ تیسری محراب پر: ہو اللہ الذی، عزیز الجبار المتکبر تک۔ چوتھی محراب پر: سبحان اللہ عما یشرکون: ہو اللہ الخالق الباری، ہو العزیز الحکیم تک۔ پانچویں محراب پر: آیۃ الکرسی الا باذنہ تک چھٹی محراب پر: یعلم بین ایدیھم علی العظیم تک۔ ساتویں محراب پر: قل اللھم مالک الملک علی کل شئی قدیر تک۔ آٹھویں محراب پر: تولج اللیل فی النہار، بغیر حساب تک لکھا ہوا۔

گنبد کی گولائی پر حق تعالیٰ کے ۹۹ نام خط ثلث میں لکھے ہوئے ہیں۔ گنبد کے اندر آیۃ الکرسی آخر تک لکھی ہوئی اور دائروں میں کلمہ طیب لکھا ہوا ہے۔ فیروز شاہ کی تاریخ وفات کا مادہ وفات فیروز (۷۹۰ھ) ہے

فیروز شاہ کے مقبرے سے متصل ایک قبر ہے جو اب نامعلوم ہو گئی مگر اس کا مقام ابھی تک قائم ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ روم کے بادشاہ کی قبر ہے اور فیروز شاہ کے عہد سے پہلے سے موجود ہے۔

حوض خاص سے متصل ایک مقبرہ۔ باہر کی طرف اس کی مغربی دیوار پر نیلے پتھر پر یہ عبارت خط ثلث میں کندہ:

بنای ایں عمارت در عہد دولت سلطان الاعظم سکندر شاہ سلطان خلد اللہ ملکہ دعلی امرہ وشانہ ایں بنیاد شیخ شہاب الدین تاج خاں وسلطان الاعظم سکندر شاہ سلطان ابو سعید بتاریخ نہم رمضان سنہ ۹۱۰ ست تسعمات

گنبد کے اندر حق تعالیٰ کے ۹۹ نام۔ چھت پر آیۃ الکرسی۔ مغربی دیوار پر طرح نقش میں لکھا ہوا: المالکسم

اس مقبرے سے ملا ہوا ایک کنواں ۔ اس کے کنوئیں کے سفید پتھر کے تختے پر خط ثلث میں کوئی عبارت کھدی ہوئی، جو پڑھی نہیں جاتی ۔ حوض خاص کے جنوب میں ایک کروہ کے فاصلہ پر میر خاں اور وزیر خاں کا مقبرہ ہے کہتے ہیں کہ وہ فیروز شاہ کے ہمراہیوں میں سے تھے ۔ ایک موضع میر پور، دوسرا وزیر پور کہلاتا ہے اور ایک مقبرہ جو محمد پور کے نام سے مشہور ہے، اس کی تاریخ اور نام معلوم نہ ہو سکا، نہ اس پر کچھ لکھا ہوا ہے جسے تحریر کیا جاتا ۔

مسجد قوت الاسلام کا بیان جس میں وہ مینار ہے جو خواجہ صاحب کی لاٹ کے نام سے مشہور ہے ۔ مسجد کی بنیاد سلطان شہاب الدین عرف معز الدین کے حکم کے مطابق ۶۰۲ھ میں پڑی اور اس کی تکمیل کی ذمہ داری سلطان شہاب الدین التمش نے سنبھالی ۔ زندگی بھر اس نے مسجد اور ایک مینار کی تعمیر میں سرگرمی دکھائی ۔ یہ مسجد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی کی درگاہ سے متصل ہے مسجد کے احاطے کے دروازے پر جو سلطان شہاب الدین التمش کا بنوایا ہوا ہے، مشرقی کی طرف یہ کتبہ لکھا ہوا :

این مسجد را تیار کردہ قطب الدین خدا رحمت کناد ہر کہ بیند این خیر را دعا کند ۔

مسجد کے شمالی دروازہ پر یہ کتبہ کندہ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم واللہ یدعوا الی دار السلام و یہدی من یشاء الی صراط المستقیم جرت ہذہ العمارت العالی بامر السلطان المعظم معز الدین محمد بن سام ناصر امیر المومنین فی شہور سنہ اثنی و تسعین و خمسمائۃ ۔

اس مسجد میں گیارہ در تھے ۔ دس دروں کے نشان ابھی تک باقی ہیں ۔

Marfat.com

ان میں سے بیشتر محراب کے اوپر سے ٹوٹ کر گر گئے ہیں۔ پہلے در پر سورۂ بنا آیت النشور تک لکھی ہوئی۔ اس کے پہلو میں دو محرابیں ہیں ایک پر سورۂ اخلاص اور کلمۂ طیب لکھا ہوا اور اس کے نیچے آیۃ الکرسی لکھی ہوئی۔ دوسری محراب پر سورۃ انا فتحنا آخر تک۔ درمیانی محراب پر آیۃ لتؤمنوا باللہ و رسولہ بکرۃ تک۔ اس کے نیچے کلمۂ طیب، اس کے نیچے شہد اللہ سے ہو العزیز الحکیم تک۔

تیسرے در پر سورۃ الرحمٰن الا سلطان فبای آلاء ربکما تکذبان تک۔ چوتھے در پر جو احاطے کے اندر ہے سورۃ عمران انک لا تخلف المیعاد تک۔ پانچویں در پر سورۃ فرقان آیت وربک قویا تک۔ چھٹے در پر جو تمام دروں کے بیچ میں ہے اور دوسرے دروں سے بڑا ہے: اس در کی محراب کے گرد سورۃ قد افلح المؤمنون آیت یوم القیامۃ تبعثون تک۔ اس کے نیچے دوسرے دائرہ میں خط کوفی میں لکھا ہوا جو پرانا ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ سے ٹوٹ گیا اور مشکوک ہو گیا۔ اس کے بعد تیسرے دائرے میں:

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا آیت اکثر نفیرا تک۔ اس جگہ مسجد کی تاریخ لکھی ہوئی ہے: اربع وتسعین وخمسمائۃ ۵۹۴ھ۔ ساتویں در پر: سورۃ انا فتحنا آیت عند اللہ فوزاً عظیما تک۔ آٹھویں در پر: الملک اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم نزل علیک الکتاب العبرۃ لاولی الابصار تک۔ نویں در پر: سابقوا الی مغفرۃ من ربکم آیت خیر من الناصرین تک۔ دسویں اور گیارہویں در پر جو لکھا ہوا ہے وہ ٹوٹنے کی وجہ سے باقی نہیں رہا۔

مسجد کے صحن میں لوہے کی کیل ہے جسے رائے پتھورا سے منسوب کر کے مشہور کر دیا گیا ہے جو غلط ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے دن کی گھڑیاں گننے کے لئے مقیاس بنایا تھا چونکہ ان دنوں گھڑیال نہیں تھا۔ گھڑیال فیروز شاہ

Marfat.com

کے دور میں ایجاد ہوا جو دنیا میں جاری ہو گیا۔

مسجد کے مینار کا بیان جسے لوگ خواجہ قطب الدین کی لاٹھ کہتے ہیں۔

سلطان شمس الدین التمتش کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ پیدائش سے ہی ان کی دونوں بھنویں باہم جڑی ہوئی تھیں، لہٰذا اسے التمتش کہتے تھے اور یہ ترکی لفظ ہے:

مینار کے دروازے پر لکھا ہوا:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی مسجداً للہ تعالیٰ بنی اللہ لہ فی الجنۃ بیتاً مثلہ عمارت مبارک مینار حضرت سلطان السلاطین شمس الدنیا والدین مرحوم مغفور طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواۃ:

یہاں سے ٹوٹا ہوا۔ مینار مذکور در عہد دولت سلطان الاعظم المعظم سکندر بن بہلول سلطان خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وعلی امرہ وشانہ عملہ نمانی از نحو غال مسند عالی اور حقا اصلا بالمیکہ در سنہ مرمتا بالامرمت گردید العدم مادہ ربیع الآخر سنہ تسعین وتسعمائۃ:

اوپر والے دروازے کی چوکھٹ پر لکھا ہوا: در زمنارہ شہور سنہ سبعین وسبعمائۃ. تقتبر دملالک باتوفیق ربانی برگشندہ عنایت سبحانی فیروز شاہ ایمانی این مقام را باحتیاط تمام عمارت کرد۔ خالق بیچون آں مقام را از جمیع آفات مصون دارد۔

اوپر سنگ مرمر کے دائرے میں یہ سطر لکھی ہوئی۔

امر بہذہ العمارت فی ایام الدولہ سلطان الاعظم المکرم المظفر مالک رقاب الامم مولی ملوک الدولہ العرب والعجم شمس الدنیا والدین معز الاسلام والمسلمین ذوالامر الامان وارث ملک سلیمان ابوالمظفر

Marfat.com

التمش اسلطان ناصر امیر المومنین۔

ان میں سے بیشتر آیتوں میں سورۃ انا فتحنا اور سورۃ الرحمٰن لکھی ہوئی، جا بجا سے ٹوٹ گئی، نامعلوم اور مشکوک ہوگئی۔ یہ پہلے ۳۶۰ تھیں۔ اب ۲۴۵ باقی رہ گئیں۔ اس کے بالائی حصہ کی ۲۵ سیڑھیاں رہ گئیں۔ اس کی لمبائی ۹۰ درعہ اور ۵۵ درعہ مدور ہے۔ مسجد قوت الاسلام کے پیچھے شمس الدین التمش کا مقبرہ ہے شمالی دروازے کی محراب پر باہر کی جانب سورۃ انا فتحنا آیت امرا تک۔ اس کے نیچے سورۃ قد افلح المؤمنون، ہم فیہا خالدون تک۔ مشرقی دروازہ کی محراب پر سورۃ الرحمٰن، اول تکذبان تک۔ اس کے نیچے لا یستوی اصحاب۔۔ ھو العزیز الحکیم تک، مغربی دروازہ پر: سورۃ الحمد اللہ فاطر السموات والارض، آیت ترکنون تک: اس کے نیچے: فبما رحمۃ من اللہ، بما کسب وھم لا یظلمون تک۔ گنبد کے اندر سورۃ الملک: قلیلا ما تشکرون تک۔ اس کے نیچے مغربی دیوار کے اندر کی طرف: یا محمد الرسول اللہ، علی القوم الکافرین تک۔ اس کے نیچے ما سمع لما یوحیٰ۔

اس کے نیچے محراب کے اندر آیت القرآن کریم، من رب العالمین تک۔ اس کے نیچے یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنات، ذلک الفوز العظیم تک۔ محراب کے دائیں بائیں ۹۹ نام اور آیت قل اللھم مالک الملک، آیت ذوالجلال والاکرام تک لکھی ہوئی اس کے نیچے: کل نفس ذائقۃ الموت، آیۃ الکرسی، کلمۂ طیب، سورۃ لہ مافی السموات، علی القوم الکافرین تک، وقل انی ہدانی ربی دانہ الغفور الرحیم، آیۃ لقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین، انا علی ذہاب لقادرون تک۔

(قطب) مینار سے متصل امام مشہدی معروف بہ امام ضامن کا مقبرہ۔ اس کے دروازہ پر لکھا ہوا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وظیفہ محمد دعائیکہ مجاوران خیطرہ

Marfat.com

قدس ساکنان روضہ انس بآں قیام نمایند نثار خداوند کہ مقبران
درگاہ از نمودہ اندو نقد جان و دل را باتکل صرف بارگاہ او فرمودہ
و درود وافر کباب متاثرہ یشہید معطر خطیرہ منور شفیع روز محشر
وآل واصحابہ بطہر او واصل و مواصل ما در بحضرت الخیرات ومبرات
الی توفیق الرفیق حضرت ہدایت مرتبت محمد بن علی ابن محمد علی
صفوت حسنی مشرب حسنی نسب عمدہ سادات عظام خلاصہ
اتقیا کرام عیلی نزل عالم تجرید موسلی کوہ عزلت و تفرید المؤید من
عند اللہ الغنی قطب الملہ در مرتبقہ سید الحسنی الحسنی گردانید تا ایں
بقعہ شریف و منزل لطیف را احداث نمودہ وصیت فرمودہ
اندیکہ منات سویدا دسر آید د بہ تشریف ادخلوھا بالسلام امنین
شرف گردیدہ بخطیر تقوٰی قدس در روضہ انس پرداز نماید۔ مقبرہ
فائض الانوار اں حضرت باید ازیں بقعہ باشد وکان اتمام ہذا البقعہ
المنور فی سنہ اربع واربعین و تسعمائہ ۹۴۴ھ

گنبد کے اندر دیوار کی پیشانی پر: بسم اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ اکبر
محراب کے اندر خط کوفی میں لکھا ہوا: لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

اس کے نیچے دائرہ میں اسم اللہ لکھا ہوا ہے:

شمالی جانب جوگ مایا کا مندر جو ہندوؤں کی پرستشگاہ ہے، پکی چار دیواری
میں واقع ہے۔ اس کے آگے خواجہ صاحب کے راستہ میں دروازہ ہے۔ اس سے
متصل ادہم خاں کا مقبرہ جو بھول بھلیاں کہلاتا ہے۔ باسی پتھر پر کندہ:
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ذکریا دیجی ساختہ آقا جوہر ۱۱۸۵ھ۔

مقبرہ ادہم خاں جو بھول بھلیاں کہلاتا ہے اس میں ۲۴ در ہیں۔ اس کا کتبہ:

۱؎ ۹۲۲ھ۔ آرکیو نز

Marfat.com

دروازے کی محراب کے دونوں جانب کلمہ طیب، ایک اور دروازے پر اسم اللہ۔ گنبد کے اندر دروں کی آٹھ محرابوں پر الملکۃ، بدوح تک، مغربی دیوار پر اندر کی طرف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الرٰ تلک آیت الکتاب المبین انا انزلناہ قرآنا عربیاً لعلکم تعقلون : من قبلہ لمن الغافلین، نحن نقص علیک احسن القصص بما اوحینا الیک ہذا القرآن وان کنت من قبلہ لمن الغافلین تک۔

اس کے آگے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی درگاہ ہے اس کے مغرب کی طرف کے پہلے دروازہ پر کندہ:

خلقی کہ دریں گنج سعادت مینت — آخر گہر نثار شاہ کہ خاں سفت
گفتم چہ نویسم رقم تاریخش — رضواں بدل اسرار درجنت گفت

احاطے کی مشرقی سمت کے دروازے پر ملاموج کی طرف خط ثلث میں کندہ:

درزمان شہ جہان اسلام — شد بنا ایں در سپہر جناب
گرچہ صد باب ہست جنت را — پس باب بمثل ہذا باب
کرد صحنی بنا کہ در بانش — یوسف ثانی از حق است
چوں ز تاریخ و نام کردم عرض — گفت درگاہ خواجہ اقطاب

مجلس خانہ سے متصل شمال کی طرف واقع تیسرے دروازے پر یہ تاریخ کندہ:

درزمان آفتاب چرخ دولت شیر شاہ
شاہ کہ رایات کوکب موکب گردوں علام
ایں قدر عظیم القدر درگاہی کہ اندر باب او
صادق آمد قول ہذا الباب من دار السلام

Marfat.com

بود ہشت بست وچہار و نہ صد سال از ہجرت کہ شد
زاہتمام شیخ دیں پرور خلیق الحق تمام

احاطہ کے اندر سنگ مرمر کے جالیوں پر جو مولوی فخر الدین کے مزار سے ملحق ہے کندہ: اللہ محمد ابوبکر عثمان علی اللہ

اس کے نیچے:

از حکم بادشاہ جہاں خسرو انام	فرخ سیر شہنشہ نہ آسمان غلام
گرد مزار خواجہ دین قطب نہ فلک	گرد دیگر در روضہ دو آدم بہ خلف
تعمیر شد حجر زیبا و منتظم	مانند قبلہ اشرف وچوں کعبہ محترم

حجرے کے مشرقی دروازے پر کندہ: اللہ محمد ۔۔ اللہ تیسرے دروازے کی پیشانی پر: اللہ محمد ابوبکر عمر عثمان علی اللہ۔ اس کے نیچے کھدا ہوا:

از سعی کمترین غلامان شہریار	با اعتقاد معتقد کامل العیار
رفتند قدسیان بدیار بہشت عدن	تاریخ یافتند حصار بہشت عدن

دائیں پہلو پر: باہتمام کمترین غلامان شہ جلوس فرخ شاہی۔
بائیں پہلو پر: اتمام یافت ۱۱۳۰ھ۔ راقمہ عبد اللہ شیریں رقم:

درگاہ کے اندر چینی کے کام کی دیوار پر، خواجہ قطب الدین رح کے سرہانے کلمۂ طیب لکھا ہوا اور تاریخ وفات ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ ہجری ا: ز روز دوشنبہ۔

خواجہ قطب الدین صاحب کے مزار سے متصل حاجی حرمین کا مزار اور دوسرے مزار۔ خواجہ قطب الدین کے مزار کی طرف سنگ مرمر کے حجرے کے باہر قاضی حمید الدین ناگوری کا مزار۔ تعویذ پر لکھا ہوا:

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ الذین آمنو و کانو

لہ س۔ ۱۱۔ آر کا یونہ

Marfat.com

تبعثون ۔

دائیں پہلو پر : لیس علی اہل اللہ لا الہ الا اللہ یہم الموت ولا وحشۃ المقبرون ولا یوم فزع القیامہ ۔

بائیں پہلو پر : انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ویتم نعمتہ علیک ویہدیک صراطا مستقیماً ۔

سرہانے کی طرف چراغدان کی دیوار کے پیچھے : ہذا مرقد المنور و قطب الاولیا فی لافاق دغوث الاتقیا ما لاسماق العالم العامل الولی الفاضل الکامل شیخ حمیدالدین نور اللہ مرقدہ المنورہ عمرہ الروضہ خادم الفقراء سلیمان بن شیخ بھیکہ فی سنہ اربع و تسعین و تسعمائۃ [۹۹۴] ۔ وفات حضرت شیخ المحققین قطب العارفین شاکر بارگاہ قدس و طایفت کعبہ انس در دریای حقیقت جوہر کان طریقت حضرت محبوب حمید بندگی شیخ محمد حمید اللہ نور اللہ مرقدہ در شب دوشنبہ یازدہم ماہ رمضان مولوی فخر الدین کے سرہانے کا کتبہ : فی الحمد ذالک اللیل خاالشمس ۹۹۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد ۔

بگذاشت فرخ دیں چوں جہان سرای فانی
برآستان داد آں قطب جاودانی
سال وصال آں ماہ از غیب چوں بجستم
تاریخ گفت ہاتف خورشید دو جہانی

من کلام سید الشعراء فخر الدین مقبول الٰہی بسلہ ۱۲۲۲

جواہر خاں کی قبر کا کتبہ جو مولوی فخر الدین کے مزار کی پائینتی ہے :

کرد رحلت ز گیتی گذراں
خان دیندار حافظ قرآں
گفت سال وصال او ہاتف
بود مقبول حق جواہر خاں

سلہ ۱۱۰۹ھ - آرکائیوز

Marfat.com

مخلدار خاں کی قبر کا کتبہ: تعویذ پر آیۃ الکرسی اور کل من علیہا فان۔

نواب ممتاز محل کے دالان پیشانی پر جس میں انھوں نے اپنا عاقبت خانہ بنوایا تھا:

آنکہ نواب فلک مرتبہ ممتاز محل — منبع جود و سخا نیک سیر پاک سرشت
از صداقت چو بدرگاہ شہ قطب الدین — محل نیکو بنا ساختہ تعمیر بہشت
سالِ تعمیر ز معمار خرد جست ظفر — دفعتاً داد جوابش کہ بگو رشک بہشت

نواب ضابطہ خاں کی قبر کے تعویذ کے پتھر پر: آیۃ الکرسی اور ۱۲۲۸ لکھا ہوا۔

خواجہ قطب الدین کی درگاہ کی مسجد کے در کی پیشانی پر:

مدد لطف و عنایت شہ والا جناب — ساخت از روی ارادت از رسوخ اعتقاد
خسرو فرخ سیر شاہنشہی مالک رقاب — مسجد زیبا بنای سجدگاہ شیخ و شاب
با سروش غیب ہاتف گفت در گوش خرد — سالِ تاریخش بنای بیت رب مستجاب

مقبرہ معتمد خاں کے دروازہ کا کتبہ جو درگاہ خواجہ (خواجہ قطب الدین) کے پہلے ۱۱۱۲ احاطے کے اندر ہے:

بعہد شہ حق شاہ عالمگیر محی الدین — کہ از عدلش بہ جہد زن باشد انسی وفانی
گزیدہ معتمد خاں خاکپای شاہ قطب الدین — کہ از زمین جوارش ہست چشم عفو یزدانی
ز نور تربتش ہر کس تجلی یاب می گردد — شود حشر از جمال جبہ اش چون ماہ نورانی
کنونش عفو کن یارب زمین قرب اللہ اش — منور ماند روحش راز نور قطب ربانی
سوالِ سال تاریخش چو از کردیاں کردم — جواب آمد الٰہی عاقبت مسعود گردانی

۱۱۳۸

احاطے کے باہر مغربی دروازے سے متصل شمالی جانب مراد بخش کا مقبرہ اس پر لکھا ہوا:

بہر دستگیر اللہ محمد علی فاطمہ حسن و حسین علیہ السلام غوث الاعظم
در عہد جہاں پناہ شاہ عالم — صد شکر مراد بخش با صدق و صفا

Marfat.com

تعمیر نمود خانقاہ و مسجد | پیش درگاہ قطب دین و دنیا
تاریخ زعقل چون بجستم گفتا | این مسجد و خانقاہ او کرد بنا
۱۲۱۵

مقبرے کے اندر مسجد کے در کی پیشانی پر بھی یہی کتبہ لکھا ہوا ہے۔ اس دروازہ کے مقابل جس کا ذکر ہو چکا جنوب کی طرف شاہ عالم بادشاہ فردوس منزل کا مقبرہ ہے۔ دروازہ پہ لکھا ہوا:

این روضہ مقدسہ شاہ عادل است | دین باب در الٰہی شہ دین قطب کامل است
گفتم ز سید الشعراء چیست سال آن | فی الحال گفت کاین در فردوس منزل است

اس کے اندر سنگ مرمر کا حجرہ۔ اس کے بیچ میں دو قبریں ہیں ایک قبر بہادر شاہ کی ہے۔ اس کے سرہانے لکھا ہوا:

در غور نیست بامر مصطفیٰ | شاہ عالم را بود جنت جزا
۱۱۲۴

دوسری قبر کا کتبہ جو بادشاہ عالی گوہر فردوس منزل (شاہ عالم ثانی) انار اللہ برہانہ کی ہے:

ہو العفو الغفور جعل اللہ الجنۃ مثواہ سنہ ۱۲۱۶ھ[1] ہو الغفار

شد چہرہ درج تاجوری در حضیض خاک | دردا کہ از غبار کسوف اجل نہاں
یعنی کہ شاہ عالم عالم پناہ کرد | زین عالم انتقال بہ نزہتگہ جناں
سید نوشت خامہ معجز طراز من | یعنی کہ سال آن ست ز ہر مصرعی عیاں
دی آفتاب روی زمین بودہ پیش ازین | شد آفتاب زیر زمین آہ و آسماں

راقم کاتب میر کلن رضوی:

سرہانے کے تعویذ کے پتھر پر لکھا ہوا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ دونوں پہلوؤں پر آیۃ الکرسی، ہو العلی العظیم تک۔ تعویذ کی پیشانی پر کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔

وہاں سے جو دالا (اکبر شاہ ثانی) کے مکانات، دیوان خاص ذخیرہ

---

[1] ۱۲۲۱۔ آزکا تعویذ

سمیت، دوسرے مرشدزادوں (شہزادوں) کے مکانات جو پھول والوں کی سیر، چھڑیوں اور عرس کی سیر تفریح کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اس سے متصل مرزا سلیم بہادر کا مکان، خونخوار صاحب کا مقبرہ۔ قبر کے تعویذ پہ کلمہ لکھا ہوا۔ مولانا جمالی کا مقبرہ، لاڈو سرائے میں جو حویلی خواجہ قطب الدین سے متصل ہے جس کی پرانی دہلی کے سواد میں شہرت ہے۔ ملا موج کے مقبرے کے قرب میں اس مقبرے (مولانا جمالی کے مقبرے) کے اندر گنبد کی گولائی میں اوپر کو لکھا ہوا:

اگر بکفر کشد سر سیاہ کاری ما — بود بعفو تو چشم امیدواری ما
بآستانِ تو شرمندہ سگان توایم — کہ شب قرار ندارند بہ آہ و زاری ما
بخاک کوی تو در چشم مردمان خواریم — بنزد اہل نظر عزتست خواری ما
ز ابر لطف تو شد ناپدید گرد گناہ — ولیک شستہ نشد داغ شرمساری ما
بروز ہجر تو در بیکسی و تنہائی — بجز غمت نرسد کس بہ غمگساری ما
جمال یار بدر بار التجامی آر — کہ ہست بر در دلدار رستگاری ما

ز حد گذشت بعشق تو بیقراری ما — امید ہست کہ رحم آوری بزاری ما
جمال عفو تو کی آمدی برون ز نقاب — اگر نہ روی نمودی گناہگاری ما
اگرچہ در خور قہریم از گنہگاری — بود بلطف تو چشم امیدواری ما
بعزت جبروت و بحرمت ملکوت — رسیم گر نظر آری بخاکساری ما
اگر بہ پردہ راز تو محرمی یابیم — فرشتہ را نشود جای پردہ داری ما
ز نیک ترشح ابر کرم فرو شوری — غبار جرم ز رخسار شرمساری ما
نظر بسوی جمالی فگن ز مین عطا — ببین بجانب مستی و خاکساری ما

Marfat.com

اے رحمت تو از غضبت . بر د گر د   دی قہر ترا لطف تو فسر مود بود
جای کر شد از خسر من عفو تو سخن   آنجا گنہ خلق نسنجید بجو

مغربی دیوار کی محراب پر : کلمہ طیبہ اور اس کے نیچے : اشہد اللہ انہ لا الٰہ ، ہو العزیز الحکیم تک ۔

اس کے نیچے : کلمہ طیبہ اور قبر کے تعویذ پر کلمہ اور اسم اللہ ۔

دوسری قبر پر جو آیت لکھی گئی وہ اور کلمہ لکھا ہوا اور مولانا جمالی کی تاریخ وفات : ۹۴۲ھ[1]

وہاں سے حجرے کی طرف : ناظر منظور علی خاں کا باغ جو ناظر باغ کے نام سے مشہور ہے ۔

اس کے دروازہ پر لکھا ہوا : بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفرمان محمد شاہ عادل   کہ بر فرقش بود تاج مبارک
بنای گلشن در قطب گردید   کہ گلہایش زند رضواں تبارک
بود سبز دایم روز افزوں   بحق سورہ صاد و تبارک
پی تاریخ سالش گفت ہاتف   بہ خدایاری بود باللہ مبارک

۱۱۱۶ھ ہجری مقدسہ مطہرہ ۳۱ھ جلوس مبارک محمد شاہی

وہاں سے مغرب کی طرف حجرہ جو حضرت محمد شاہ بادشاہ کا بنوایا ہوا ہے ۔ اس میں اب دالان حضور والا محمد اکبر شاہ بادشاہ (اکبر ثانی) نے تیار کرائے ہیں ۔ حجرے پر ایک قبر ہے اس پر لکھا ہوا :

عابد حکیم و فاضل با زہد دیگر قناعت   کردہ شہید او را قزاق بد دیانت
تاریخ سال او را ہاتف مرا خبر داد   روح شہید عابد آمد میان جنت

۱۲۱۶ھ

وہاں سے ککلی شاہ کا تکیہ ، بہت سے مزار اور نما تھا ہیں ۔ جہاں تن کا مزار اور ۔

---

[1] ۹۴۲ھ - آرکائیوز

Marfat.com

شمسی کے تالاب پر ایک مسجد جسے اولیاء مسجد کہتے ہیں۔ شمسی تالاب میں ایک گنبد میں گھوڑے کے نعل کا سرخ نشان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت مولی مشکل کشا علیہ السلام کے گھوڑے کا نعل ہے۔ واللہ اعلم۔ وہاں یعنی حوض کے گرد بہت سے بزرگوں کے مزار ہیں۔ قاضی عبداللہ منصدر سرعی ۷۶۱ھ اور مولانا سماء الدین کی قبریں جنوب کی طرف۔ شمال کی طرف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا مقبرہ ہے گنبد کے اندر بالائی طاق پر یہ کتبہ خط نستعلیق اور ثلث میں لکھا ہوا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم مجملی از احوال کرامت اشتمال آں مقتدای وقت صاحب المفاخرت ابوالمجد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ وسعید آنکہ از مبادی شعور بطاعت حق وطالب علم کمر بستہ نزدیک پدر فارغ اکثر علوم دینیہ تحصیل کردہ در سن بست ودو سالگی از ہمہ فارغ شدہ وکلام مجید از بر گرفتہ بر مسند افادہ نشست وہمدریں عنفوان جوانی جاذبہ الہی دررسید یکبارگی دل از یار ودیار برکندہ متوجہ حرمین محترمین گشت۔ مدتی مدید بآں مقامات شریفہ اقامت ورزیدہ باقطاب زمان واز یا حق کبار صحبت ہا داشتہ بود در بع ارجمند ورخصت ارشاد طالبان اختصاص یافت علاوہ آں تحصیل فن حدیث نمودہ ببرکات فراواں بموطن مالوف مراجعت فرمودہ۔ مدت پنجاہ ودو سال بجمعیت ظاہر و باطن تمکن یافت تکمیل فرزنداں وطالبان علم خاصہ از ہر علم سیما از علوم شریف حدیث پرداختہ نہجی کہ در دیار عجم احدی از متقدمین ومتاخرین را دست نداده است ممتاز ومستغنی گردید ودر فنون علمیہ خاصہ فن حدیث کتب معتبرہ تصنیف کردہ۔ چنانچہ علمای زماں اعتبار برآں ورزیدہ دستور العمل خود دارند واہل دانش از خواص وعوام بجان خریداری

Marfat.com

میناید۔ تصانیف ایں فیاض والا از صغیر و کبیر بصد مجلد و
بحسب شمار ابیات پانصد ہزار رسیدہ است۔ در محرم
۹۰۸ھ ایں نور اتم پرتو ظہور بعالم عنصری دادہ و در ۱۰۵۲ھ

بتمام آگہی و کشادہ پیشانی بعالم قدس خرامید۔ تاریخ ولادت
شیخ اولیا رو تاریخ وفات فخر العالم است۔

اس کے نیچے گولائی میں چاروں طرف اوپر گرد سات عدد آیۃ الکرسی لکھی ہوئی
اس کے نیچے سرہانے کی دیوار پر کلمہ طیب۔

وہاں موضع مہرولی ہے، درگاہ (خواجہ قطب الدین) کے خادموں اور دوسرے
لوگوں مثلاً جاٹوں وغیرہ کے رہنے کی جگہ۔ وہاں سے شمال کی طرف موضع ملک پور
وہاں سلطان غازی کا مقبرہ: اس مقبرہ کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے:

امن بنیا ہذہ البقعہ المبارکہ السلطان المعظم شہنشاہ الاعظم مالک
رقاب الامم (یہاں سے ٹوٹ گیا) فی العالمین سلطان السلاطین
شمس الدنیا والدین المختص بعنایت رب العالمین ابی المظفر المیتمش
سلطان ناصر الدین المرقلون خلد ملکہ فی سنہ سبع وعشرین
وسبعمائۃ:

اس دروازے کی چوکھٹ پر: آیۃ الکرسی، خالدون تک، اس کے نیچے:
لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین محمد رسول اللہ صادق الاولین۔ اس کے نیچے:
انما یعمر مساجد اللہ سے یہدی القوم الظالمین تک۔ مغربی دیوار کی محراب پر
سورۃ انا فتحنا، فوزاً عظیما تک۔ اس کے نیچے پہلی بیت وضع للناس، عن العالمین
تک۔ محراب کے دونوں طرف اسم اللہ اس طرح لکھا ہوا ۲ لللہ
غار میں چار قبریں ہیں۔ ایک سلطان ناصر الدین غازی کی۔ دوسری
اس کے بھائی کی، تیسری اس کی بہن کی چوتھی بادشاہ کے خواص کی، سلطان

ل ۱۰۵۴ - آرکائیوز

Marfat.com

(ناصر الدین) کا عرس ہیجدہم شوال (۱۲۰۰ھ) کو ہوتا ہے۔

جنتر منتر کا حال یہ ہے کہ مرزا خیر اللہ اور جے پور کے رہنے والے تین ہندوؤں کی شرکت میں فرمائش کے مطابق اسے تیار کیا گیا۔ مرزا خیر اللہ کو علم حساب میں بہت کمال حاصل تھا۔ وہ محمد شاہ کا ہمعصر اور سوائی جے سنگھ کی ملازمت میں تھا۔ اس عہد میں مبشر خاں بھی الغ بیگی جنتری سے استخراج کر کے حکم دیا کرتا تھا۔ تمام احکام موافق ہوتے اور کوئی غلطی نہ ہوتی۔ اتفاق سے اس جنتری کی مدت جو تین سو سال مقرر تھی ختم ہو گئی اور مبشر خاں کے احکام میں خلل پڑ گیا وہ جو بات نکالتا اُلٹی پڑتی۔ اسے بہت فکر ہوئی اور بادشاہ سے گذارش کی کہ یہ جنتری ناقص ہو گئی، اس کی میعاد جو تین سو سال تھی اس زمانے میں ختم ہو گئی، احکام میں خلل آ گیا۔ اس لیے فدوی حضور میں درخواست کرتا ہے کہ مرزا خیر اللہ کو حضور کی طرف سے جنتری کی تیاری کا حکم صادر ہو تا کہ وہ جنتری تیار کرے۔ بادشاہ نے اس کے کہنے کے مطابق سوائی جے سنگھ کو لکھ کر بھجوایا کہ بادشاہ کے لیے مرزا خیر اللہ سے ایک جنتری ضرور تیار کرائی جائے کیوں کہ بادشاہ کی خوشی اسی میں ہے۔ بادشاہ نے راجہ سوائی جے سنگھ کو بھی عنایت کے کچھ لفظ لکھے۔ غرض حضور کے حکم کے مطابق راجہ نے مرزا خیر اللہ سے یہ حال بیان کیا۔ اس کی بہت خاطر داری کی اور جنتری تیار کرا کے محمد شاہ بادشاہ کے حضور پہنچا دی۔ بادشاہ نے وہ جنتری مبشر خاں کے حوالے کر دی وہ اس جنتری سے جو حکم نکالتا مطابق ہوتا، اس کے احکام میں بال برابر فرق بھی نہ ہوتا۔ راقم الحروف کے سننے میں جتنا آیا لکھ دیا۔

یہ شعر کبیر بائی کی قبر پر لکھا ہوا ہے جو سید عبد اللہ خاں بارہہ کی آشنا تھی۔ اس کی قبر لال بنگلے سے متصل ہے۔

Marfat.com

زنِ فاحشہ درتہ خاک شد بجا شد کہ خس کم جہاں پاک شد

۱۱۲۶

یہ شعر میاں صابر بخش کے مکان سے لکھے گئے:

بادشاہا جرم مارا در گذار ماگنہگاریم و تو آمرزگار
تو نکو کردی و ما بد کردہ ایم جرم بے اندازہ و بیحد کردہ ایم
بیگنہ نگذشت بر من ساعتی با حضورِ دل نکردم طاعتی
بر در آمد بندۂ بگریختہ آبروئے خود ز عصیاں ریختہ
مغفرت دارد امید از لطف تو زانکہ خود فرمودہ لا تقنطوا
بحر الطاف تو بے پایاں بود نا امید از رحمتت شیطان بود
نفس و شیطان زد کریما راہِ ما لطف تو بادا شفاعت خواہ ما

کلمۂ طیبہ باتیہ یداللہ ہے کے ساتھ اس مسجد کے اندر جو سبزی منڈی میں لوح پر خط ثلث میں کھدا ہوا: افضل الذکر لاالہ الااللہ محمد الرسول اللہ۔

کلمۂ طیبہ کمبل پوشوں کی مسجد پر خط ثلث میں کھدا ہوا۔ محراب پیشانی پر لکھا ہوا۔

لاالہ الااللہ محمد الرسول اللہ۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ کتبہ مرزا بیدل کی قبر پر تھا جو دہلی دروازے کے باہر مگر اب قبر کا نام و نشان بھی باقی نہیں۔

پیش ازیں گفت سعدی شیراز
بیدل از بے نشاں چگوید باز

یہ کتبہ اس قبر پر قدم شریف کے سامنے بنگلے کے اندر ہے سنگ مرمر تختی پر خط نستعلیق میں کھدا ہوا۔

از جہانِ بے بقا چوں دریای عمیق
شد رواں دردانہ خانم جانب دار السلام

Marfat.com

سال تاریخ زنالتش خواستم اے دل عجیب — گفت ہاتف بگیاں آں ... ...

یہ کتبہ اس حجرے کے دروازہ پر ہے جو قدم شریف کے پہلے در ... کے ... سنگ مرمر کی تختی پر خط نستعلیق میں کھدا ہوا:

رحمت اللہ چو رفت از دنیا — گفت ہاتف بہشت روزی شد

یہ کتبہ مدرسہ نواب غازی الدین خاں کے اندر۔ مغربی دروازے پر خط نستعلیق میں کندہ:

نہ بر لوح نقشی بماند زنیک — جزای عمل اندونام نیک

بیاد حسنات نواب اعتماد الدولہ ضیاء الملک سید فضل علی خاں بہادر سہراب جنگ کہ یک لک و ہفتاد ہزار روپیہ برای ترقی علوم در مدرسہ ہذا واقعہ دہلی خاص مولد وموطن بصاحبان کمپنی انگریز بہادر تفویض نمودہ اند، منقوش گردیدہ در ۱۲۸۹ء عیسوی، کتبہ سید امیر رضوی۔

اس مسجد کا کتبہ جو سید حسن رسول نما کے راستے میں ہے۔ فارسی خط میں لکھا ہوا:

بعہد ثانی صاحب قرآن محمد شاہ — کہ مید ہند ... وجہہ پوساش بر کاب
بان ابروئے خوبان بہ بلدۂ دہلی — بنای مسجد مطبوع شد زبہر ثواب
نوشت کلک گہرسلک سال تاریخش — بنا نمودہ چہ مسجد حیاتی و حہت سب

پہاڑ گنج کے پیچھے مغرب کی طرف ایک مسجد ہے۔ اس کے تینوں دروں پر یہ کتبہ لکھا ہوا ہے:

شمالی در کی پیشانی کے پہلو پر اس قدر عنایت حق الفقرا۔

باب اللہ عنایت حق عنایت حق۔

در کی پیشانی کے بیچ میں اس قدر، عنایت حق گفت ہا از سر اخلاص دل عنایت حق

لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ۔ عنایت حق مسجد اقصیٰ است باکعبہ کرم ۱۲۶۰ھ اس کے نیچے محراب کے اندر:

یا اللہ یا محمد یا قادر۔ دائیں پہلو پر شمالی جانب اس در کے اس قدر:

چار یار محمد کہ تاج ابد اند ۔ ہر حرف چار محمد بیکد گر یار اند

بائیں پہلو پر:

بیاد آوردن من بعد سرور ۔ ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

تیسرے در کے جنوب مشرقی پہلو پر اس قدر حق عنایت حق الفقراء باب اللہ عنایت حق عنایت حق۔

مسجد کے اندر کی طرف درمیانی بڑے در کی محراب پر یہ ثبت ہے:

یا ہادی ۔ ہر کہ دریں دربار ارادت رسد

تاج سعادت بسرش می نہد ۔ یا ہادی

محراب کے اندر پیش امام کے کھڑے ہونے کی جگہ پر خط ثلث میں یہ کتبہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دخل الجنۃ اس کتبے کے دونوں پہلوؤں پر یا ہادی لکھا ہوا ہے۔

ایک پرانی مسجد کھڑکی فراشخانہ کے باہر تھی۔ اب اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔ اس پر یہ تاریخ کندہ تھی:

دریں مسجد نزول قدسیاں باد ۔ قلم بر حرف ایں گوہر نشاں باد

چوں تاریخش ز ہاتف خواستم گفت ۔ بنام شاہ حاتم جاوداں باد

قاسم خاں کے کنوئیں کی تاریخ کنوئیں کے اندر سنگ مرمر کی تختی پر خط نستعلیق میں کھدی ہوئی۔ یہ کنواں شہر کے اندر ہے۔

Marfat.com

دہن چاہ زر خرید از جان   وقف از دل بمؤمنان کشاں
گفت ہاتف چو محسن این تاریخ   وقف نامی است بہر حیوان

شہر کے باہر اس مجرّیہ جو پرانی عیدگاہ کے پاس ہے:

امید کہ ہر کہ دریں بقعہ مبارک مدفون است مغفور است وکان بنا ہذا فی الخامس عشر من المحرم الحرام سنہ اربع وثلثین[۸۳۴] وثمانیہ ماتہ

پہاڑ گنج میں: پہاڑ گنج کے راستہ میں مشرق کی طرف اجمیری دروازے اندر نواب غازی الدین خاں کے مدرسے سے متصل ایک مسجد ہے۔

اس کے در پر یہ کندہ ہے:

سال تاریخ مسجد دانشش   گفت ہاتف چو کعبہ جامع فیض

سنہ ۱۱۰۱

ایک شعر یہ لکھا ہوا:

ہر کہ آید بسر تربت ویرانہ ما   باید از فاتحہ روشن کند ایں خانہ ما

اس کے بعد یہ کتبہ خط نستعلیق میں سنگ مرمر کی لوح پر:

زمولود آں گوہر پاک زاد   الف پنجہ ویک ز ہجری نبی
بتاریخ عشرون در ماہ صوم   ز بطن صدف در بر آمد جلی
چو یک اجل در رسید از قضا   نہاں شد چو مہ در غبار رگلی
چو پرسیدم از ہاتف آواز داد   کہ جنت مکاں شد محمد علی

سنہ ۱۱۰۹

محمد امین خاں کی قبر کا کتبہ جو اجمیری دروازے کے باہر ہے:

بخاک تیرہ ہستی کہ ریخت رنگ ثبات
چہ اعتماد کند کس بگردش ایام

Marfat.com

امین دین محمد کہ مہر رایت او
گرفت ہمچو خور از صبح شرق تا در شام
بام ساقی بی کیف و کم جشید آخر
ز جرعہ کہ برد ہوش از خواص و عوام
چو روح طیب او شد روان بخلد برین
گرفت جا چو عزیزاں بصدر بزم کرام
خرد بسال وفاتش بیان نداشتہ گفت
وزیر شاہ نشاں بود حامی اسلام

خداوندا بتعظیم پیمبر | ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر
بخاتون قیامت باد فرزند | ببخشا بر امین در روز محشر

دستور زمانہ اعتماد الدولہ | آراستہ کار دین سوی خلد شتافت
روحش چو برحمت الٰہی پیوست | پیوستہ برحمت است تاریخ وفات

کتبہ محمد افضل غفرلہ

سید حسن رسول نما کے مزار کا کتبہ: سنگ مرمر پر خط ثلث میں لکھا ہوا:
حسن رسول نما افتخار آل حسین | اویس قرنی ثانی و ثالث حسنین

مزار کے اندر مشرق کی طرف مزار کے دروازے کی محراب پر خط ثلث میں سنگ مرمر پہ لکھا ہوا:

رسول نما باقی رسول اللہ باقی کتبہ العبد المذنب یاقوت رقم خاں عرف عباد اللہ ۱۱۳ سنہ۔

Marfat.com

ان مقبروں کے کتبے جو شہر کے باہر ہیں۔ سنگ باسی کی تختی پر خط نستعلیق
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو الحی الذی لا یموت۔ یہ قبر برہان الملک کے احاطے
ہر ہے۔

قبر مرحوم مغفور نجابت پناہ آقا سی بیگ مشہدی ولد مرحوم میرزا مسعود
کی وفات جمادی الثانی ۱۱۹۳ھ کو ہوئی۔

این رفتہ بصد حسرت ازیں عالم فانی
برکندہ دل از عمر در ایام جوانی

قبر شہر کے باہر واقع ہے۔ سنگ مرمر کی لوح پر خط ثلث میں یہ آیت
ی ہوئی ہے۔

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

یہ قبر احاطہ برہان جنگ کے بعد واقع:

اسم بیگ در عین جوانی شد شہید   داغ مرگش در دل پیر و جوان دایم بود
ہاد کافراں چوں داد جان خویشتن   مزد او باغ جناں از فضل حق لازم بود
ہادت گشت داخل در غلامان حسین   حور و غلماں در جنابش جا کہ خادم بود
ت تاریخ وفاتش گفت ہاتف غم خور   لطف ہا از حضرت قاسم برو دایم بود

زانکہ حیدر افسرش از کربلا بخشید گفت
حشر قاسم بیگ با سلطان دیں قاسم بود

مندرجہ بالا اشعار خط فارسی میں کھدے ہوئے ہیں۔ وفات مرحوم میر محمد قاسم
یگ وانہ آقا ولی نعمت ایں عباس بیگ دو شنبہ بست و شوال سنہ ہجری
وی تحریر نمود۔

یہ عبارت خط ثلث میں کندہ ہے:

نیلی چھتری کا کتبہ جو سلیم گڑھ کے نیچے واقع ہے چھتری کے اندر مشرق
طرف خط نستعلیق میں سنگ مرمر پر کندہ: یا ناصر چوں آں شہنشاہ گیتی پناہ

Marfat.com

از کشمیر دلپذیر مراجعت نمودند۔ بایں مکان فیض بنیان نزولِ اجلال فرمودند حکم کردند کہ ایں حسن مطلع را نیز نقش نمایند۔

جنوب کی طرف: اللہ اکبر بدیہہ حضرت جہانگیر شاہ ابن اکبر شاہ۔

عجب پُر فیض جای کامرانی است
نشیمن گاہِ جنت آستانی است

سنہ ۱۳ جلوس جہانگیر موافق سنہ ۱۰۲۸ھ۔

شمال کی طرف: اللہ اکبر ہمایوں بادشاہ ابن شاہ بابر کہ اصل پاکش از صاحب قرانیست۔ سنہ ۱۶ جلوس جہانگیر موافق سنہ ۱۰۳۰ھ یا تفاح وقتی کہ بادشاہ ہفت کشور نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی دارالخلافہ آگرہ متوجہ سیر کشمیر جنّت نظیر بودند ایں مطلع را بر زبان الہام بیان گذرانیدند۔

یہ قبر شیخ محمد کے چبوترے پر جو ریتی میں ہے کتبہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الٰہی السنی۔ دعا تلقین حجتی اذا کان فی القبر مثوی وضجیع اللّٰھم صلی النبی والوصی والبتول والسبطین رحلت نسبت صلاح خاں فی رمضانَ والسجاد والباقر والصادق والکاظم والرضا والتقی والنقی والعسکری صلواۃ اللہ علیہم اجمعین فی زمان الخلیفہ الاکبر۔ ابد اللہ ذاتہ الفقاع۔

قدبنی بقعۃ مقدسۃ مثلہا لایکون فی الاقطاع۔

الاشیخ سلام زاید الحرمین — اہل شیخ الحدیث بالاجماع
عبد شیخ النبی نعمانی — معدن العلم منبع الانفاع

سالِ تاریخ ایں بنا فیضی
سال العقل قال خیر بقاع

یہ مسجد حویلی نواب حیابت خاں کے قریب واقع اور یہ تاریخ خط ثلث میں لکھی ہوئی ہے۔ مسجد کے تینوں محرابوں پر لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہے محراب کے پہلو میں دونوں طرف خط کوفی میں الملک اللہ لکھا ہوا ہے۔ محراب کے

Marfat.com

اندر امام کے کھڑے ہونے کی جگہ پر لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہوا ہے اور مسجد کے دروازے پر فتاح دونوں طرف لکھا ہوا۔

پرانی مسجد کا کتبہ بیدہ گران کے کٹڑہ کی مسجد کے مطابق خط ثلث میں سنگ باسی پر کندہ۔ یہاں میاں صابر بخش کا مکان بھی ہے۔ دائیں طرف خط ثلث میں اذکر اللہ کما یذکر کم سنہ ۱۱۳۲ھ۔ مسجد کی محراب کے اندر کی طرف خط ثلث میں لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ بائیں جانب خط طغرائی: اللہ محمد ابوبکر عمر عثمان علی و فاطمہ حسن حسین۔

میاں صابر بخش کے مکان کے اندر قبر پر دو پتھر چسپے ہوئے ہیں۔ خط ثلث میں ایک پتھر پر: عبد المعروف بالعصیان من ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنہ الف و ماتہ۔ دوسرے پتھر پر خط نستعلیق میں۔ خانقاہ کے مطبخ کے مشرقی دروازے پر: بیاز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان دونوں پتھروں کا حال معلوم نہ ہو سکا۔ میاں صابر بخش کے مکان میں قدیمی مسجد تو دیکھ شطر المسجد الحرام۔

مسجد میں خط ثلث میں سنگ مرمر کی لوح پر کھدا ہوا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مکان و منزل فیض ۱۲۴۱ھ مسجد کے اندر کلمۂ طیب اور لفظ اللہ خط ثلث میں ہے۔ امیر خاں تیرہ کمان دار۔ خط نسخ میں سنگ مرمر کی تختی پر دروازہ پر کندہ:

باب تشید محل تیار شد فضل کرم

تا قیامت ایں بماند پائیدار دستگیم

سنگ مرمر کا ایک مجر گنج کے اندر نواب قلندر علی خاں کے مکان سے متصل ہیں کے دروازہ کی پیشانی پر لکھا ہوا: وجعل اللہ الجنۃ مثواہ سنہ ۱۲۔

اور سنگ باسی کی دو لوحیں ہیں ایک لوح کو میاں صابر بخش صاحب نے اپنی مسجد کی دیوار میں چپکا دیا اور دوسری لوح دلی دروازے کی طرف۔ ہر لوح پر خط ثلث و فارسی میں ایک کتبہ: اللہ محمد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: قل یا عبادی الذین، آیہ غفور الرحیم تک لکھی ہوئی اور ہفت پند نامہ لکھا ہوا۔

Marfat.com

یہاں دو قبریں بھی ہیں۔ ایک سنگِ مرمر اور دوسری سنگ باسی کی۔ پہلی قبر پر پوری بسم اللہ، کلمن علیہا فان، کلمہ، آیۃ الکرسی۔ دوسری قبر پر کلمہ طیب لکھا ہوا: آثار شریف کے نیچے قبر۔ سنگ سرخ کی لوح پر خط ثلث میں کھدا ہوا۔ مبشر اللہ بالجنۃ عباد اللہ۔ یہ تمام کتبے باقی باللہ کے مزار کے احاطے کے اندر ہیں۔

خواجہ باقی باللہ کے اندر خط نسخ اور نستعلیق میں سنگ مرمر کی لوح پر کندہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ محمد سردار خاں بتاریخ ہفتم ماہ رجب ۱۱۸۵ھ بحق پیوست۔

یہ کتبہ خواجہ باقی باللہ کے اندر قبر پر خط نستعلیق میں سنگ مرمر کی لوح پر:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بست و سیوم شہر شعبان عالم بیگ خاں شہید از دار فنا بدار البقا پیوست ۱۱۹۳ھ۔

یہ کتبہ خواجہ باقی باللہ کے اندر قبر پر خط نستعلیق میں سنگ باسی کی لوح پر:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حیف آں سید کہ از جودش جہاں شد منتفع
از قضای آسمانی رخت بر بست از جہاں
سالِ تاریخش وفاتش خواستم چوں از خرد
گفت زین الدین محمد خاں من اہل الجنان

یہ کتبہ خواجہ باقی باللہ کے مزار پر اندر قبر پر خط نستعلیق میں سنگ مرمر کے تعویذ پر ۱۱۶۶ کھدا ہوا:

اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

خواجہ محمد آنکہ در بارہ صدیم	جانب رضواں بہر اخوشنود شد
گفت ملہم بادل احباب اہ	بود مقبل عاقبت محمود شد

۱۱۶۱ھ

Marfat.com

یہ کتبہ خواجہ باقی باللہ کے مزار کے پہلو میں واقع قبر پر خط نستعلیق میں سنگ مرمر پر کندہ:
احمد باقی بتاریخ بیست وسیوم شہر شوال ۱۱۳۳ھ بہ رحمت حق پیوست۔

یہ کتبے خواجہ باقی باللہ کے مزار کے باہر ہیں۔ سنگ باسی کی لوح پر خط نستعلیق میں کندہ ہوا: خواجہ نوراللہ خاں نقشبندی فرزند امام جعفر صادق نبیرہ سید احمد کاشانی بست و نہم ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۶ھ ہجری۔

یہ کتبہ سنگ باسی کی لوح پر خط مایقرار میں، ہوالغفور وفات شاہ لپسند خاں ولد شاہ شاہ نواز خاں قوم افغان ترائے مرد ازدہم ماہ ربیع الاول ۱۲۷۵ھ۔

یہ کتبہ خط طغرا میں خواجہ باقی باللہ کے باہر سنگ سرخ کے تعویذ پر لکھا ہوا:
موتوا قبل ان تموتوا اور کلمہ طیب بھی لکھا ہوا:

یہ کتبہ خط نستعلیق میں خواجہ باقی باللہ سے باہر سنگ باسی پر کندہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ وفات خواجہ غلام بہاءالدین خلف خواجہ زین الدین ۱۱۶۴ھ ہجری

میکرد چوں رضای خدا جاوداں طلب تاریخ گشت طالب رضوان جاوداں

غلام محمد خاں کی قبر کا کتبہ جو کٹڑہ بڑیاں میں ہے۔ سنگ مرمر کی لوح پر خط ثلث میں لکھا ہوا:

زہی مرقد خان خانان امجد سپہدار دیں آل سلطان شہد
غلام احمد کش نام تاریخ ہواللہ شدہ سال رحلت غلام محمد

یہ قبر برہان الملک کے احاطے کے باہر واقع۔ سنگ باسی کی لوح پر خط ثلث میں: کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک فقط

از جفای چرخ ناانصاف حیف کز جوانی ایں جواں صد نامراد
زخم کاری خوردہ از جور فلک خانہ دنیای دوں برباد داد
چوں مغل بیگ از جہاں بربست رخت شور ماتم جابجا از حد فتاد
بر جو از جان شیعہ آل عبا سیدالشہدا ابرا سر نہاد
گفت ہاتف سال تاریخ وفات ہاشہید کربلا محشور باد

Marfat.com

یہ اشعار خطِ فارسی میں کندہ ہیں۔ مرحوم میرزا افضل بیگ کی وفات دہم شوال ۱۱۹۶ء

یہ عبارت خطِ ثلث میں کندہ ہے۔

یہ قبر برہان الملک کے مقبرے میں ہے: اللہ محمد علی فاطمہ حسن حسین

آہ شد میرزا از دست بدبیناں شہید — چوں شہیدان حسین در کربلا مغفور باد
جنگ در میدان نمود و زد بکفار لئیم — در حصار رحمت حق جان او محصور باد
باد مست از جام حب ساقی کوثر مدام — از شراب مہر آل مصطفیٰ مخمور باد
شد شہید و بہر آمرزش بہ ... شاہ دیں — روز محشر از شہادت در کفش منشور باد
... بہر افسوس دل افزود گفت — با حسین و با حسن مرزا حسن محشور باد

۱۱۸۶ھ

یہ اشعار خطِ فارسی میں کندہ ہیں، قبر پہ آیۃ الکرسی خطِ ثلث میں کندہ ہے۔

یہ قبر مقبرہ برہان الملک کے اندر ہے۔ سنگ باسنی کی لوح پہ خطِ ثلث میں:

کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔

دریغا کہ آقا ولی بیگ خاں — چو شد زیں سرا عازم آں سرای
بہ آل تعزیہ دار آل رسول — جہاں نوحہ گر شد بصد ہای ہای
خرد کرد تاریخ نوشش رقم — بود حشر وی با ولی خدای

یہ اشعار خطِ فارسی میں کندہ ہیں۔ وفات مرحوم آقا ولی بیگ خاں ابن عباس بیگ بتاریخ بست و ہفتم شب پنجشنبہ شہر جمادی الثانی۔

شہر کے باہر بہت سے کتبے جو خواجہ صاحب (خواجہ قطب الدین) کے پیچھے پرانی عیدگاہ میں ہیں۔

ہذا مرقد جلال الدین سطر اول اتب خطیرہ با نزہت و مرقد با فرحت از عمال سالار بدا وفی المشہور کانت الوحی کہ بسبب حوادث روزگار از وطن خود از ینجا (دوسری سطر پڑھی نہیں جاتی کیوں کہ وہ ٹوٹ گئی) سخاوت ملال مدفون مستی در ساحت متبرکہ ساختہ اند امید کہ ہر کہ درین بقعہ مبارکہ مدفون است مغفور است۔ کار بتاریخ الخامس عشر من المحرم المکرم سنۃ اربع وثلثین وثمانماۃ۔

سنگِ مرمر کی لوح پہ خطِ نستعلیق میں: لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

Marfat.com

چو مہر النسا بیگم خوش صفات ‏ ‏ ‏ ‏ که چوں مہر میداشت روشن بابقا
برفت از جہاں و سیہ شد جہاں ‏ ‏ ‏ ‏ بیفگند سایہ تو، بملک بقا
ز ممنون بجستیم سال وفات ‏ ‏ ‏ ‏ بصد محنت و درد و رنج و عنا
ابکا کرد بے انتہا و بگفت ‏ ‏ ‏ ‏ که ہیہات ہیہات مہر النسا

زینت طوالیف کے مکان کی تاریخ جو شاہِ مرداں میں واقع باؤلی سے متصل ہے سنگ مرمر پر خط نستعلیق میں کندہ:

چوں بنا گشت ایں عمارت تو ‏ ‏ ‏ ‏ یافت زینت ز پائے حضرت شاہ
گفت تاریخ از سر بہجت ‏ ‏ ‏ ‏ شد مرتب مکان بلطف اللہ

شاہ مرداں کے دروازے کے باہر یہ قبر واقع، سنگ باسی کی لوح پر خط ثلث میں کندہ:

تاریخ وفاتش از خرد جستیم باد ‏ ‏ ‏ ‏ حشر معصوم با امام شہید باد

شاہ مرداں کے نقار خانے کا کتبہ:

چوں کہ صادق علی بنای رفیع ‏ ‏ ‏ ‏ ساخت بر آستانۂ حیدر
سال تاریخ آں بنا صادق ‏ ‏ ‏ ‏ گفت نقار خانۂ حیدر

ایک مقبرہ جنتر منتر کے متصل واقع ہے۔ جنوبی سمت کے دروازہ پر خط نستعلیق میں سنگ مرمر کی لوح پر کندہ:

آمرزیدہ باد کسی کہ بایں مکان رسد برای عبداللہ میر محمد علی ولد میر محمد سخنت کمان الحسینی را بفاتحہ و مغفرت یاد کند و تاریخ وفات میر مذکور دہم رمضان ۱۰۹۵ھ ہجری محمد علی بمکان اعلیٰ رفت

مجر کے اندر خط نستعلیق میں جنوب کی طرف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: قل یا عبادی الذین اسرفوا، انہ ہو الغفور الرحیم تک الحمد للہ رب العالمین، و لا الضالین تک لکھا ہوا۔

باسم اللہ سورۃ قل ہو اللہ احد لکھا ہوا ! مجر کے اندر خط نستعلیق میں مشرق کی طرف : لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ اللہم صل علی محمد و آل محمد بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ ناد علیا مظہر العجائب تجدہ عونالک فی النوائب کل ہم و غم سینجلی بولایتک۔ یا علی یا علی یا علی۔ مجر کے اندر خط نستعلیق میں : چنانچہ لباس مبارک سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم شاہ مردان مرتضیٰ علی چوں وسیلہ ماہ بانو خانم از خاندان سید شاہ علی الحراتی بایں احقر رحیمہ بانو بنت سید مرزا مرحوم رسیدہ بود بامید شفاعت دریں مکان گذاشتہ شد تا ہر کہ بشرف ایں حاوت مشرف شود ایں عاجزہ را بدعای خیر یاد کند واگر کسے ایں تبرک را بر داشتہ برد روز حشر شرمندہ و مجرم نبی باشد۔

یہ کتبہ قطب صاحب میں نواب ابطہ خاں کے دالان کی شرقی دیوار کے ساتھ حمید الدین خاں کی قبر پر خط نسخ میں سنگ مرمر کی لوح پر سنگ موسیٰ سے لکھا ہوا :

ان الذین امنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس تاریخ رحلت نواب مغفرت منزلت حمید الدین خاں بہادر عالمگیر شاہی ولد سردار خاں مرحوم باتیخاں مغفور ہشتم صفر سنہ الف و مائۃ احدی واربعون من الہجرۃ روز دوشنبہ دو گھڑی روز بر آمدہ از دار فنا بدار البقا رحلت فرمودند۔ عمر شریفش شصت و سہ سال و پنج ماہ۔

خانقاہ کے دروازے پر سنگ موسیٰ سے سنگ مرمر کی لوح پر خط نستعلیق میں

ایں مقبرہ برای خود تیار کردم، فلا یباغ ولا یورث ولا یوسف ولا یوہب ودو روں مجر نیا زمند قبر دیگر نکنند۔ متولی بنودم ولد محمد عبد اللہ خانہ زاد حمید الدین خاں بہادر عالمگیر شاہی ۱۱۳۷ھ۔

Marfat.com

شاہ مرداں میں اسم اللہ اور کلمۂ طیب سنگِ سرخ کی لوح پر ان اشعار سمیت خطِ نستعلیق میں کندہ:

دریغا کہ بی ما بسی روزگار — بروید گل و بشگفد نوبہار
کسانیکہ از ما بغیب اندراند — بیایند و بر خاک ما بگذرند

بست و یکم شہر ذی الحجہ مغفوری مرحومی میاں عشرت صاحب برحمت حق پیوست ۱۱۷۸ھ۔

یہ کتبہ سنگِ باسی کی لوح پر خطِ نستعلیق میں شاہ مرداں میں کندہ:

نواب ابراہیم بیگ خاں بہادر خلف احتشام الدولہ نواب اسماعیل بیگ خاں بہادر فیروز جنگ بتاریخ پنجم جمادی الثانی ۱۲۲۷ھ وفات شد۔ یہ مزار خواجہ صاحب (خواجہ قطب الدین) میں ہے۔ اس قبر کے پہلو پر جو حضرت جنازہ پران کی قبر کے سرہانے ہے سنگِ سرخ پر کندہ:

این خطرہ با نزہت و مرقد با فرحت از آں عماد سالار بداونی المشہور بزار کاتب الوحی کہ بسبب حوادث روزگار از وطن خود فقط مسمات جلال مدفن تبتی دریں ساحت بترکہ ساخت لہذا امید است کہ ہر کہ دریں بقعہ بیار کہ مدفون است وکان بناتی الخامس عشر من المحرم المکرم سنہ اربع وثلثین وثمانمائہ۔

اس کے اوپر سنگِ سرخ رخام سے کندہ: ہذا مرقد لاجد الدین قدس سرہٗ۔ مشرقی دروازہ پر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ومن دخلہ کان آمنا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین۔ شمالی دروازے کی پیشانی پر سنگِ باسی پر کندہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم واللہ یدعوا الی دار السلام ویہدی من یشاء الی صراط مستقیم سنہ اثنی وتسعین وخمسائۃ حرب ہذہ العمارۃ بعالی امر السلطان المعظم معز الدنیا والدین محمد بن سام ناصر امیر المومنین۔

Marfat.com

بخشی محمود خاں کی بیوی کی قبر کا کتبہ جو تواب نجف خاں کی قبر سے متصل ہے۔
سنگِ مرمر کے تعویذ پر خط نستعلیق میں کندہ:

نخاں کہ رفعت ازیں خاکدان بے بنیاد — فرشتہ خوی نکو بانوی نجستہ نہاد
زہی محبہ ہمنام بنت پیغمبر — بروح فاطمہ زہرا حقش بیا مرزد
بدل فدای ولای علی عالی قدر — نثار دو والہ نام ائمہ امجاد
کہ بود بنت نجف خاں میر بخشی ہند — بجای منزل پاکان خدا اش جا بدہاد
کشیدم آہ و عیاں گشت مصرع تاریخ — علی و فاطمہ روز جزا شفیعش باد

سنہ ۱۲۳۶

اس قبر کا کتبہ جو شاہ مرداں کی درگاہ کے روبرو ہے سنگِ مرمر کے تعویذ پر خط نستعلیق میں کندہ:

محلدار بیگم کہ گفتی بدنیا — سجو در اہل بیت است دایم
غمش کرد خون دل دوستاں خشک — شد از ماتمش دیدہ مومنین نم
لبید خود آں سیدہ رحلت — بگفتا محلدار خلد بریں نیم

حسام الدین حیدر کی ساس کی قبر کا مصرع جو شاہ مرداں کے آستانے کے روبرو ہے:

بادا بجناں صدر نشیں صدر نسا

یہ کتبہ سنگِ مرمر کے تعویذ پر خط نستعلیق میں کندہ: ہوالعلی۔

نامی سادات خاں بنامِ کاظم — فرمود چو رحلت آں غلام کاظم
سید گفت از زبانِ مصرع سال — حامی گناہ ما امام کاظم

۱۲۱۹

یہ کتبہ خط نستعلیق میں سنگِ مرمر کے تعویذ کے پہلو میں:

نواب فلک مرتبہ عالی جاہ — قاسم علی خاں سید و سردار سعید
چوں مرد از دی آہ تاریخش شد — زیر قدم علی مقامش گردید

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم: خط ثلث میں سنگ مرمر پہ اللہ محمد علی فاطمہ حسن و حسین علی محمد جعفر موسی علی محمد علی حسن محمد علیہم السلام ۔ تاریخ وفات شرف النساء بیگم عرف حاجی بیگم مرحومہ بنت مرزا سید محمد گلستانہ عرف مرزا خانی مرحوم کی تاریخ وفات دوازدہم شہر ربیع الثانی روز یکشنبہ ۱۲۱۶ھ شاہ مرداں میں خط ثلث میں بسم اللہ الرحمن الرحیم یا غفار الذنوب یا ستار العیوب دونوں طرف کندہ:

مرزا محسن ازیں دار فنا شد چوں رحیل ۔۔۔ زیر نقش قدم پاک شہ مرداں خفت
داعی از حق شد و تاریخ وفاتش سید ۔۔۔ حشر محسن بحسین و محسن گرداں گفت

درعالم رویا برای مزار خود فرمودہ ۔ مزار محسن قلی خاں ۱۱۹۰ھ

منشی امیر الدین کی قبر کا کتبہ جو سلطان جی (حضرت نظام الدین اولیاء) میں مجلس خانہ کے روبرو واقع ہے۔ سنگ باسی کی لوح پہ خط نستعلیق میں۔

امیر الدین محمد بود فخری ۔۔۔ چو سوی خلد رفت از دار غمگاہ
بجستم سال تاریخش ز ہجرت ۔۔۔ فزوں شد بر الف دو صد و پنجاہ

۱۲۵۰ھ

ولیعہد بہادر (مرزا جہاں گیر) کی بیٹی کی قبر کا کتبہ جو لال بنگلے میں ہے۔ سنگ باسی کی لوح پہ خط ثلث میں لکھا ہوا: یا غفار، پوری بسم اللہ، خط طغرا میں کلمۂ طیب اور خط ثلث میں یہ اشعار۔

افسوس کہ زینت الزماں بیگم ۔۔۔ بشتافت سوی ملک بقا زیں عالم
خوں شد دل من زار وازیں داغ نسوخت ۔۔۔ داغ دل زار سال رحلت گفتم

۱۲۴۷ھ

سنگ مرمر کے تعویذ پہ خط ثلث میں یا حی یا قیوم لکھا ہوا:

ولی عہد بہادر (مرزا جہاں گیر) کی بیوی کی قبر کا کتبہ جو لال بنگلے میں ہے۔ سنگ مرمر کی لوح پہ خط طغرا میں کلمۂ طیب اور خط ثلث میں یہ اشعار لکھے

Marfat.com

ہوئے۔

فتح ہادی من الدھر اذا ما رحلت | یبتغی الفوز من اللہ دار جوا لصفو
فدعی بو ظفر بقصد التاریخ | واحد انت غفو و یحب العفو

۱۲۲۹

سنگ مرمر کے تعویذ پر خط طغرا میں کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام اور خط ثلث میں کلمۂ طیب لکھا ہوا۔ چاروں طرف سورہ الملک کی کچھ آیتیں خط ثلث میں لکھی ہوئی۔

لال بنگلے میں ایک قبر ہے اس کی لوح سنگ مرمر کی ہے۔ خط ثلث میں پوری بسم اللہ، خط طغرا میں اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ اور خط نسخ میں یہ شعر کندہ!

وائے مرد اشرف النسا رخانم | جا دہد در بہشت عدن خداش
آہ سینہ خراش دل چو کشید | گشت تاریخ آہ سینہ خراش

لال بنگلے کے برج کے اندر کا کتبہ۔ چونے پر چاروں طرف سے سورۃ تبارک الذی خط ثلث میں لکھی ہوئی۔ اس برج کے باہر چاروں طرف نیلی چینی پہ کلمہ طیب لکھا ہوا۔

محمد شاہ کی بیوی کی قبر کے متصل واقع قبر کا کتبہ۔ خط نستعلیق میں لکھا ہوا:

این روضہ خلد آئین با پنجرہ موزوں | چوں قصر بہشت آمد خوش منزل ماوراے
چوں جای خوشی آمد با اہل خرد گفتم
تاریخ بنای او جای وجہ خوش جای

کاتبہ حسین چشتی ہو اللہ الغنی حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی و نعم
للہ الحمد قادر برحق فضل فرمود از طفیل نبی۔

Marfat.com

شد بنا ایں مکاں و سالش عقل　　گفت پیدا شد ظہور علی

شاہِ مرداں کی راہ میں حافظ حفیظ (کی قبر) کے چونے کے تعویذ پر خط نستعلیق میں لکھا ہوا:

از سر افسوس عشق سالِ وفاتش بگفت　　بود محمد حفیظ مادح آ[illegible]

اس قبر کے پہلو پر لکھا ہوا:

شاہِ مرداں جو کوئی اس راہ [illegible]

فاتحہ اس قبر پر اور پڑھ جا[illegible]

Marfat.com

شہر آشوب کا تحقیقی مطالعہ

ڈاکٹر نعیم احمد

کا نادر اور مثالی کارنامہ

اس کتاب کے ذریعے اردو ادب کی جمالیات میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوتا ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ ۱۸۵۷ء سے قبل بھی اردو شاعری صرف زلف و رخسار اور گل و بلبل کا قصہ نہیں تھی۔ اس کا مطالعہ کیے بغیر اردو ادب کی تفہیم و تحسین ممکن نہیں۔

اس مقالے پر دہلی یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری دی گئی۔ ——— قیمت =/۵۰

کلیات میر جعفر زٹلی

مع مقدمہ و حواشی

مرتبہ ڈاکٹر نعیم احمد

جعفر زٹلی کی نثر اردو نظم ریختہ کا واحد نمونہ ہے اس کے مطالعہ سے اردو زبان کے آغاز اور ارتقاء کو سمجھنے میں بیش بہا مدد ملتی ہے۔ اٹھارہویں صدی کی تہذیب اور ادبی مزاج کو سمجھنے کے لیے جعفر زٹلی کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ سماجی، سیاسی اور اقتصادی حقائق کو جعفر زٹلی نے ایسے طنزیہ انداز میں پیش کیا ہے کہ ڈھائی سو سال کا عرصہ بیت جانے کے باوجود اسکی ادبی عظمت و انفرادیت کم نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر نعیم احمد ریڈر شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے میر جعفر زٹلی کی تمام نثری و شعری تصانیف بڑی محنت سے مرتب کی ہیں اس میں ان کا لکھا ہوا بصیرت افروز مقدمہ داخلی نا مکمل و فرہنگ الفاظ بھی شامل ہے ——— قیمت =/۵۰

ملنے کا پتہ: ادبی اکادمی آفتاب منزل شمشاد مارکیٹ علی گڑھ

Marfat.com